اضافت کے ساتھ

صراط الابرار

(نیکوں کا راستہ)

اسلامی عقائد پر 137 اعتراضات کے قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات

مصنف:

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ ۰ لاہور

اسلامی عقائد پر ۱۳۷ اعتراضات کے قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات
(اضافت کے ساتھ)

صراط الابرار
نیکوں کا راستہ

٭ مؤلف ٭
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
(C-8 محی الدین بلڈنگ) داتا دربار امارکیٹ، لاہور
فون: 042-7248657
موبائل: 0300-4505466 - 0300-9467047
Email:zaviapublishers@yahoo.com

مکتبہ قادریہ
042-37226193, 0321-7226193 داتا دربار مارکیٹ، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2013ء

باراول.............................500

ہدیہ............................... 150

ناشر.......................... نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

تقریظ

چار ہزار کتب ورسائل لکھنے والے برصغیر کے سب سے بڑے مصنف مفسر قرآن شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہٗ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر نے عدیم الفرصتی کے باوجود عزیزم فاضل محترم حضرت مولانا محمد شہزاد قادری ترابی صاحب کی کتاب ﴿صراط الابرار﴾ کے چند عنوانات دیکھے۔ ماشاء اللہ مضامین خوب ہیں طرفہ یہ کہ عام فہم ہیں اور تقریباً ایک سوسینتیس عنوانات قائم کرکے ہر مسئلہ عوام کے اذہان میں مؤثر طریقے سے بٹھانے کی کوشش کی گئی ہے راہِ حق کے متلاشی کے لئے کافی ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ مولیٰ جل جلالہٗ مؤلف کی مساعی مشکور فرمائے اور ناظرین کے لئے مشعلِ راہِ حق بنائے بطفیل حبیبِ پاک ﷺ عزیز کے قلم میں دے زوراور زیادہ۔ (آمین)

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

تقریظ

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، ولیٔ نعمت، قائدِ اہلسنّت، مبلغِ عالمِ اسلام
امیرِ جماعت اہلسنّت حضرت علامہ مولانا سیّد
شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہٗ العالی

اس فقیر نے مولانا محمد شہزاد قادری ترابی سلمہٗ کی کتاب ﴿صراط الابرار﴾ کو کہیں کہیں سے دیکھا۔ موصوف نے اہلسنّت و جماعت پر کئے جانے والے اعتراضات کے علماء کرام کی تصریحات کی روشنی میں جوابات دیئے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل موصوف کی اس سعی کو قبول فرمائے دینِ متین کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو نافع ہر خاص وعام بنائے۔

آمین، ثم آمین بجاہِ حبیبک سیّد المرسلین ﷺ

فقیر سیّد شاہ تراب الحق قادری

فہرست مضامین

انتساب

میری یہ کتاب فخرِ کائنات، محسنِ انسانیت، شہنشاہِ اعظم، سرکارِ اعظم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم ﷺ کے نام،

آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نام،

آپ ﷺ کے پیارے اہلبیتِ اطہار علیہم الرضوان کے نام،

اپنے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور تمام ائمہ مجتہدین کے نام،

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور تمام اولیائے کاملین کے نام،

اعلیٰ حضرت محدثِ بریلی علیہ الرحمہ اور میرے مُرشد کے نام

اور میری پیاری امّاں کے نام

خادمِ اہلسنّت

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

اپیل

اس کتاب میں مکمل کوشش کی گئی ہے کہ کسی مسئلہ میں غلطی نہ ہو لیکن بتقاضائے بشریت اگر کسی عبارت یا مسئلے میں غلطی ہوگئی ہو تو مؤلف کو مطلع کریں۔

مؤلف کا پتہ:...... مکتبہ فیضانِ اشرف، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

عرضِ مؤلف

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا جل جلالہ ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

موجودہ نازک دور میں ہر طرف بے راہ روی، نفسہ نفسی، فتنہ پرستی اور لادینیت کی فضا سرگرم ہے منظم سازش کے ذریعے اسلامی عقائد ونظریات کے خلاف کام ہو رہا ہے حیرت کی بات یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ اسلامی عقائد ونظریات کے خلاف نام نہاد مسلمانوں ہی کے ذریعے اپنا کام نکلوا رہے ہیں وہ خود منظرِ عام پر نہیں آتے موجودہ میڈیا اور پریس کو لادینی قوتیں اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے بھرپور استعمال کررہی ہیں۔

میڈیا پر تو ہر گانا گانے والا، فلموں میں کام کرنے والا، ڈراموں کی زینت بننے والا، فاسق وفاجر، بینڈ باجے بجانے والا، پینٹ شرٹ اور کوٹ ٹائی میں ملبوس خشخشی داڑھی والا یا بغیر داڑھی والا مفتیٔ اعظم ورلڈ بنا ہوا ہے جہاں ایسی صورتِ حال ہو وہاں اسلامی نظریات کا خدا تعالیٰ ہی حافظ ہے یعنی اب ہمیں ایسے لوگ دین سکھائیں گے افسوس کی بات یہ ہے کہ نوجوان نسل ان کی میٹھی میٹھی باتوں سے متاثر ہو کر اُن کی باتوں

پر یقین رکھتی ہے مفتیانِ کرام اور علماء کرام سے زیادہ اِن کی باتوں پر توجہ دی جاتی ہے۔

دوسری جانب قرآن اور حدیث کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے، مسلمانوں کو اسلامی عقائد ونظریات سے برگشتہ کیا جارہا ہے جو عقائد خیر القرون سے چلے آرہے ہیں اُن عقائد کے متعلق وسوسے پیدا کئے جارہے ہیں، مسلمانوں کے ذہنوں کو خراب کیا جارہا ہے، اسلامی عقائد کو غیر اسلامی قرار دیا جارہا ہے، دین میں فتنے پیدا کئے جارہے ہیں جس کی وجہ سے عام اور سادہ لوح مسلمان جو کہ علمِ دین اور نیک ماحول سے دور ہونے کے باعث اس فتنے کا شکار ہو رہا ہے اُس کے ذہن میں طرح طرح کے سوالات ڈالے جارہے ہیں علمِ دین سے دوری کی بناء پر وہ اِن سوالات کے جوابات دینے سے قاصر نظر آتا ہے یہی نہیں بلکہ کبھی تو اُسے اپنا حق مذہب اور مسلک باطل نظر آنے لگتا ہے لہٰذا اِن مسائل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک سو سینتیس سوالات کے جوابات قرآن وحدیث اور علمائے اسلام کی معتبر کتب سے دیئے گئے ہیں جس کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کے ذہن کے اندر اسلامی عقائد کے متعلق کوئی شیطانی وسوسہ جنم نہیں لے گا۔ ایمان میں تازگی اور پختگی کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے کوشش کریں کہ اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ وقت نکال کر روزانہ اس کتاب کے دو صفحے ضرور پڑھیں اور اپنے ذہن میں جوابات کو بٹھائیں تا کہ کوئی بھی اسلام دشمن شخص یا جماعت آپ کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے۔

اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اپنے دوستوں کو بھی دیں، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے بھی اِسے تقسیم کریں اور جو لوگ دین سے دور ہیں اُن کے گھروں تک اسلامی عقائد پہنچائیں یاد رکھئے آپ کے اس کام سے کسی ایک مسلمان کا بھی ایمان محفوظ رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی نجات وبخشش کا سبب ہوگا۔

الحمدللہ ﴿صراط الابرار﴾ اس سے قبل چالیس ہزار سے زائد شائع ہو چکی ہیں مگر اس کو مزید بڑھایا گیا ہے ہمیں اُمید ہے کہ آپ اس جدید ایڈیشن کو بھی عوام الناس تک پہنچانے میں ہماری مدد کریں گے اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو دین کی سچی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے نافع بنائے۔ آمین ثم آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 1 : شرک کی کیا تعریف ہے؟

جواب﴾...... علامہ تفتازانی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شرح عقائدِ نسفی میں شرک کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں ''کسی کو شریک ٹھہرانے سے مراد یہ ہے کہ مجوسیوں کی طرح کسی کو الٰہ (خُدا) اور واجب الوجود سمجھا جائے یا بُت پرستوں کی طرح کسی کو عبادت کے لائق سمجھا جائے۔''

شرک کی تعریف سے معلوم ہوا کہ دو خداؤں کے ماننے والے جیسے مجوسی (آگ پرست) مشرک ہیں اسی طرح کسی کو خدا کے سوا عبادت کے لائق سمجھنے والا مشرک ہوگا جیسے بُت پرست جو بتوں کو مستحقِ عبادت سمجھتے ہیں۔

سوال نمبر 2 : شرک کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب﴾...... شرک کی تین اقسام ہیں:

1)...... شرک فی العبادۃ 2)...... شرک فی الذات 3)...... شرک فی الصفات

(1) شرک فی العبادۃ :...... شرک فی العبادۃ سے مُراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو مستحقِ عبادت سمجھا جائے۔

(2) شرک فی الذّات :...... شرک فی الذات سے مُراد ہے کہ کسی ذات کو اللہ تعالیٰ جیسا ماننا، جیسا کہ مجوسی دو خداؤں کو مانتے تھے۔

(3) شرک فی الصفّات :...... کسی ذات و شخصیت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا شرک فی الصفات کہلاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی نبی علیہ السلام میں مانی جائیں یا کسی ولی علیہ الرحمہ میں تسلیم کی جائیں، کسی زندہ میں مانی جائیں یا فوت شدہ میں، کسی قریب والے میں تسلیم کی جائیں یا دور والے میں، شرک ہر صورت میں شرک ہی رہے گا جو نا قابلِ معافی

جرم اور ظلمِ عظیم ہے۔

شیطان شرک فی الصفات کی حقیقت کو سمجھنے سے روکتا ہے اور یہاں اُمّت میں وسوسے پیدا کرتا ہے لہٰذا قرآن مجید کی آیات سے اس کو سمجھتے ہیں۔

1)......اللہ تعالیٰ رؤف اور رحیم ہے:

القرآن: اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر رؤف اور رحیم ہے۔ (سورۂ بقرہ، آیت 143 پارہ 2)

سرکارِ اعظم ﷺ بھی رؤف اور رحیم ہیں۔

القرآن: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں (بھاری) ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مومنوں پر ''رؤف اور رحیم'' ہیں۔ (سورۂ توبہ، آیت 128 پارہ 11)

پہلی آیت پر غور کریں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ رؤف اور رحیم اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں پھر دوسری آیت میں سرکارِ اعظم ﷺ کو رؤف اور رحیم فرمایا گیا تو کیا یہ شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر رؤف اور رحیم ہے جب کہ سرکارِ اعظم ﷺ، اللہ تعالیٰ کی عطا سے رؤف اور رحیم ہیں لہٰذا جہاں ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہوجائے وہاں شرک کا حکم نہیں لگتا۔

2)......علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں:

القرآن: قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ.

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ کے سوا غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔
(سورۂ نمل، آیت 65 پارہ 20)

رسولوں کو بھی علمِ غیب عطا کیا گیا:

القرآن: عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا o اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

ترجمہ: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر صرف اپنے پسندیدہ رسولوں ہی کو آگاہ فرماتا ہے ہر کسی کو (یہ علم) نہیں دیتا۔ (سورۂ جن، آیت 26/27 پارہ 29)

علمِ غیب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، پہلی آیت سے یہ ثابت ہوا مگر دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ علمِ غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ رسولوں کو بھی عطا کیا ہے تو کیا یہ شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر عالم الغیب ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے تمام رسول اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب جانتے ہیں لہٰذا جہاں ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہوجائے وہاں شرک کا حکم نہیں لگتا۔

3)......مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے:

القرآن: ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا.

ترجمہ: یہ اس لئے کہ مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے۔ (سورۂ محمد، آیت 11 پارہ 26)

جبریل اور اولیاء اللہ بھی مددگار ہیں:

القرآن: فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ج

(سورۂ تحریم، آیت 4 پارہ 28)

ترجمہ: بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مومنین مددگار ہیں۔

پہلی آیت پر غور کریں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے پھر دوسری آیت میں جبریل اور اولیاء اللہ کو مددگار فرمایا تو کیا یہ شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر مددگار ہے اور حضرت جبریل علیہ السلام

اور اولیاء کرام، اللہ تعالیٰ کی عطا سے مددگار ہیں۔

جو ذات باری تعالیٰ عطا فرما رہی ہے اس میں اور جس کو عطا کیا جارہا ہے ان حضراتِ قدسیہ میں برابری کا تصور محال ہے اور جب برابری ہی نہیں تو شرک کہاں رہا؟

خوب یاد رکھیں! جہاں باذنِ اللہ اور عطائی کا فرق آجائے وہاں شرک کا تصوّر محال اور ناممکن ہوجاتا ہے۔

اُمتِ محمدی ﷺ کبھی شرک پر متفق نہیں ہوگی۔

حدیث شریف:...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ منبر شریف پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا بیشک میں تمہارا اسہارا اور تم پر گواہ ہوں اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنے حوضِ کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

(بخاری شریف جلد اول، کتاب الجنائز، رقم الحدیث 1258 ص 545 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

سوال نمبر 3 : بدعت کیا ہے؟

جواب:...... بدعت کا لغوی معنیٰ: نیا کام، نئی ایجاد، نئی بات۔

بدعت کا شرعی معنیٰ: ہر وہ کام جو سرکارِ اعظم ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں نہ ہو بلکہ بعد میں ایجاد ہوا ہو۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں۔

(1)...... بدعتِ حسنہ (2)...... بدعتِ سیۂ

بدعتِ حسنہ کی تعریف:...... یہ وہ طریقہ ہے جو سرکارِ اعظم ﷺ کی ظاہری حیات کے بعد ایجاد ہوا ہو اور وہ کام شریعت کے خلاف نہ ہو مثلاً نمازِ تراویح باجماعت ادا کرنا،

مساجد میں محرابیں بنانا، مساجد کے بلند مینار تعمیر کروانا، قرآن مجید پر اعراب لگوانا، جمعہ کے دن دو اذانیں دینا، درسِ نظامی (عالم بنانے کا کورس) کا اجراء وغیرہ وغیرہ۔

کتاب کشاف اصطلاحات الفنون جلد اوّل صفحہ نمبر 122 میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کے حوالے سے ہے کہ وہ بدعت جو کتاب اللہ، سُنّت، اجماع یا اثر صحابہ کے خلاف نہ ہو تو یہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

حدیث شریف:...... ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے اپنا ثواب بھی ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا۔ جب کہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لئے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔

(بحوالہ: ترمذی جلد 2، ابواب علم، رقم الحدیث 872، صفحہ 239 مطبوعہ فرید بک لاہور)

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر وہ کام جسے علماء اور عارفین ایجاد کریں اور وہ سُنّت کے خلاف نہ ہو تو یہ اچھا کام ہے۔

مُسلم شریف کی حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وہ اچھا کام جو سرکارِ اعظم ﷺ کے زمانے میں نہ ہو بعد میں ایجاد ہوا اور شریعت کے مخالف نہ ہو تو ایسے کام کو اپنانا اور ایجاد کرنا دونوں باعثِ اجر ہیں۔

بدعتِ سیۂ کی تعریف:...... ہر وہ کام جو سرکارِ اعظم ﷺ کے زمانے میں نہ ہو بلکہ بعد میں ایجاد ہوا ہو اور وہ شریعت کے مخالف ہو۔

جیسے: عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں جمعہ کا خطبہ پڑھنا۔

کتاب نیل الاوطار باب صلوٰۃ التراویح جلد سوم صفحہ نمبر 57 میں ہے کہ اگر بدعت ایسے اصول کے تحت داخل ہے جو شریعت میں قبیح ہے تو یہ بدعت سیۂ ہے۔

کتاب اصطلاحات الفنون صفحہ نمبر 133 جلد اول میں ہے کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وہ بدعت جو کتاب، سُنّت، اجماع یا اثر صحابہ کے خلاف ہو تو یہ بدعت ضالہ (سیۂ) یعنی بُری بدعت ہے۔

معلوم ہوا کہ ”بدعت“ جو گمراہی کا سبب بنتی ہے اور جسے بدعت ضالہ یا بدعت ضلالۃ کہا گیا ہے وہ اس نئی ایجاد یعنی بدعت پر صادق آتی ہے جو کتاب اللہ، سُنّتِ رسول، اجماع یا اثر صحابہ کے خلاف ہو۔

اس پورے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ دین میں ہر وہ اچھا کام جو شریعت سے نہ ٹکرائے وہ بدعت نہیں لہٰذا ایام بزرگانِ دین، متبرک راتوں میں عبادات، چہلم، سوئم، برسی، میلادِ مصطفیٰ ﷺ یہ سب اچھے کام ہیں اِن تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کا ذکر ہوتا ہے اگر ان کاموں پر بدعت کا فتویٰ لگایا گیا تو ہر وہ کام بدعت ہوگا جو سرکارِ اعظم ﷺ کے زمانے میں نہ ہوتا تھا۔

سوال نمبر 4 : نماز کیا ہے؟

جواب ﴾......تمام ضروریاتِ دین پر دل و جان سے ایمان لانے کے بعد پہلا فرض نماز ہے نماز ایسا فرض ہے جو کسی صورت معاف نہیں ہے اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھیں، اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر اشاروں سے نماز پڑھنا لازم ہے اس فرض کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ آدمی آنکھوں سے اندھا ہے، کانوں سے بہرہ ہے، زبان سے بول نہیں سکتا، ہاتھ اور پاؤں سے معذور ہے ایسی حالت میں بھی نماز معاف نہیں۔

نماز کے فوائد :

1)......نماز بے حیائی، پریشانیوں اور بیماریوں سے بچاتی ہے۔

2)......نماز روزی میں خیر و برکت لاتی ہے۔

3)......نمازی کو دنیا، آخرت، قبر اور حشر میں سُرخروئی عطا کی جاتی ہے۔

نماز چھوڑنے کے نقصانات :

1)......بے نمازی کا حشر فرعون، ھامان اور ابی بن خلف جیسے کفار کے ساتھ ہوگا۔

2)......بے نمازی جب مرے گا تو اُسے ایسی پیاس لگے گی کہ اگر اُسے پوری دنیا کا بھی پانی پلا دیا جائے پھر بھی اُس کی پیاس نہیں بجھے گی۔

3)......بے نمازی کی قبر میں سانپ اور بچھو مسلّط کر دیئے جائیں گے۔

یہ تمام عذابات بے نمازی کے لئے ہیں۔ بے نمازی وہ نہیں جو سال یا مہینے بھر نماز نہ پڑھے بلکہ بے نمازی وہ ہے جو سال یا مہینے میں ایک وقت کی بھی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دے۔

سوال نمبر 5 : کیا سرکارِ اعظم ﷺ نور ہیں اور دنیا میں بشری لبادے میں تشریف لائے ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب ﴾......اسلامی عقائد میں یہ بات موجود ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نور کے پیکر ہیں سرکارِ اعظم ﷺ بھی نور ہیں مگر اس دنیا میں لباسِ بشریت میں تشریف لائے لہٰذا سرکارِ اعظم ﷺ کا نور ہونا اُن کی حقیقت ہے اور بشریت آپ ﷺ کی صفت ہے اس لئے ہمیں سرکارِ اعظم ﷺ کی بشریت اور نورانیت دونوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

القرآن: قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ .

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔ (سورۂ مائدہ، آیت 15 پارہ 6)

تفسیر:...... تفسیرِ ابنِ عباس صفحہ نمبر 72، تفسیر کبیر صفحہ نمبر 396 جلد سوئم، تفسیر خازن صفحہ نمبر 417 جلد اوّل، تفسیر مدارک صفحہ نمبر 470 جلد اول، تفسیرِ روح المعانی صفحہ 87 جلد 6، تفسیر روح البیان صفحہ نمبر 548 جلد اول، تفسیر در منثور صفحہ نمبر 231 جلد سوئم، تفسیرِ جلالین، تفسیر ابنِ جریر، مدارج النبوت اور مواہب الدنیہ تمام معتبر تفاسیر میں مفسرین نے اس آیت میں نور سے سرکارِ اعظم ﷺ کو مُراد لیا ہے۔

القرآن: وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا .

ترجمہ: اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

تفسیر:...... اس آیتِ مبارکہ میں روشن نور سے مُراد سرکارِ اعظم ﷺ کی ذات ہے۔

القرآن: يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ o

ترجمہ: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کو پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر۔ (سورۂ توبہ، آیت 32، پارہ 10)

تفسیر:...... مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مُراد سرکارِ اعظم ﷺ ہیں، کفّار چاہتے تھے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو (معاذ اللہ) قتل کردیا جائے قرآنِ مجید کی اس آیت میں واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے قتل پر کسی کو قدرت نہیں دی۔

ان تمام آیات اور تفاسیر سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سرکارِ اعظم ﷺ نور ہیں۔

نورِ مصطفیٰ ﷺ احادیث کی روشنی میں:

حدیث شریف:...... اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ.

ترجمہ: سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام مخلوقات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ (بحوالہ: تفسیرِ روح البیان جلد دوم صفحہ نمبر 191، مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 2، معارج النبوت جلد پنجم صفحہ نمبر 135)

حدیث شریف:...... اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِىْ.

ترجمہ: سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے۔ (بحوالہ: مدارج النبوت، مصنف شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ)

حدیث شریف:...... حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے جابر! (ؓ) بیشک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی (ﷺ) کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا۔ (بحوالہ: مواہب الدنیہ، زرقانی شریف جلد اوّل صفحہ 42)

حدیث شریف:...... ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ٹھہر گیا (امام مسلم فرماتے ہیں) اس کے بعد پورا قصہ ہے۔ تاہم اس میں چہرے اور بازو دھونے کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ مشکیزے کے پاس تشریف لائے اس کا منہ کھولا اور درمیانے درجے کا وضو کیا پھر آپ ﷺ بستر پر آکر سوگئے۔ پھر دوبارہ بیدار ہوئے، مشکیزے کے پاس آئے اور مکمل وضو کیا (مسلم فرماتے ہیں اس روایت میں دعا کے الفاظ میں) ''مجھے نور بنادے'' کے بجائے **''میرے نور میں اضافہ کردے''** کے الفاظ ہیں۔ (بحوالہ: مسلم شریف جلد اوّل، کتاب صلوٰۃ والمسافرین وقصرہا، رقم الحدیث 1693 صفحہ 596 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فائدہ: ...... حضور ﷺ کا دعا فرمانا کہ میرے مُولیٰ ﷿ میرے نور میں اضافہ کردے، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میرے آقا ﷺ نور تو تھے ہی اس لئے تو اپنے نور میں اضافہ کی دعا کی۔

عقیدہ:......سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور ﷺ کو ملا۔ روز میثاق تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے اور حضور ﷺ کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور ﷺ نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور ﷺ کے اُمتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور ﷺ کی نیابت میں کام کیا۔ اللہ ﷻ نے حضور ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور ﷺ کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا۔

(بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

مندرجہ بالا تمام احادیثِ مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ سرکارِ اعظم ﷺ نور علیٰ نور ہیں بلکہ آپ ﷺ کے نور ہی سے کائنات میں نور ہے۔

بشریت کا فلسفہ:

القرآن: ترجمہ: تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

(سورۂ کہف، آیت 110 پارہ 15)

اس آیتِ کریمہ میں سرکارِ اعظم ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے بشر کہلوایا یہاں لفظ بشر کہنا آپ ﷺ کی انکساری ہے جیسے کوئی حاکمِ وقت اپنی رعایا سے کہے کہ میں تو آپ کا خادم ہوں۔ خادم کہنا حاکمِ وقت کی عاجزی وانکساری ہے کہنے سے وہ خادم ہرگز نہ ہوگا سرکارِ اعظم ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے بشر کہلوایا، خود ربِ کریم نے بشر نہ کہا۔

بعض مفسرین نے اس آیت کا یہی مطلب بیان کیا ہے کہ کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ نبی کو عام انسانوں جیسا بشر کہے انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر سمجھنا ابلیس اور کفار کا طریقہ ہے۔

سب سے پہلے نبی کو حقارت سے بشر کہنے والا شیطان تھا، حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں شیطان نے کہا:

القرآن: ترجمہ: بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں۔ (سورۂ حجرات، آیت 33 پارہ 26)

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو حقارت سے بشر کہنے کا آغاز شیطان سے ہوا پھر اس کے چیلے کفار ومشرکین بھی انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہتے تھے۔

چنانچہ حضرت نوح، حضرت صالح، حضرت ہود علیہم السلام کی قوم کے کافروں نے ان سے کہا۔

القرآن: ترجمہ: تم تو ہم ہی جیسے بشر ہو۔ (سورۂ ابراہیم، آیت 10 پارہ 13)

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا:

القرآن: ترجمہ: تم تو نہیں مگر ہم جیسے بشر۔ (سورۂ شعراء، آیت 186 پارہ 20)

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہنا شیطان اور اس کے پیروکار کفار ومشرکین کا عمل ہے مومنوں کا طریقہ نہیں ہے۔

سوال نمبر 6 : سرکارِ اعظم ﷺ بشری لبادے میں کیوں تشریف لائے؟

جواب......اس کا جواب برصغیر کے محدث محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مدارج النبوت جلد اول کے صفحہ 110,109 پر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ سر سے قدم تک سارے کے سارے نور تھے، سرکارِ اعظم ﷺ چاند اور سورج کی طرح روشن تھے اگر سرکارِ اعظم ﷺ بشریت کا پردہ پہنے ہوئے نہ ہوتے تو کسی کو دیکھنے کی طاقت نہ ہوتی۔

سوال نمبر 7 : کیا سرکارِ اعظم ﷺ علمِ غیب پر آگاہ ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب......سرکارِ اعظم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علمِ غیب پر آگاہی عطا فرمائی ہے۔

القرآن: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص (سورۂ آلِ عمران، آیت 179 پارہ 4)

ترجمہ: اللہ کی شان نہیں ہے کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

القرآن: عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا o اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ. (سورۂ جن، پارہ 29، آیت 26/27)

ترجمہ: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر صرف اپنے پسندیدہ رسولوں ہی کو آگاہ فرماتا ہے ہر کسی کو یہ (علم) نہیں دیتا۔

القرآن: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ o

ترجمہ: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (سورۂ تکویر، پارہ 30، آیت 24)

القرآن: تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ج. (سورۂ ہود، آیت 49 پارہ 12)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

القرآن: ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ط

ترجمہ: اے میرے محبوب ﷺ! یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران، پارہ 3، آیت 44)

ان تمام قرآنی دلائل سے ثابت ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ، اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب پر آگاہ ہیں اب احادیث کی روشنی میں اس اسلامی عقیدے کو بیان کیا جائے گا۔

الحدیث:...... حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں ایک دن جب زوال کا وقت ہوگیا تو حضور ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی نماز سے

فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے یہ بات بیان کی کہ قیامت سے پہلے چند عظیم امور (علامات) ظاہر ہوں گے۔ جو شخص مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہو، وہ اس کے بارے میں سوال کرسکتا ہے کیونکہ جب تک میں یہاں کھڑا ہوں، اللہ تعالیٰ کی قسم! تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہیں بتادوں گا۔ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ بات سن کر زاروقطار رونے لگے اور نبی کریم ﷺ بار بار یہی فرماتے رہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ لو! حضرت عبداللہ بن حذافہ ؓ کھڑے ہوئے اور دریافت کیا! یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہی ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے کئی مرتبہ یہ فرمایا۔ تم مجھ سے کوئی سوال کرو تو حضرت عمر ؓ گھٹنوں کے بل جھکے اور عرض کی، ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر ؓ نے یہ عرض کی تو نبی کریم ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ابھی میرے سامنے جنت اور جہنم پیش کی گئی اور اس دیوار میں پیش کی گئی جو بھلائی (جنت) اور برائی (جہنم) میں نے آج دیکھی ہے، پہلے کبھی نہیں دیکھی۔

(بعد میں) عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا، تمہارے جیسے نالائق بیٹے کے بارے میں، میں نے کبھی نہیں سنا۔ کیا تم یہ سمجھے تھے؟ کہ تمہاری ماں نے بھی زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح (دوسروں کے ساتھ ناجائز تعلقات) رکھے ہوں گے؟ تم نے خواہ مخواہ اپنی ماں کو لوگوں کے سامنے رسوا کیا تو عبداللہ بن حذافہ نے کہا، اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر نبی کریم ﷺ مجھے کسی سیاہ فام غلام کا بیٹا قرار دیتے تو میں اپنا نسب اسی کی طرف منسوب کرتا۔

(مسلم شریف، جلد سوم، کتاب الفضائل رقم الحدیث 5998 صفحہ 274 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:...... حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے ''بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا۔ پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو!'' یہ بھی ارشاد فرمایا ''خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جب کہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو'' یہ کہہ کر حضرت ابوسعیدؓ رو پڑے اور فرمایا ''واللہ! ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن (حق کہنے سے) ڈر گئے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ''خبردار! ہر غدار کے لئے قیامت کے دن اس کی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا اور کوئی بے وفائی امام (حاکم) کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں۔ اس کا جھنڈا اس کی مقعد کے پاس گاڑا جائے گا'' اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں سے یہ بھی تھا ''سن لو! اولاد آدم! مختلف طبقات پر پیدا کی گئی۔ بعض مومن پیدا ہوئے، حالت ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے، حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے جب کہ بعض مومن پیدا ہوئے، مومنانہ زندگی گزاری اور حالت کفر پر رخصت ہوئے اور بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے۔ بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے، جلدی ختم ہوتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے۔ سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اترتا ہے سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔ خبردار! بعض لوگوں کا لین دین اچھا ہے بعض مانگتے

تو اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں۔ بعض ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔ آگاہ رہو! بعض لوگ لینے اور دینے (دونوں) میں برے ہیں۔ سن لو! جن کا لین دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا لین دین اچھا نہیں۔ وہ برے لوگ ہیں۔ سن لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے۔ کیا تم نے اس کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھا۔ پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہیے۔ ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے (یا غروب ہوگیا ہے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا سن لو! دنیا کا باقی ماندہ، گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں اتنا ہی ہے جتنا اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں مغیرہ بن شعبہ، ابوزیدہ بن اخطب، حذیفہ اور ابومریم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ان سب نے ذکر کیا کہ ان سے حضور اکرم ﷺ نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔

(بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم، ابواب الفتن، رقم الحدیث 68 صفحہ 44 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

الحدیث:...... حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی تیز آندھی چلی کہ سوار شخص بھی (ریت میں) دفن ہونے کے قریب پہنچ جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس آندھی کو کسی منافق کی موت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے (تو پتا چلا) کہ منافقین کا ایک سرغنہ مر گیا ہے۔ (بحوالہ: مسلم شریف جلد 3، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، رقم الحدیث 6911 صفحہ 591 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فائدہ:...... رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث شریف میں آندھی کو منافق کی موت کے لئے بھیجے جانے کی خبر دی اور اس خبر کی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے تصدیق بھی کی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا علمِ غیب ذاتی ہے اور سرکارِ اعظم ﷺ کا علمِ غیب عطائی ہے اور یہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے۔

سوال نمبر 8 : کیا اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مدد کرتے ہیں؟

جواب ﴾...... جی ہاں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مدد کرتے ہیں اُن کو مومنوں کا مددگار اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا ہے چنانچہ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

القرآن: فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○ (سورۂ تحریم، آیت 4 پارہ 28)

ترجمہ: بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

القرآن: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا. (سورۂ مائدہ، آیت 55 پارہ 6)

ترجمہ: تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے۔

القرآن: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (سورۂ بقرہ، آیت 153 پارہ 2)

قرآن مجید میں ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی۔

القرآن: وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا.

(سورۂ نساء، پارہ 5 آیت 75)

ترجمہ: اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دیدے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السّلام، فرشتے اور مومنین مددگار ہیں لہٰذا ان سے مدد مانگنا جائز ہے۔

الحدیث:...... امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب ادب المفرد میں روایت کرتے ہیں کہ صحابی رسول حضرت ابنِ عمر ؓ کا پاؤں سُن ہوگیا کسی نے کہا اُن کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے محبوب ہیں اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ نے بلند آواز سے کہا ''یا محمداہ ﷺ'' (اے محمد ﷺ ہماری مدد فرمائیں) پاؤں فوراً درست ہوگیا۔

(بحوالہ: کتاب ادب المفرد، مصنف امام بخاری علیہ الرحمہ)

فائدہ:...... علماءِ کرام فرماتے ہیں جہاں پر محمد ﷺ کے ساتھ الف اور ہ آجائے تو اس کے معنیٰ مدد طلب کرنے کے ہیں۔

روایت:...... حضرت خالد بن ولید ؓ کا مقابلہ جب مسیلمہ کذاب کی ساٹھ ہزار افواج سے ہوا تو اس وقت مسلمان کم تعداد میں تھے لہٰذا مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے حضرت خالد بن ولید ؓ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ندا دی ''یا محمداہ ﷺ، یا محمداہ ﷺ (اے محمد ﷺ ہماری مدد فرمائیں) یہ کہنا تھا کہ مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا ہوئی۔

(بحوالہ: البدایہ والنھایہ صفحہ 364 جلد نمبر 6، ابنِ اثیر تیسری جلد، طبری تیسری جلد صفحہ 250)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فتویٰ:

تیرہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی قرآن مجید کی تفسیر تفسیرِ عزیزی میں اس آیت ''ایاک نعبدو وایاک نستعین'' ''ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ ہی سے مدد چاہیں'' کے تحت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر جان کر اُن سے مدد مانگنا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنا ہے۔

لہٰذا تمام دلائل و براہین کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مومنین کی مدد فرماتے ہیں یہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے۔

سوال نمبر 9 : محبوبانِ خدا کو "یا" کہہ کر پکارنا کیسا ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب:...... محبوبانِ خدا کو "یا" کہہ کر پکارنا مثلاً یارسول اللہ ﷺ، یا نبی اللہ ﷺ، یا علی رضی اللہ عنہ، یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو لفظِ "یا" کے ساتھ مخاطب فرماتا ہے۔

القرآن : یَآ یُّھَا النَّبِیُّ .

ترجمہ : اے غیب بتانے والے (نبی ﷺ)۔ (سورۂ احزاب، آیت 50، پارہ 22)

القرآن : یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۝

ترجمہ : اے جُھرمٹ مارنے والے۔ (سورۂ مزمل، آیت 1، پارہ 29)

القرآن : یَآ یُّھَا النَّبِیُّ . (سورۂ احزاب، آیت 45، پارہ 22)

ترجمہ : اے غیب کی خبریں بتانے والے۔ (نبی ﷺ)

القرآن : یَآ یُّھَا الْمُدَّثِّرُ . (سورۂ مدثر، پارہ 29 آیت 1)

ترجمہ : اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)

القرآن : یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ.

ترجمہ : اے رسول ﷺ (سورۂ مائدہ، آیت 67، پارہ 6)

معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا کو "یا" کہہ کر پکارنا جائز ہے اور سرکارِ اعظم ﷺ کو یارسول

اللہ، یا نبی اللہ ﷺ کہہ کر پکارنا قرآن مجید سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو "یا" کہہ کر فرماتا ہے۔

القرآن : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ .

ترجمہ : اے ایمان والو۔ (سورۂ احزاب، آیت 41 پارہ 22)

کہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کو پکارا۔

القرآن : یٰٓاِبْرَاھِیْم ، یَا مُوْسٰی ، یَا داؤد ، یا سلیمان ، یٰیَحْیٰی ، یَا عِیْسٰی.

ترجمہ : اے ابراہیم، اے موسیٰ، اے داؤد، اے سلیمان، اے یحییٰ، اے عیسیٰ۔

معلوم ہوا کہ اہل اللہ کو لفظِ "یا" کے ساتھ پکارنا قرآنِ مجید سے ثابت ہے۔

الحدیث: ...... امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب ادب المفرد میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سُن ہوگیا کسی نے کہا اُن کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے محبوب ہیں اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے باآواز بلند ندا دی یا محمداہ ﷺ! (اے محمد ﷺ! ہماری مدد فرمائیں) پاؤں فوراً دُرست ہوگیا۔ (کتاب: ادب المفرد)

فائدہ: علماء فرماتے ہیں جہاں پر محمد ﷺ کے ساتھ الف اور ہ آجائے تو اس کے معنیٰ مدد طلب کرنے کے ہیں۔

علمائے اسلام کا سرکارِ اعظم ﷺ کو "یا" کہہ کر ندا دینا :

1)...... حضرت امام بوصیری علیہ الرحمہ قصیدہ بردہ شریف میں لکھتے ہیں:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ
سواک عند حلول الحادث العمم

اے بہترین مخلوق (ﷺ) آپ کے سوا میرا
کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں

2)......حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں:

یا رحمة للعالمین ادرک الذین العابدین

محبوس ایدی الظلمین فی موکب المدد هم

یارحمت للعالمین ﷺ، زین العابدین کی مدد کریں

وہ لوگوں کے ہجوم میں ظالموں کی قید میں ہے۔ (قصیدہ زین العابدین)

3)......امام جامی رحمۃ اللہ علیہ کی ندا:

زمهجوری بر آمد جان عالم ترحم یانبی الله ترحم

نه آخر رحمة للعالمینی زمحدوماں چرفارغ نشینی

جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے۔ رحم فرماؤ یا نبی ﷺ

رحم فرماؤ کیا آپ رحمۃ للعالمین ﷺ نہیں پھر مجرموں سے فارغ کیوں بیٹھے ہیں۔

4)......امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ندا:

یا سیّد السادات جئتک قاصدًا

ارجو رضاک وحتمی بحماک

واللہ یا خیر الخلائق ان لی

قلبا مسوتا لایروم سواک

اے سیّدوں کے سیّد! پیشواؤں کے پیشوا! ﷺ

میں دلی قصد سے آپ کے حضور میں آیا ہوں آپ کی مہربانی اور خوشنودی کی امید رکھتا ہوں اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! اے بہترین مخلوقات ﷺ! تحقیق

میرا دل آپ کی زیارت کا بہت ہی شوق رکھتا ہے۔ سوائے آپ ﷺ کے اور کسی شئے سے اس دل کو الفت نہیں ہے۔

قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور اکابر اولیاء اللہ سے اس بات کا ثبوت ملا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو لفظ ''یا'' کے ساتھ مخاطب کرنا جائز ہے بلکہ صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی سنت ہے۔

سوال نمبر 10: کیا سرکار اعظم ﷺ اپنے غلاموں کے قریب ہیں اور غلاموں کا سلام سُنتے ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب:......سرکار اعظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مومنوں کے قریب ہیں۔

القرآن: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ.

ترجمہ: نبی مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔ (سورۂ احزاب، آیت 6، پارہ 21)

مسلمان دنیا کے کسی خطے میں ہوں سرکار اعظم ﷺ ہر مومن کی جان سے زیادہ قریب ہیں اور یہ حکم قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے ہے۔

القرآن: وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا ط.

ترجمہ: یہ رسول تمہارے نگہبان وگواہ ہیں۔ (سورۂ بقرہ، آیت 143، پارہ 2)

یہ حکم بھی قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے ہے کہ میرا محبوب ﷺ تم پر گواہ اور نگہبان ہے لہٰذا نگہبان اور گواہ وہی ہوگا جو مومنوں کے قریب ہوگا۔

القرآن: وَاعْلَمُوْآ اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط.

ترجمہ: اور جان لو تم میں اللہ کے رسول ہیں۔ (سورۂ حجرات، آیت 7، پارہ 26)

یہ حکم بھی قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے ہے کہ رب کریم فرما رہا ہے کہ اے لوگو! میں تم پر عذاب اس لئے نازل نہیں کرتا کہ تم میں میرا محبوب ﷺ جلوہ گر

ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ اب بھی ہمارے درمیان ہیں اور درمیان میں وہی ہوسکتا ہے جو حیات ہو۔

القرآن: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ.

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (سورۂ بقرہ، آیت 154، پارہ 2)

اس آیت میں شہداء کے زندہ ہونے کا ذکر ہے اور زندہ ہونا جسم اور روح کے ساتھ ہوتا ہے تفسیر خازن میں ہے کہ شہداء کے اجسام قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی اُن کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جب شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں تو انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا کیا عالم ہوگا؟

القرآن: فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا.

ترجمہ: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب (ﷺ) تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (سورۂ نساء، آیت 41، پارہ 5)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ پوری اُمت پر جو تا قیامت آئے گی سب پر گواہ اور نگہبان ہیں آپ ﷺ اپنی اُمت کی گواہی بھی دیں گے اور پچھلی اُمتوں کی گواہی بھی دیں گے یاد رہے گواہی ہمیشہ وہ دیتا ہے جو زندہ اور موجود ہو اور ہر حالات اور واقعات سے باخبر ہو لہٰذا اس آیت سے سرکارِ اعظم ﷺ کا حاضر و ناظر اور حیات ہونا ثابت ہے۔

الحدیث: ...... حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت اُمِّ سلمیٰ

رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ کی داڑھی مبارک اور سرِ انور گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی حسین (رضی اللہ عنہ) کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔

(بحوالہ: ترمذی شریف، جلد 2، ابواب المناقب، رقم الحدیث 1706 صفحہ 731 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث: ...... حضرت شداد بن اوس (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم (علیہ السلام) کو پیکرِ تخلیق سے سرفراز کیا۔ اسی میں پہلا اور دوسرا صور پھونکا جائے گا اس دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ وہ اس دن میرے سامنے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ انتقال کرچکے ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسامِ مقدس کا کھانا حرام فرما دیا ہے۔

(ابن ماجہ، جلد اول، باب فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث 1133 صفحہ 314 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

الحدیث: ...... حضرت انس (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس سے گزرا وہ قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ''اِسی رات مجھے معراج کروائی گئی''۔

(بحوالہ: مسلم شریف، کتاب الفضائل، رقم الحدیث 6035، صفحہ 286 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

عقیدہ: ...... انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح حیات یعنی حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے اُن پر ایک آن بھر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہوگئے ان کی حیات حیاتِ شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ (بحوالہ: بہار شریعت، حصہ اوّل)

الحدیث: ...... حضرت ابودرداء (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھائے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ (بحوالہ: ابن ماجہ)

روایت:...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے والد جب بیمار ہوئے تو اُنہوں نے وصیت کی کہ مجھے سرکارِ اعظم ﷺ کی قبرانور کے پاس لے جانا اور اجازت طلب کرنا اور کہنا کہ یہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہیں یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس دفن کردیں اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے جنت البقیع لے جانا پس آپ رضی اللہ عنہ کو حجرہ مبارکہ کے دروازے پر لے جایا گیا اور کہا گیا یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اُنہوں نے ہمیں وصیت کی کہ اگر آپ ﷺ اجازت دے دیں تو ہم داخل ہوجائیں اور اگر اجازت نہ دیں تو ہم واپس چلے جائیں پس ہمیں آواز آئی کہ تم داخل کردو ہم نے کلام سُنا اور کسی کو دیکھا نہیں۔ (خصائص الکبریٰ)

دوسری روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جب لوگوں نے صدا لگائی) میں نے دروازہ دیکھا کہ وہ کُھل گیا اور میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سُنا کہ دوست کو دوست کیساتھ ملادو بیشک دوست دوست کے ساتھ ملنے کا مشتاق ہے۔

(خصائص کبریٰ، جلد دوم صفحہ 281-282)

معلوم ہوا کہ ایسی وصیت اس وقت کی جاتی ہے جب یہ ایمان ہو کہ سرکارِ اعظم ﷺ حیات ہیں اور سنتے اور کلام فرماتے ہیں اس میں اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ یہ نہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ اِدھر بھی اُدھر بھی ہیں نہیں بلکہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں جلوہ گر ہیں اور اپنے رب کی عطا سے جب چاہیں جہاں چاہیں جسم و جسمانیت کے ساتھ تشریف لے جاتے ہیں جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث کے مطابق بعد از وصال کربلا کے میدان میں بھی تشریف لے گئے یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

سوال نمبر 11 : کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے خزانے کا مختار اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے؟

جواب:...... بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے خزانے کا مختار اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہتا ہے عطا کردیتا ہے:

القرآن: قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ .

ترجمہ: یوں عرض کر۔ اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے۔

(آلِ عمران، آیت 26، پارہ 3)

اللہ تعالیٰ کے پرہیزگار بندے جنت کے مالک ہیں:

القرآن: تِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا o

ترجمہ: یہ وہ جنت ہے جس کا مالک ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیزگار رہے۔ (سورۂ مریم، پارہ 16، آیت 63)

اللہ تعالیٰ کی عطا پر کوئی پابندی نہیں:

القرآن: وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا o

ترجمہ: اور تمہارے ربّ پر کوئی پابندی نہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 20، پارہ 15)

اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی ہرچیز اپنے خاص بندوں کے تابع کردی ہے:

القرآن: اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً ط

ترجمہ: آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مسخر کردی ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بھرپور دیں۔ (سورۂ لقمان، پارہ 21، آیت 20)

القرآن: اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ O (سورۂ کوثر، آیت 1، پارہ 30)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! بیشک ہم نے ساری کثرت تمہیں عطا فرمائی۔

اب احادیث ملاحظہ ہوں۔

الحدیث:...... حضرت عُقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض اومفاتیح الارض.

ترجمہ: بیشک مجھے زمین کے خزانے کی کنجیاں عطا کی گئیں۔

(صحیح بخاری جلد دوم، ص585 وص975، صحیح مُسلم جلد دوم ص250، مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص547)

الحدیث:...... سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بینا انا اوتیت بمفا تیح خزائن الدنیا.

ترجمہ: میں سورہا تھا کہ تمام خزائنِ دنیا کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔

(بخاری و مُسلم، کنوز الحقائق للمناوی جلد اوّل صفحہ 100)

درج ذیل احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے خزانے کی کنجیاں عطا فرمادی ہیں۔

سوال نمبر 12 : کیا سرکارِ اعظم ﷺ کو تقسیم کرنے کا بھی اختیار ہے؟

جواب:...... جی ہاں سرکارِ اعظم ﷺ کو تقسیم کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے چنانچہ خود سرکارِ اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

الحدیث:...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے

بیشک اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور میں (ﷺ) تقسیم کرتا ہوں۔

(بحوالہ: بخاری شریف جلد اوّل، صفحہ 16، مشکوٰۃ شریف، صفحہ 32)

الحدیث:...... ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام "محمد" رکھا۔ ہم نے اس سے کہا، ہم تمہیں اس وقت تک سرکارِ اعظم ﷺ کے نام جیسا نام نہیں رکھنے دیں گے، جب تک تم نبی کریم ﷺ سے اس کی اجازت حاصل نہ لے لو۔ وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔ میرے ہاں لڑکا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اللہ کے رسول کے نام جیسا رکھا ہے اور میری قوم اس وقت تک مجھے یہ نام نہ رکھنے دے گی جب تک مجھے نبی اکرم ﷺ سے اس کی اجازت نہ مل جائے (راوی کہتے ہیں) تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرے نام جیسا نام رکھ لو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں"۔

(بحوالہ: مسلم شریف، جلد 3، کتاب الادب، رقم الحدیث 5472 صفحہ 126 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:...... سرکارِ اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا) میں ہی قاسم اور خازن ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مُسلم، جلد اوّل صفحہ 333)

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور سرکارِ اعظم ﷺ تقسیم فرماتے ہیں لہٰذا ہمیں جو کچھ ملتا ہے سب بارگاہِ رسالت ﷺ سے ملتا ہے۔

سوال نمبر 13 : کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو شریعت کا بھی مختار بنایا ہے؟

جواب:...... جی ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو شریعت کا بھی مختار بنایا ہے۔

چنانچہ احادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں:

الحدیث:...... حضرت نصر بن عاصم لیثی ؓ اپنے خاندان کے شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ وہ صرف دو وقت کی نمازیں پڑھا کریں گے تو سرکارِ اعظم ﷺ نے ان کی شرط قبول کرلی۔ (بحوالہ: مسند احمد شریف)

الحدیث:...... ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (سلمان بن صحر بیاض) نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ذلیل نے رمضان المقدس میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس غلام ہے جس کو تم آزاد کرو؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مسلسل دو مہینے روزہ رکھنے کی استطاعت ہے؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اتنا کھانا رکھتے ہو جو ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ راوی نے کہا حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عرق بمعنی زنبیل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اپنی طرف سے (مسکینوں کو) کھلا دے۔ اس شخص نے عرض کیا جو ہم سے زیادہ محتاج ہو اس پر صدقہ کروں۔ مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں (یعنی جانب شرقی اور جانب غربی) کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

(بخاری جلد اول، کتاب الصوم، رقم الحدیث 1809، صفحہ 778، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فائدہ:...... شریعت کا قانون ہے کہ اپنی بیوی سے حالت روزہ میں جماع کرنے پر کفارہ ادا کرنا ضروری ہے مگر رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کی عطا سے قانون شریعت بدل دیا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ مختار کل ہیں۔

الحدیث:...... ترجمہ: ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن الحباب معاویۃ بن صالح، حسن بن جابر مقدام بن معدیکرب الکندی ؓ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، بہت جلد

ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی تو جواب میں کہے گا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو کچھ ہم اس میں حلال پائیں گے، اسے حلال جانیں گے اور جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔ آگاہ ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے حرام فرمایا وہ بھی ویسا ہی حرام ہے جیسے اللہ نے حرام فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول، باب تعظیم حدیث رسول والتغلیظ علی من عارضہ، رقم الحدیث 12 صفحہ 34 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

الحدیث:...... ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ اُن کے پاس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے مکا مار دیا۔ اس کی آنکھ باہر آگئی، وہ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا اور عرض کی تو نے مجھے ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جو مرنا ہی نہیں چاہتا (حضرت ابوہریرہ ؓ) فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ واپس کی اور فرمایا۔ اس کے پاس دوبارہ جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھے۔ اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال ہوں گے ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں ایک برس (کی زندگی اسے عطا کی جائے گی۔ فرشتے نے یہ پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچایا) تو انہوں نے دریافت کیا۔ اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا؟ اس نے فرمایا، پھر موت ہوگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ پھر ابھی (ٹھیک ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، کہ اللہ تعالیٰ انہیں ارض مقدس (فلسطین) سے اتنا قریب کردے (کہ وہاں سے ارض مقدس میں) پتھر پھینکا جاسکے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو عام گزرگاہ کے ایک طرف، سرخ ٹیلے کے نیچے ان کی قبر تمہیں دکھاتا۔

(بحوالہ: مسلم شریف، جلد سوم، کتاب الفضائل رقم الحدیث 6025 صفحہ 283 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ چاہیں تو

دنیا میں جلوہ گر رہیں یا اپنے رب ﷻ سے ملاقات کریں۔

الحدیث:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ سے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ ! کیا ہر سال حج فرض ہے فرمایا نہیں ! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ (بحوالہ: ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

جس رسول ﷺ کے "ہاں" اور "نہیں" فرمانے سے کوئی بات شریعت ہو جائے تو اس رسول اعظم ﷺ کے اختیارات کا کون اندازہ لگا سکتا ہے الغرض سرکارِ اعظم ﷺ اپنے رب کریم کی عطا سے مختارِ کُل ہیں جس کو بھی جو چاہیں جب چاہیں عطا کر دیں۔

سوال نمبر 14 : رسول اللہ ﷺ کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے محققین میں زبردست اختلاف پایا جاتا رہا صحیح روایت سے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش پیر کے دن ہوئی ماضی میں محققین کا جھکاؤ نو ربیع الاوّل کی طرف رہا ہے کیا آپ کو معلوم ہے کہ دورِ جدید میں مصری ماہر فلکیات کی تحقیق کے مطابق پیر کا دن بارہ ربیع الاوّل کو نہیں۔ نو ربیع الاوّل کو ثابت ہوا ہے ؟

جواب:...... صحابہ کرام علیہم الرضوان اور محققین کے اقوال سے ولادت کی تاریخ بارہ ثابت ہے۔

دلیل نمبر 1:...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ عام الفیل روز دوشنبہ بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے اور اسی روز آپ ﷺ کی بعثت ہوئی اسی روز معراج ہوئی اور اسی روز ہجرت کی اور جمہور اہل اسلام کے نزدیک یہی تاریخ بارہ ربیع الاوّل مشہور ہے۔

(بحوالہ: سیرت ابن کثیر جلد اول، صفحہ 199)

دلیل نمبر 2:...... امام ابن جریر طبری علیہ الرحمہ جو کہ مشہور اور مستند مورخ ہیں اپنی کتاب تاریخ طبری جلد دوم صفحہ نمبر 125 پر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ربیع الاوّل شریف کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

دلیل نمبر 3:...... اہلحدیث کے مشہور عالم کی دلیل: اہلحدیث کے مشہور عالم نواب سید محمد صدیق حسن خان لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوعِ فجر روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاوّل عام الفیل کو ہوئی جمہور علماء کا یہی قول ہے ابن جوزی علیہ الرحمہ نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔ (بحوالہ: الشمامۃ العنبریہ مولد خیر البریہ، صفحہ 7)

دلیل نمبر 4:...... مصری ماہر فلکیات کے نزدیک بھی ولادت کی تاریخ بارہ ہے مصر کے علماء بھی بارہ ربیع الاوّل کو جشن ولادت مناتے ہیں۔

دلیل نمبر 5:...... برصغیر کے مشہور محدث شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مدارج النبوت دوسری جلد کے صفحہ نمبر 15 پر میلاد کا دن پیر کا اور تاریخ بارہ لکھتے ہیں۔

سوال نمبر 15 : رحمت کائنات ﷺ کی عمر مبارک میں ربیع الاوّل کا مہینہ کم و بیش 63 مرتبہ آیا کس حدیث سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنے پیدائش کے دن جشن منانے کا اعلان کیا ہو اور مروجہ طریقے کے مطابق جلوس نکالا ہو اور چراغاں کیا ہو؟

جواب:...... سب سے پہلے میلاد کا لغوی اور اصطلاحی معنی پڑھئے۔

میلاد کے لغوی معنی :...... میلاد اصل مولاد تھا ماقبل مکسور کی وجہ سے یاء سے تبدیل ہوئی جیسے میعاد مصدر ہے یعنی بچہ جننا حضور ﷺ کی ولادت کی نسبت سے اصطلاح میں یہی لفظ استعمال ہونے لگا۔

میلاد کے اصطلاحی معنی :...... میلاد کے اصطلاحی معنی حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی

میں آپ کے معجزات اور مجالس صوری (معنی مجلس میں خوبصورت جلسہ) بیان کرنا۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے خود میلاد منایا:

حدیث:...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (بحوالہ: صحیح مسلم)

حدیث:...... بیہقی اور طبرانی شریف میں ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد ایک موقع پر بکرے ذبح کر کے دعوت کی۔ اس حدیث کے معنی لوگ یہ لینے لگے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے اپنا عقیقہ فرمایا اس کا جواب امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ دیتے ہیں سرکارِ اعظم ﷺ کا عقیقہ آپ کے دادا عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے ساتویں دن کر دیا تھا۔ سرکارِ اعظم ﷺ کا بکرے ذبح کر کے دعوت کرنا حقیقت میں اپنا میلاد منانا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ میلاد منانا سنّت رسول ﷺ ہے۔

جہاں تک مروجہ طریقے سے میلاد منانے کا سوال ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا رہا لوگ ہر چیز احسن سے احسن طریقے سے کرتے رہے پہلے مسجدیں بالکل سادہ ہوتی تھیں اب اس میں فانوس اور دیگر چراغاں کر کے اس کو مزین کر کے بنایا جاتا ہے، پہلے قرآن مجید سادہ طباعت میں ہوتے تھے اب خوبصورت سے خوبصورت طباعت میں آتے ہیں وغیرہ اسی طرح پہلے میلاد سادہ انداز میں ہوتا تھا صحابہ کرام اور تابعین اپنے گھروں پر محافلیں منعقد کرتے تھے اور صدقہ وخیرات کرتے تھے۔

سوال نمبر 16 : اگر انبیاء کی تاریخ پیدائش پر ہر سال جشن منانا جائز تھا تو کیا آپ ﷺ نے اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام یا کسی

دوسرے نبی کا یوم پیدائش منایا؟

جواب:...... جی ہاں! سرکارِ اعظم ﷺ نے انبیاء کرام علیہم السلام کا یومِ ولادت خود بھی منایا اور صحابہ کرام کو بھی تعلیم دی۔

حدیث:...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرکارِ اعظم ﷺ مدینہ شریف تشریف لائے۔ یہود کو آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا ہم اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں۔ (غور فرمائیں! حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے صحابہ گواہ ہوجاؤ! ہم کبھی عاشورہ کا روزہ نہیں رکھیں گے کیونکہ یہ روزہ یہودیوں کا شعار بن گیا ہے بلکہ اس پر سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا) سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا ہم تم سے موسیٰ کے زیادہ چاہنے والے ہیں پھر آپ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ سرکارِ اعظم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوشی منائی۔

(بحوالہ: بخاری شریف، جلد دوم، کتاب المناقب، رقم الحدیث 1126 صفحہ 537 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:...... ابوالاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے۔ پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ اُس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جب کہ آپ ﷺ انتقال کر چکے ہوں گے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے جسم کو زمین پر حرام فرمادیا ہے۔ (ابوداؤد، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث 1034 صفحہ 399 مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث:...... حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فضیلت جمعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کا وصال ہوا۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

ہم ہر جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کا میلاد مناتے ہیں کیونکہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا ہے۔

حدیث:...... سرکارِ اعظم ﷺ شبِ معراج جب براق پر تشریف رکھ کر جانے لگے تو حضرت جبریل علیہ السلام بیت اللحم پر آپ سے عرض کرتے ہیں کہ یہاں اتر کر دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت گاہ ہے۔ (بحوالہ: نسائی، طبرانی)

جب مقام ولادتِ انبیاء کی زیارت اور نماز پڑھنا سنت ہے تو پھر یومِ ولادت منانا کتنا افضل ہوگا۔

سوال نمبر 17 : صحابہ کرام علیہم الرضوان جو آپ ﷺ سے مثالی اور بے لوث محبت کرتے تھے آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام نے کبھی جشن عید میلاد النبی منایا؟

جواب:...... جی ہاں! صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی سرکارِ اعظم ﷺ کا میلاد منایا اور سرکارِ اعظم ﷺ کے سامنے منعقد کیا میرے رسول ﷺ نے منع کرنے کے بجائے خوشی کا اظہار فرمایا۔

جلیل القدر صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں قصیدہ پڑھ کر جشنِ ولادت منایا کرتے تھے۔

حدیث:...... سرکارِ اعظم ﷺ خود حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھا کرتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہوکر سرکارِ اعظم ﷺ کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں۔ سرکارِ اعظم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام)

کے ذریعہ حسان کی مدد فرمائے۔ (بحوالہ: بخاری شریف، جلد اول، صفحہ 65)

حدیث:...... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سرکارِ اعظم ﷺ کے ساتھ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گیا وہ اپنی اولاد کو حضور ﷺ کی ولادت کے واقعات سکھلا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آج کا دن ہے۔ سرکارِ اعظم ﷺ نے اس وقت فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے رحمت کا دروازہ کھول دیا اور سب فرشتے تم لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کررہے ہیں جو شخص تمہاری طرح واقعہ میلاد بیان کرے اس کو نجات ملے گی۔ (بحوالہ: رضیہ التنویر فی مولد سراج المنیر)

میلاد کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ محافل منعقد کر کے میلاد کا تذکرہ کرنا ہے جو ہم نے دو حدیثوں سے ثابت کیا ہے آپ لوگ میلاد کی نفی میں ایک حدیث لا کر دکھا دو جس میں واضح طور پر یہ لکھا ہو کہ میلاد نہ منایا جائے۔ حالانکہ کئی ایسے کام ہیں جو صحابہ کرام نے نہیں کئے مگر ہم اسے کرتے ہیں کیونکہ اس کام کے کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے لہٰذا وہ کام جائز ہیں۔

سوال نمبر 18 : رسول اللہ ﷺ کے فرامین میں جس طرح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا ذکر ملتا ہے ان سے متعلق احکامات احادیث میں پائے جاتے ہیں کیا عید میلاد النبی کا تذکرہ اور اس سے متعلق احکامات احادیث میں موجود ہیں؟

جواب:...... عید میلاد النبی ﷺ اہلِ محبت کا تہوار ہے جو نہ فرض ہے نہ واجب۔ محبت والے کاموں کو واضح بیان نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے۔

القرآن: ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ! اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری

طرف سے نشانی۔

دلیل:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ہم تک یہ سوچ منتقل ہوئی کہ جس دن خوانِ نعمت اترے اُس دن عید منائی جائے تو جس دن رحمۃ للعالمین ﷺ کی ولادت ہو وہ دن عید کیوں نہ ہو۔

حدیث شریف:...... حضرت ابوالبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جمعہ تمام ایام کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام سے زیادہ شرف ومدح کا حامل ہے اس کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید اور بقرعید سے بڑھ کر ہے اس میں خاص پانچ باتیں یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اسی دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اِسے عطا فرماتا ہے بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو اور اسی روز قیامت قائم ہوگی۔ ہر مقرب فرشتہ زمین وآسمان، ہوائیں، پہاڑ اور دریا یہ سب چیزیں قیامت کے خوف سے جمعہ کے دن سراسیمہ ہوتی ہیں۔

(بحوالہ: سنن ابن ماجہ، جلد اول باب فی فضل الجمعہ، رقم الحدیث 1132 صفحہ 313 مطبوعہ فرید بک لاہور)

جمعہ کا دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے زیادہ کیوں افضل ہے؟

حدیث شریف:...... حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فضیلت جمعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کا وصال ہوا۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی)

سرکارِ اعظم ﷺ اشارتاً فرما گئے کہ اے میرے غلامو! اب تم خود سمجھ لو کہ جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہو وہ دن عید کا دن ہو تو پھر وہ دن کتنا مقدس ہوگا جس

دن میری اس دنیا میں ولادت ہوئی۔

اب ہمیں جان لینا چاہیے کہ جس دن سرکارِ اعظم ﷺ کی ولادت ہوئی وہ دن عید الفطر، عید الاضحیٰ، جمعہ اور شبِ قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ اسی رسول ﷺ کے طفیل ہمیں تمام تہوار نصیب ہوئے۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے اپنا میلاد خود منایا پیچھے تفصیل گزر چکی ہے۔

سوال نمبر 19 : کیا رسول اللہ ﷺ کی وفات کا دن تمام اہلسنّت کے نزدیک متفقہ طور پر بارہ ربیع الاوّل نہیں ہے؟

جواب:...... یوں لگتا ہے کہ آپ نے اہلسنّت کی کوئی کتاب نہیں پڑھی اسی لئے ایسا سوال کیا ہے اہلسنّت وجماعت کے نزدیک سرکارِ اعظم ﷺ کا یوم وصال دو ربیع الاوّل ہے۔ جمہور علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کا وصال دو ربیع الاوّل کو ہوا اس لئے اکثریت کی بات مانی جائے گی۔

سوال نمبر 20 : کیا بارہ ربیع الاوّل کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دن صحابہ کرام غم سے نڈھال نہیں ہوگئے تھے؟

جواب:...... یہ بات پہلے بھی بیان کی گئی کہ سرکارِ اعظم ﷺ کے وصال کی تاریخ دو ربیع الاوّل ہے پھر آپ یہ سوال کریں گے کہ مہینہ تو ربیع الاوّل کا ہی تھا پھر کیوں سوگ نہیں مناتے جشن مناتے ہو۔ اسلام میں سوگ یا غم صرف تین روز کا ہے۔

حدیث:...... ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم کسی وفات یافتہ پر تین روز کے بعد غم نہ منائیں مگر شوہر پر چار ماہ دس دن تک بیوی غم منائے گی۔

(بحوالہ: بخاری جلد اوّل صفحہ 804، مسلم جلد اول صفحہ 486)

سرکارِ اعظم ﷺ کے وصال کا غم صحابہ کرام نے تین دن منایا اب چودہ سو سال

کے بعد کونسا غم ہے؟ اور یہ بھی بتا دیجئے کہ کونسی حدیث سے غم منانا ثابت ہے میلاد تو حدیث سے ثابت ہے۔

نبی کے وصال کا غم منانے کا حکم ہوتا تو سرکارِ اعظم ﷺ ہر جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کا یوم ولادت منانے کے بجائے یوم سوگ منانے کا حکم دیتے۔

الحمدللہ! قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ انبیاء کرام، شہداء اور صالحین اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ جب سرکارِ اعظم ﷺ حیات ہیں تو پھر غم کیسا؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان غم سے اس لئے نڈھال ہوئے تھے کہ سرکارِ اعظم ﷺ سے جُدائی ہوئی تھی نہ کہ وفات کی وجہ سے کیونکہ میرے سرکارِ اعظم ﷺ کا ارشاد ہے:

حدیث:......سرکارِ اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری حیات میں بھی تمہارے لئے بھلائی اور میرے وصال میں بھی تمہارے لئے بھلائی اور میں تم میں موجود ہوں تمہاری رہنمائی کرتا ہوں یہ تمہارے لئے بھلائی ہے اور میں وصال کے بعد تمہارے لئے بخشش مانگتا رہوں گا یہ بھی تمہارے لئے بھلائی ہے۔

سوال نمبر 21 : کیا تیس، پینتیس سال پہلے ہمارے بھائی بارہ ربیع الاول کو عید میلاد النبی کے بجائے بارہ وفات قرار نہیں دیتے تھے؟

جواب:......ہم نے تو صرف چند بوڑھے لوگوں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ بارہ وفات ہے جہاں تک احادیث کا تعلق ہے اس میں صاحبِ مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ میں باب باندھا، امام ترمذی علیہ الرحمہ نے جامع ترمذی میں باب باندھا اور اس باب کا نام میلاد النبی ﷺ رکھا اور اس میں حضور ﷺ کی ولادت کا تذکرہ کیا۔

سعودی عرب کے کلینڈر میں ربیع الاوّل کے مہینے کی جگہ میلادی لکھا ہوا ہے۔

سینکڑوں محدثین نے کتابیں تحریر کیں سب نے میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے لکھا۔

آشاس تعلیمی نصاب میں بھی کوئی بارہ وفات کا باب نہیں ہے بلکہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کا باب ہے۔

اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ چند بوڑھے لوگوں کی بات مانی جائے گی یا محدثین کی بات مانی جائے گی۔

سوال نمبر 22 : کیا ایسا کوئی عمل جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اسوہ سے ثابت نہیں ہے کرنا دین میں اضافہ اور بدعت نہیں ہے؟

جواب:......ہم نے میلاد کو سنت سے ثابت کردیا ہے اب بدعت سے متعلق جواب دیتے ہیں۔

بدعت کی تعریف:......بدعت کے لغوی معنیٰ ہر وہ چیز جس کی پہلے سے مثال نہ ہو اور شریعت مطہرہ میں جس کو کل بدعۃ ضلالۃ کہا گیا ہے اس سے مُراد ہر وہ کام جو قرآن وحدیث کے مخالف ہو اور جو فعل قرآن وحدیث کے مخالف نہ ہو، اس کے متعلق حضور ﷺ نے اچھے ہونے کی خبر دی ہے۔

مثلاً حضور ﷺ کے ظاہری زمانے میں مسجدیں مکان کی مانند تھیں۔ مسجدوں میں محرابیں بلند نہیں ہوتی تھیں، گنبد و مینار نہ ہوتے تھے، قرآن پر زبر، زیر، پیش نہ ہوتے تھے ان تمام باتوں کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کام حضور ﷺ کے ظاہری زمانے میں نہ تھے صحابہ کرام کے دور میں نہ تھے پھر کیسے جائز ہوگئے؟ تو یہی جواب آئے گا کہ یہ دین کے کام ہیں اس لئے جائز ہیں اس طرح یوم ولادت میں کیا ہوتا ہے تلاوت ہوتی ہے، نعتیں پڑھی جاتی ہیں، سیرت بیان کی جاتی ہے، صدقہ وخیرات کئے جاتے ہیں چراغاں کیا جاتا ہے پھر دین کی بات کیسے بدعت ہوسکتی ہے۔

اب حدیث سنیئے۔

حدیث:......سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دین میں کوئی اچھا طریقہ نکالا

اس کے لئے ثواب ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی۔

(بحوالہ: مسلم شریف، تیسری جلد، صفحہ 718)

اگر آپ اب بھی نہ مانیں گے تو خود بھی پھنس جائیں گے کیونکہ سرکارِ اعظم ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں وہ کام بھی نہیں ہوتے تھے جو آپ کر رہے ہیں۔

مثلاً قرآن وحدیث کانفرنس، اہلحدیث کانفرنس، جہاد فی سبیل اللہ کانفرنس، ان جلسوں کی تاریخ اور دن مقرر کرنا، درس نظامی میں کتابیں اور استادوں کی تنخواہیں مقرر کرنا یہ سب اُس دور میں نہ تھا؟

آج آپ جو دیوبندی کہلاتے ہیں صحابہ کرامؓ کبھی دیوبندی نہیں کہلاتے تھے، آج آپ جو اہلحدیث کہلاتے ہیں صحابہ کرام کبھی اہلحدیث نہیں کہلاتے تھے وہ مسلمان کہلاتے ہیں، آپ اپنے نام کے ساتھ سلفی لکھتے ہیں صحابہ کرام نے تو کبھی سلفی نہیں لکھا، تمہاری بلند محرابوں، میناروں والی مسجدیں صحابہ کرام کے دور میں کہاں تھیں لہٰذا اب بھی مان جاؤ ورنہ مذہب نہیں بچا سکو گے۔

سوال نمبر 23 : کیا رحمت کائنات ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عظیم نعمت عطا فرمائی ہے اس نعمت پر اللہ کی شکر گزاری کرنے کا طریقہ اس رسول کے اسوہ کو اور اس کی لائی ہوئی شریعت کو اختیار کرنا نہیں ہے؟

جواب:...... میلاد منانا ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت رسول ﷺ کا شکر ادا کرتے ہیں، ذکر رسول ﷺ کر کے محفلیں منعقد کر کے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا چرچہ کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نعمت ہیں اس نعمت کا ذکر کرتے ہیں، نئے کپڑے پہن کر، چراغاں کر کے صدقہ وخیرات کر کے اللہ تعالیٰ کی نعمت پر خوشی

مناتے ہیں۔ اس کا حکم قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

(سورۂ یونس، آیت 58 پارہ 11)

سوال نمبر 24 : کیا رحمت عالم ﷺ سے محبت کا سب سے بڑا ثبوت زندگی گزارنے کے لئے آپ کے طریقوں پر چلنا نہیں ہے؟

جواب:...... سرکارِ اعظم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا واقعی میں محبت کی بنیاد ہے مگر یاد رہے جس سے محبت ہو اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہونی چاہیے میلاد سے عداوت رکھ کر سنتوں پر عمل کرنا یہ سچی محبت نہیں ہے عیب والی محبت ہے۔

سوال نمبر 25 : جو رسول ہمیں راستے میں کانٹوں یا پتھروں کی صورت میں بڑی رکاوٹوں کو ہٹانے کی تعلیم دے کر گئے ہوں آپ کا نام لے کر جلوس نکال کر روڈ بلاک کرنا یہ ان کی تعلیم کے خلاف نہیں ہے؟

جواب:...... میلاد کے جلوس کو آپ تکلیف دینے کا باعث کہتے ہو میلاد کا جلوس سال میں ایک دن نکالا جاتا ہے وہ بھی چھٹی کا دن ہوتا ہے آمدِ رسول ﷺ کا جلوس تو صحابہ کرام سے بھی ثابت ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب سرکارِ اعظم ﷺ کی مدینہ میں آمد ہوئی تو صحابہ کرام نے جلوس نکالا اور مرحبا کی صدائیں لگائیں۔

جہاں تک دوسرے لوگوں کی بات تو ہزاروں لوگ ہر دوسرے تیسرے ہفتے شہیدوں کی غائبانہ نمازِ جنازہ میں روڈ بلاک کرتے ہیں، چودہ اگست کے دن ملک بھر سے استحکامِ پاکستان کے نام سے ریلیاں نکالتے ہیں کیا اس وقت تعلیماتِ رسالت کا

خیال نہیں آتا؟

سوال نمبر 26 : جو نبی ﷺ بہتے دریا سے وضو کرنے والوں کو بھی پانی کے اسراف سے بچنے کی تعلیم دے کر گئے، آپ کا نام لے کر وسائل کا اسراف کہ اگر اس خرچ کو جمع کیا جائے تو ہزاروں بیروزگاروں کو کاروبار کرایا جاسکتا ہے، جائز ہے؟

جواب:...... سرکارِ اعظم ﷺ کی ذات اور آپ کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ جس قدر چراغاں کیا جائے کم ہے جہاں تک اسراف کا تعلق ہے تو یاد رکھئے جو کام کسی نیک مقصد کے لئے کیا جائے وہ اسراف نہیں ہوتا۔

مثلاً کچھ لوگ اپنے جلسوں میں سینکڑوں ٹیوب لائٹیں لگاتے ہیں صرف 5 یا 10 ٹیوب لائٹوں سے بھی کام ہوسکتا ہے، چار کروڑ کی مسجدیں بناتے ہیں مسجد تو دو کروڑ میں بھی بن سکتی ہے مگر جواب یہی آئے گا کہ نیک مقصد ہے جب اُن لوگوں کا نیک مقصد ہے تو ہمارا بھی نیک مقصد ہے۔

پوری دنیا کے یتیم، مسکین، بے روزگار اور ناداروں کا خیال کیا صرف ربیع الاوّل کے مہینے میں ہی آتا ہے کبھی سالانہ اجتماع میں بھی غریبوں اور بے روزگاروں کو یاد کرلیا کرو تا کہ میلاد سے عداوت ثابت نہ ہو۔

سوال نمبر 27 : کیا سالگرہ منانا یہود ونصاریٰ کی رسم نہیں ہے جن کی مخالفت کا اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے؟

جواب:...... ہم یومِ ولادت مناتے ہیں یومِ ولادت منانا یہود ونصاریٰ کی رسم نہیں ہے بلکہ خود حضور ﷺ ہر پیر کو اپنا یوم ولادت مناتے تھے، ابوداؤد کی حدیث جو پیچھے

گزری اس میں خود حضور ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کا یوم ولادت منایا اور اسے دو عیدوں سے افضل قرار دیا اس پر دلائل پیچھے گزر چکے ہیں۔

سوال نمبر 28 : کیا چراغاں کرنا اور جلوس نکالنا ہندو دھرم کی عبادتیں نہیں ہیں؟

جواب:...... چراغاں کرنا اگر ہندو دھرم کی عبادت ہے تو پھر فتویٰ لگانے والے اپنے گھروں کو نہیں بچاسکیں گے کیونکہ مذہبی جلسوں، کانفرنسوں، افطار پارٹیوں، سالانہ اجتماع اور جہاد کانفرنسوں میں بھرپور چراغاں ہوتا ہے پھر تو یہ بھی ہندو دھرم کا حصّہ کہلائے گا۔

الحدیث:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضور ﷺ (مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں ایک قبیلے میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس قبیلے کا نام بنو عمرو بن عوف تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں چودہ دن قیام کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے بنونجار کے سرکردہ افراد کو (ان کے ہاں منتقل ہونے کا) پیغام بھجوایا۔ اُنہوں نے (آپ ﷺ کے استقبال کے وقت) اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے حضور اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنونجار کے سرکردہ افراد آپ ﷺ کے آس پاس چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹھہر گئے۔

(بحوالہ: مسلم شریف، جلد اول، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، رقم الحدیث 1075 صفحہ 417 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:...... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک سے

واپسی کے وقت حضور اکرم ﷺ کے استقبال کے لئے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا۔

(بحوالہ: بخاری شریف جلد دوم، کتاب المغازی، رقم الحدیث 1563 صفحہ 744 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:...... مورق عجلی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ نے فرمایا جب حضور ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو لوگ (صحابہ کرام) ہمیں استقبال کے لئے لے جاتے جو استقبال کرنے والوں میں سب سے آگے ہوتا، آپ ﷺ اسے اپنے آگے بٹھا لیتے۔ پس میرے ساتھ استقبال کیا گیا تو مجھے اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر حسن وحسین رضی اللہ عنہم نے استقبال کیا تو اُنہیں اپنے پیچھے بٹھالیا پس ہم مدینہ منورہ میں اِسی طرح داخل ہوئے۔

(بحوالہ: ابوداؤد جلد دوم، کتاب الجہاد، رقم الحدیث 794 صفحہ 300 مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ آمد کے موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جلوس کی شکل میں پہنچ کر حضور ﷺ کا استقبال فرمایا لہٰذا معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کی آمد کے موقع پر جلوس نکالنا صحابہ کرام کی سنّت ہے۔ جب حضور ﷺ کی مکہ سے مدینہ آمد ہو تو جلوس نکالنا جائز ہے تو پھر اس دنیا میں حضور ﷺ کی آمد ہو تو جلوس نکالنا ناجائز کیسے ہوسکتا ہے؟

سوال نمبر 29 : کیا چراغاں اور پھر چوری کی بجلی سے کرنا جائز ہے؟

جواب:...... دلیل نمبر 1: الحمدللہ پاکستان کے قانون میں چودہ اگست اور بارہ ربیع الاوّل دونوں تہواروں میں چراغاں کرنے کی مکمل اجازت ہے۔

دلیل نمبر 2: چوری وہ ہوتی ہے جو چھپ کر کی جائے یہاں تو کھلے عام لائٹیں لگائی جاتی ہیں۔

دلیل نمبر 3: میلاد کے چراغاں پر فتویٰ لگانے والے اپنے گریبان میں جھانکیں کیونکہ

وہ خود اپنے جلسوں، کانفرنسوں اور اجتماعات میں جو چراغاں کرتے ہیں اس بجلی کا بل کیا وہ اپنی جیب سے بھرتے ہیں میلاد پر چراغاں کی حکومتِ پاکستان کی طرف سے اجازت ہے اِن لوگوں کو اجتماعات میں چراغاں کی اجازت کس نے دی کیونکہ حکومت صِرف جلسہ کرنے کی اجازت دیتی ہے چراغاں کی نہیں میلاد سے عداوت میں اپنے گھر کی خبر لینا بھول گئے۔

سوال نمبر 30 : کیا اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنا جائز ہے؟

جواب:...... درود وسلام ہر جگہ ہر وقت ہر گھڑی پڑھنا جائز ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

القرآن:...... **اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○**

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔ (سورۂ احزاب، آیت 56 پارہ 22 ترجمہ البیان)

اس آیت میں کسی وقت کسی جگہ کو معیّن نہیں کیا گیا بلکہ مطلق ارشاد ہے کہ خوب درود وسلام پڑھو پھر اذان سے پہلے پڑھنے پر اعتراض کیوں؟

حدیث شریف:...... حضرت عروہ بن زبیر ؓ نے بنی نجار کی ایک عورت سے روایت کیا اس نے کہا کہ میرا گھر مسجد نبوی کے گرد طویل ترین گھر تھا۔ حضرت بلال ؓ میرے گھر کی چھت پر فجر کی اذان دیتے تھے، پس آپ سحر کے وقت آجاتے، چھت پر بیٹھ کر طلوعِ صبح صادق کو دیکھتے رہتے پس جب آپ دیکھتے کہ صبحِ صادق کی روشنی پھیل گئی ہے تو پھر یہ پڑھتے "**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ**" ترجمہ: "اے اللہ تعالیٰ! میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں اس بات پر کہ قریش تیرے دین کو قائم کریں۔" پھر اذان

دیتے۔ انصاری عورت نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی قسم! میں نہیں جانتی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک رات بھی یہ کلمات چھوڑے ہوں۔ (بحوالہ: سنن ابی داؤد، جلد اوّل، صفحہ 77)

حضرت امام حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

(الدرایہ صفحہ 120)

کتاب تنویر الحوالک میں تو ان کلمات کے ساتھ سرکارِ اعظم ﷺ پر سلام پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔

اگر اذان سے پہلے کچھ پڑھنا یا درود وسلام پڑھنے سے اذان میں اضافہ ہوجاتا ہے اور اذان دعوتِ ناقص واقع ہوتی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا کہا جائے گا؟

انصاری عورت کہتی ہے کہ میرے علم کے مطابق اُنہوں نے کبھی اذان سے پہلے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو اَللّٰھُمَّ سے شروع سمجھا جائے گا؟

رفتہ رفتہ اذان سے پہلے دعا کا سلسلہ چلتا رہا بالآخر سلطان ناصر صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ نے 781ھ میں اذان سے قبل درود وسلام کی ابتداء کروائی حضرت امام سخاوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب القول البدیع صفحہ 192 پر فرماتے ہیں کہ حضرت صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ کے دور میں اذان سے پہلے ''الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' پڑھتے تھے۔

سوال نمبر 31 : کن محدّثین نے اذان سے قبل درود وسلام کو جائز لکھا ہے؟

جواب:...... اس اُمّت کے چار بڑے محدثین جن کو تمام مسلمان مانتے ہیں اُنہوں نے اذان سے قبل درود وسلام کو جائز لکھا ہے۔

1)...... حضرت امام شُعرانی علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف کشف الغمۃ میں جائز لکھا۔

2)...... حضرت امام حجر شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ کبریٰ میں جائز لکھا۔

3)...... امام مُلّا علی قاری علیہ الرحمہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقات میں جائز لکھا۔

4)...... حضرت امام شامی علیہ الرحمہ نے فتاویٰ شامی میں اذان سے پہلے اور اذان کے بعد اور اقامت سے پہلے درود وسلام پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔

اذان سے قبل درود وسلام پڑھنے کو بدعت کہنے والے کوئی ایک محدّث کا حوالہ بھی نہیں لا سکے۔

سوال نمبر 32 : کیا اذان کے بعد درود وسلام پڑھنا جائز ہے؟

جواب:...... جی ہاں اذان کے بعد درود وسلام پڑھنا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

الحدیث:...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بے شک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔

(بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم، ابواب المناقب، رقم الحدیث 1549 صفحہ 669 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

اس حدیث شریف میں واضح طور پر حکم دیا گیا ہے کہ اذان کے بعد درود وسلام پڑھو۔

سوال نمبر 33 : اذان میں یا اذان کے علاوہ نامِ محمد ﷺ پر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیسا ہے؟

جواب:......سرکارِ اعظم ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمد ﷺ سُن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔

الحدیث:......حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اذان میں آپ کا نام سُن کر اپنے انگوٹھوں کو (چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا، "قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" "یارسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں" جب اذان ختم ہوئی تو سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر! جو تمہاری طرح میرا نام سُن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا وہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام نئے، پرانے، ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا۔

(تفسیر روح البیان، جلد چہارم، صفحہ 648)

الحدیث:......حضرت بلال ؓ نے اذان کہی اذان دیتے ہوئے جب اشھد ان محمداً پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا یہ دیکھ کر سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میرے صدیق (ؓ) کی طرح کرے تو میں (ﷺ) کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (بحوالہ: موضاعاتِ کبیر، مقاصد حسنہ صفحہ 384)

سوال نمبر 34 : انگوٹھے چومنے والی صدیقِ اکبر ؓ والی حدیث ضعیف ہے؟

جواب:......اس کا جواب خود امام مُلّا علی قاری علیہ الرحمہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اس حدیث کا رفع صدیقِ اکبر ؓ تک ثابت ہے تو عمل کے لئے کافی ہے۔

(از: موضوعاتِ کبیر)

سوال نمبر 35 : کیا فقہ حنفی کی معتبر کُتب میں انگوٹھے چومنے کا ثبوت ملتا ہے؟

جواب:......فقہ حنفی کی معتبر کتب کے نام یہ ہیں جس میں انگوٹھے چومنے کو جائز اور مستحب لکھا ہے۔

1)......شرح نقایہ 2)......ردالمحتار شرح درمختار، جلد اوّل، باب الاذان صفحہ 267

3)......طحطاوی علی مراقی الفلاح۔

معلوم ہوا کہ نامِ محمد ﷺ پر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز اور مستحب ہے منع کرنے والوں کا قول غلط ہے۔

سوال نمبر 36 : کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا دینِ اسلام میں کیسا ہے؟

جواب:......کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا سرکارِ اعظم ﷺ کی تعظیم اور ادب ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے میرے محبوب ﷺ کی تعظیم کرو۔

القرآن:......وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ (سورۃ الصّٰفّٰت، آیت 1 پارہ 23)

ترجمہ: قسم صف بستہ جماعتوں کی کہ صف باندھیں۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اُن فرشتوں کا ذکر ہے جو سرکارِ اعظم ﷺ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔

الحدیث:......جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کے جسمِ اطہر کو کفنا کر تخت پر لٹا دیا گیا تو اُس موقع پر حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل علیہم السّلام نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ (کھڑے ہو کر) صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ (بحوالہ: بیہقی، حاکم، طبرانی شریف)

دلیل:......ہر مسلمان مرد، عورت اور بچیوں نے باری باری کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ (مدارج النبوت، جلد دوم صفحہ 440)

دلیل:......برصغیر کے معروف محدث محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں محفلِ میلاد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں میرا یہ عمل شاندار ہے۔

(اخبار الاخیار، صفحہ 624)

دلیل:......حضرت امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ کی محفل میں کسی نے یہ شعر پڑھا "بیشک

عزت وشرف والے لوگ سرکارِ اعظم ﷺ کا ذکر سُن کر کھڑے ہو جاتے ہیں''۔ یہ سُن کر حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ اور تمام علماء و مشائخ کھڑے ہو گئے اس وقت بہت سُرور اور سکون حاصل ہوا۔ (سیرتِ حلبیہ، جلد اوّل صفحہ 80)

معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا سرکارِ اعظم ﷺ کی تعظیم و ادب ہے جو کہ جائز اور سُنّتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے۔

سوال نمبر 37 : نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو امام اور مقتدی کب کھڑے ہوں؟

جواب:...... نماز کے لئے جب اقامت کہی جائے تو امام اور مقتدی حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں۔

الحدیث:...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اُس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ (بحوالہ: بخاری جلد اوّل، باب الاقامت)

اس سے معلوم ہوا کہ جب اقامت کہی جاتی تو سرکارِ اعظم ﷺ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لاتے جیسے جیسے صفوں میں پہنچتے صحابہ کرام علیہم الرضوان کھڑے ہوتے جاتے۔

دلیل:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہتا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

(بحوالہ: نووی شرح مُسلم شریف علی حدیث ابی قتادہ)

دلیل:...... امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا لوگ صف میں اس وقت کھڑے ہوں جب (مکبّر) حی علی الصلوٰۃ کہے اور جب قد قامت الصلوٰۃ کہے۔

(عینی شرح بخاری، علی حدیث ابی قتادہ جلد دوم)

دلیل:...... امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی اور اہلِ کوفہ کا اس پر عمل رہا کہ (مکبّر)

جب حی علی الصلوٰۃ کہتا وہ کھڑے ہوتے اور جب قد قامت الصلوٰۃ کہتا۔

(نووی شرح مُسلم، جلد اول علی حدیث ابی قتادہ)

دلیل:...... بعض حضرات نے کہا کہ جب امام مسجد میں ہو اور اقامت کہی جائے تو قد قامت الصلوٰۃ پر لوگ کھڑے ہوں یہی صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول تھا اور یہی حضرت ابنِ مبارک علیہ الرحمہ کا قول ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اوّل)

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے تو کھڑا ہونا شروع ہو جائے تاکہ قد قامت الصلوٰۃ تک مکمل کھڑا ہو جائے اس طرح دونوں اقوال پر عمل ہو جائے گا۔

مسئلہ:...... جب اقامت ہو رہی ہو اور آدمی اگر مسجد میں داخل ہو تو اسے کھڑا ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے یعنی بیٹھ جائے۔ (از کتاب: عالمگیری)

سوال نمبر 38 : کیا سرکارِ اعظم ﷺ، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کرام کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب:...... جائز ہے۔

القرآن:...... يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ .

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

(سورہ مائدہ، آیت 35 پارہ 6)

فائدہ:...... مذکورہ آیت میں وسیلہ سے مُراد محبوبانِ خدا ہیں جن لوگوں نے اس کا انکار کر کے صرف اعمالِ صالحہ مراد لئے ہیں اُن کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے محقق شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا قول کافی ہے، آپ نے اس آیت سے استدلال کیا

اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مُراد لیا جائے اس لئے کہ خطاب اہلِ ایمان سے ہے چنانچہ **یا ایھا الذین امنوا** اس پر دلیل ہے اور عملِ صالح بھی مُراد نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ تقویٰ میں داخل ہے اس واسطے کہ تقویٰ عبادت ہے امتثالِ اوامر اور اجتناب نواہی سے اس واسطے کہ قاعدہ عطف کا مغائرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا متقضی ہے اور اسی طرح جہاد بھی مُراد نہیں ہوسکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل ہے۔

(حاشیہ ”القول الجمیل“ از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ)

القرآن:...... وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج

(سورہ بقرہ، آیت 89 پارہ 1)

ترجمہ: اور اس سے پہلے وہ اس نبی (ﷺ) کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

تفسیر:...... تفسیرِ خازن میں ہے کہ یہود سرکارِ اعظم ﷺ کے دنیا میں آنے سے قبل برکت اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے کفار یعنی مشرکینِ عرب پر فتح ونصرت مانگتے تھے جب انہیں مشکل پیش آتی تو یہ دعا کرتے یارب جل جلالہٗ ہماری مدد فرما۔ اس نبی ﷺ کا صدقہ جو آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے جن کے صفات ہم تورات میں پاتے ہیں یہ دعا مانگتے تھے اور کامیاب ہوتے تھے۔ (تفسیر خازن)

تفسیر:...... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں کہ یہودی قرآن مجید کے نازل ہونے سے پہلے سرکارِ اعظم ﷺ کی نبوت اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر آپ کی فضیلت کے معترف ومقر تھے اس لئے جنگ اور اپنی شکست کے خوف کے وقت اللہ تعالیٰ سے سرکارِ اعظم ﷺ کے نام کے ساتھ فتح ونصرت طلب کرتے تھے اور جانتے تھے کہ آپ ﷺ کا نامِ پاک اس قدر برکت رکھتا ہے کہ اس کے ذکر وتوسل سے فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے۔

الحدیث:...... حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص سرکارِ اعظم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کرکے یہ دعا مانگو ”اے اللہ! میں تیرے نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب جل جلالہٗ کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہوجائے۔ یا اللہ جل جلالہٗ! تو میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

(بحوالہ: ترمذی شریف جلد اول، ابواب الدعوات، رقم الحدیث 1504 صفحہ 653 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث:...... حضرت جُبیر بن نفیر حضرمی رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے لئے ضعیف لوگوں کو تلاش کرو تم روزی دیئے جاتے اور مدد کئے جاتے ہو تو ضعیف لوگوں کے وسیلے سے۔

(بحوالہ: ابوداؤد شریف جلد دوم، کتاب الجہاد، رقم الحدیث 307، صفحہ 307 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب لوگ قحط سالی میں مُبتلا ہوتے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے چچا) کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اے اللہ تعالیٰ! تیری بارگاہ میں ہم اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیا کرتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کے چچا جان کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہم پر بارانِ رحمت نازل فرما، فرماتے ہیں ان پر بارش برس پڑی۔

(بحوالہ: بخاری شریف جلد اول، کتاب الاستسقاء، رقم الحدیث 953 صفحہ 425 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:...... بخاری شریف میں ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو فتح ملتی

ہے اور روزی دی جاتی ہے بزرگوں، فقیروں کے وسیلے سے۔

(بحوالہ: مشکوٰۃ شریف، باب الفقراء)

معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا کا وسیلہ پکڑنا یہ حکمِ سرکارِ اعظم ﷺ ہے یاد رکھیئے اللہ تعالیٰ وسیلہ کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لئے ہم وسیلے کے محتاج ہیں۔

سوال نمبر 39 : اہل اللہ کی نذر و نیاز کرنا قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کریں اور ”ما اھل بہ لغیر اللّٰہ“ کی تشریح کیجئے؟

جواب: ......نذر و نیاز کو حرام کہنے والے یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

القرآن: ......اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۝ (سورۂ بقرہ، رکوع 5، پارہ 2، آیت 173)

ترجمہ: درحقیقت (ہم نے) تم پر حرام کیا مردار اور خون سور کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) پکارا گیا ہو۔

القرآن: ...... حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۝ (سورۂ مائدہ، رکوع 5، پارہ 6، آیت 3)

ترجمہ: حرام کر دیا گیا تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔

ان آیات میں ”ما اھل بہ لغیر اللّٰہ“ سے کیا مراد ہے:

1)......تفسیر وسیط علامہ واحدی میں ہے کہ ”ما اھل بہ لغیر اللّٰہ“ کا مطلب یہ ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

2)......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنے ترجمان القرآن میں ”ما اھل بہ لغیر اللّٰہ“ سے مراد لکھا ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

3)......تفسیر روح البیان میں علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ نے ”ما اھل بہ لغیر اللّٰہ“ سے مراد یہی لیا ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

4)......تفسیر بیضاوی پارہ 2 رکوع نمبر 5 میں ہے کہ ”وما اھل بہ لغیر اللّٰہ“ کے معنیٰ یہ ہیں کہ جانور کے ذبح کے وقت بجائے خدا کے بُت کا نام لیا جائے۔

5)......تفسیر جلالین میں ”ما اھل بہ لغیر اللّٰہ“ کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ بلند آواز سے بتوں کا نام لے کر وہ حرام کیا گیا۔

اِن تمام معتبر تفاسیر کی روشنی میں واضح ہوگیا کہ یہ تمام آیتیں بتوں کے رَدّ میں نازل ہوئی ہیں لہٰذا اسے مسلمانوں پر چسپاں کرنا کُھلی گمراہی ہے۔

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا:

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق و مالک جانتے ہیں اور جانور ذبح کرنے سے پہلے **”بسم اللہ اللہ اکبر“** پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں پھر کھانا پکوا کر اللہ تعالیٰ کے ولی کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے لہٰذا اس میں کوئی شرک والی بات نہیں بلکہ اچھا اور جائز عمل ہے۔

ایصالِ ثواب کے لئے بزرگوں کی طرف منسوب کرنا:

الحدیث: ......ترجمہ: سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔ کیا میں ان کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کیجئے، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”پانی پلانا“۔ تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔ (بحوالہ: سُنن نسائی جلد دوم، رقم الحدیث 3698 صفحہ 577 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث: ......ترجمہ: محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل ابو سلمہ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو مینڈھے خریدتے جو موٹے تازے سینگوں دار کالے اور سیاہ رنگ دار ہوتے۔ ایک اپنی اُمّت کی جانب سے ذبح کرتے جو بھی اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہو اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا قائل ہو اور دوسرا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی جانب سے ذبح فرماتے۔ (بحوالہ: سُنن ابن ماجہ جلد دوم، ابواب الاضاحی، باب اضاحی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث 907 صفحہ 263 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث:......سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کی ٹانگیں، پشت اور آنکھیں سیاہ ہوں، اسے پیش کیا گیا تا کہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اے عائشہ! چھری لاؤ، پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے چھری پکڑی، مینڈھے کو پکڑ کر اسے لٹایا اور پھر اسے ذبح کر دیا اور پڑھا بسم اللہ! (پھر دعا کی) اے اللہ! محمد ﷺ آل محمد ﷺ، اور محمد ﷺ کی اُمّت کی جانب سے اسے قبول کر! (سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کی قربانی کردی۔ (بحوالہ: مسلم شریف جلد دوم، کتاب الاضاحی، رقم الحدیث 4976 صفحہ 814 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:......ترجمہ: حنش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی ؓ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا، یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ (ارشاد عالی کے تحت) ایک قربانی میں حضور ﷺ کی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔

(بحوالہ: ابوداؤد جلد دوم، کتاب الاضحایا، رقم الحدیث 1017 صفحہ 391 مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ:......ایصال ثواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو بزرگانِ دین کے لئے کیا

جاتا ہے دوسرا جو عام مسلمانوں کے لئے کیا جائے کہ دعاؤں اور ایصال ثواب کے ذریعے ان کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور ان کی اخروی زندگی سنور جائے۔ جب کہ بزرگانِ دین کے لئے ایصال ثواب کرنے کا یہ مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس بزرگ سے اپنی نسبت ثابت کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرح اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ کوئی دعا اور ایصال ثواب کر کے ان کی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرے۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت علی ؓ کو قربانی کی وصیت کرنا اور حضرت علی ؓ کا نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرنا ایصال ثواب کی اسی پہلی قسم سے ہے۔

بعض حضرات جن کے دل مقربین بارگاہ الٰہیہ کی کدورت سے بھرے رہتے ہیں، وہ کہا کرتے ہیں کہ بزرگوں کے لئے ایصال ثواب کرنے والے ان کو ''اربابا من دون اللہ'' بنائے بیٹھے ہیں۔ ورنہ بزرگوں کو تو ثواب کی ضرورت نہیں اور یہ آئے دن بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایصال ثواب کے پردے میں بزرگوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ ایسی ذہنیت رکھنے والے خارجیت زدہ حضرات کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کیوں فرمائی تھی؟

الحدیث:......ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر ؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے مینڈھے کے لئے حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضا سیاہ ہوں۔ پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! چھری تو لاؤ، پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لینا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! اسے قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے آل محمد ﷺ کی طرف سے اور اُمّت محمد ﷺ کی طرف سے پھر اس کی قربانی

پیش کردی۔ (بحوالہ: ابوداؤد جلد دوم، کتاب الاضحایا، رقم الحدیث 1019 صفحہ 392 مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ کے جانور کو ذبح کرتے وقت بھی آل محمد ﷺ کی جانب منسوب فرمادیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتے۔ معلوم ہوا جو جانور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو ثواب میں شریک کرنے یا ایصالِ ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کردینے سے یا "**ماھل بہ لغیر اللّٰہ**" میں شمار نہیں ہوتا۔ جو جانور بزرگوں کی جانب منسوب کیا جائے کہ ان کے لئے ایصال ثواب کرنا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو اسے حرام اور مردار ٹھہرانے والے شریعت مطہرہ پر ظلم کرتے اور بزرگوں سے دشمنی رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الغرض کہ نام نذر و نیاز کا ہے مگر درحقیقت ایصالِ ثواب ہی بنیاد ہے لہٰذا بدگمان لوگ اپنی بدگمانی دور کریں اور شریعت مطہرہ کو سمجھیں کیونکہ یہی اسلامی عقیدہ ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے فتاویٰ کی جلد اوّل کے صفحہ نمبر 71 پر فرماتے ہیں کہ نیاز کا وہ کھانا جس کا ثواب حضرت امام حسن و حسین ؓ کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ، قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے تو وہ کھانا برکت والا ہو جاتا ہے اور اس کا تناول کرنا بہت اچھا ہے۔

سوال نمبر 40 : ایصالِ ثواب کی کیا تعریف ہے؟

جواب:...... ایصالِ ثواب کا معنیٰ ہے ثواب پہنچانا۔ ایک زندہ شخص دوسرے زندہ شخص کو کھانا کھلا سکتا ہے، پانی پلا سکتا ہے، کپڑا پہنا سکتا ہے، ثواب ایصال کرسکتا ہے اور ہر قسم کا فائدہ پہنچا سکتا ہے اسی طرح انسان کے مرنے کے بعد بھی ایک مسلمان نیکی

کرکے اس کا ثواب اپنے مرحومین کو پہنچا سکتا ہے اگر مرحوم گنہگار ہے تو یہ ثواب اس کے گناہوں کو مٹانے والا ہوگا اور اگر مرحوم نیک تھا تو یہ ثواب اس کے لئے درجات میں بلندی کا ذریعہ بنے گا۔

سوال نمبر 41 : ایصالِ ثواب کرنا کیا میّت کو پہنچتا ہے؟

جواب:...... میت کو ایصالِ ثواب ضرور پہنچتا ہے بلکہ احادیث میں سرکارِ اعظم ﷺ نے خود ایصالِ ثواب کی تلقین فرمائی۔

الحدیث:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان دار آدمی مرنے کے بعد اپنے اعمال اور حسنات کو پاتا ہے خواہ کوئی علم ہو جو دوسروں کو پڑھایا ہو، پھیلایا ہو یا فرزندِ صالح جو اس نے پیچھے چھوڑا ہو۔ یا قرآن مجید جو کسی دوسرے کے مِلک کردیا ہو۔ یا مسجد جس کو اس نے تعمیر کیا ہو۔ یا کوئی مہمان سرا جو مسافروں کے لئے تعمیر کیا ہو۔ یا نہر جو اس نے جاری کی ہو۔ یا صدقہ جو اس نے اپنے مال سے اپنی صحت کی حالت میں فی سبیل اللہ نکالا ہو۔ (بحوالہ: ابن ماجہ)

الحدیث:...... حضرت معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مُردوں (مرحومین) پر سورۂ یٰسین شریف پڑھا کرو۔ (ابوداؤد شریف)

الحدیث:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندے کے درجے جنت میں بلند کرتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار ﷻ! یہ درجے کیوں کر بلند ہوئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے کے تیرے لئے استغفار کرنے کے سبب سے۔ (بحوالہ: احمد)

معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کرنے نہ صرف میّت کو ثواب پہنچتا بلکہ اس کے درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 42 : سوئم اور چہلم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:...... سوئم اور چہلم مرحوم کے لئے ایصالِ ثواب کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآنِ مجید کی تلاوت اور خیرات وغیرہ کا سلسلہ تو میّت کے انتقال کے وقت سے ہی شروع ہو جاتا ہے لیکن چونکہ شرعاً تعزیت کا وقت تین دن ہے اس لئے تعزیت کے آخری دن لوگ زیادہ تعداد میں جمع ہو کر تلاوتِ قرآن مجید، کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر میّت کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

دلیل:...... جب کوئی مسلمان وفات پاتا ہے تو اسے شروع کے دنوں میں ایصالِ ثواب کی زیادہ حاجت ہوتی ہے اس لئے برصغیر کے محدّث تیرھویں صدی کے مجدّد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میت کے انتقال کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے۔ جمعہ کی رات کو میّت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے اس کے گھر والے صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔ (بحوالہ: اشعۃ اللمعات)

دلیل:...... برصغیر کے نامور محدّث شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے سوئم کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے ملفوظات میں صفحہ نمبر 80 پر لکھتے ہیں کہ اُن کے سوئم میں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار نہیں ہوسکتا۔ اکیاسی قرآن مجید تلاوت کئے گئے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوئے ہوں گے، کلمہ طیّبہ تو اتنے پڑھے گئے کہ جس کا کوئی اندازہ نہیں۔

سوال نمبر 43 : سوئم، چہلم کے موقع پر دن، وقت اور تاریخ مقرر کیوں کی جاتی ہے؟

جواب:...... کسی بھی دینی تقریب کے لئے دن، وقت اور تاریخ مقرر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے دن کا تعین کرنے میں ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ مقررّہ تاریخ اور

وقت پر لوگوں کو جمع ہونے میں آسانی ہوتی ہے اس طرح سب اجتماعی دعا میں شریک ہو جاتے ہیں۔

سوئم اور چہلم کا انکار کرنے والے اپنے تبلیغی اجتماعات کے لئے دن اور وقت مقررّ کرتے ہیں، آخری اجتماعی دعا کے لئے وقت مقررّ، جلسے اور کانفرنس کے لئے دن اور وقت مقررّ، ختم بخاری کے لئے دن اور وقت مقررّ، مدارس کے اساتذہ کی تنخواہوں کی تاریخ مقررّ الغرض کہ ایصالِ ثواب کے ایاّم کو بدعت کہہ کر اپنے گھروں کو بھی نہیں بچا سکیں گے لہٰذا تسلیم کرلو کہ مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے سوئم اور چہلم جائز ہے۔

دیوبندی علماء کا سوئم، چہلم کو جائز لکھنا:

1)...... مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی اپنی کتاب صراطِ مستقیم کے صفحہ 221 پر لکھتا ہے کہ روزانہ حضرت خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ اور قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔

2)...... دیوبندی علماء کے پیر صاحب حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی صاحب کہتے ہیں کہ میں بزرگوں کا چہلم، سوئم، دسویں، بیسویں، فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا انکار نہیں کرتا ہوں۔
(کتاب کلیاتِ امدادیہ باب فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ 82)

سوال نمبر 44 : فاتحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:...... مسلمان کے انتقال کے بعد قرآنِ مجید کی تلاوت یا کلمہ شریف اور درود شریف کی قرأت اور دوسرے اعمالِ صالحہ یا کھانے کپڑے وغیرہ صدقہ کرنے کا جو ثواب پہنچایا جاتا ہے اُسے عرف میں فاتحہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔
(فتاویٰ رضویہ)

سوال نمبر 45 : طعام پر فاتحہ پڑھنا اور طعام کو سامنے رکھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:......قرآن مجید شفا اور رحمت ہے لہٰذا یہ کلام جس کھانے پر پڑھا جائے اسے بھی شفا اور رحمت والا بنا دیتا ہے۔

القرآن:......ترجمہ: تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔ (سورۂ انعام، آیت 118)

الحدیث:......حضرت انس بن مالک ﷜ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھا اور دُعا فرمائی۔ (بحوالہ: بخاری و مُسلم شریف)

الحدیث:......حضرت ابوہریرہ ﷜ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں لوگ جب گرسنہ ہوگئے تو حضرت عمر ﷜ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! لوگوں کا بچا کھچا کھانا منگوایئے اور اس کھانے پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے۔ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا ہاں! آپ ﷺ نے دسترخوان بچھوایا اور فرمایا کسی کے پاس جو کچھ بچا ہے لے آؤ۔ کوئی مُٹھی بھر جوار لایا کوئی مُٹھی بھر کھجور لایا کوئی روٹی کا ٹکڑا لے آیا یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا بہت ذخیرہ ہوگیا پھر آپ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر لو۔

(بحوالہ: مُسلم شریف)

معلوم ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ یا کچھ پڑھنا سُنّتِ سرکارِ اعظم ﷺ ہے۔

سوال نمبر 46 : بزرگوں کی کھڑے ہوکر تعظیم کرنا اور اُن کے ہاتھوں کو بوسہ دینا شریعت میں کیسا ہے؟

جواب:...... بزرگوں اور علماء ومشائخ کی کھڑے ہوکر تعظیم کرنا اور اُن کے ہاتھوں کو بوسہ دینا سُنّتِ صحابہ واہلبیت ہے۔

الحدیث:......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی تعظیم

میں کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دستِ پاک کو پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، سرکارِ اعظم ﷺ کے پاس تشریف لاتیں تو آپ ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اُن کے ہاتھوں کو پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔ (اور سرکارِ اعظم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ جب قوم کا بزرگ آئے تو اُس کی عزت کرو)۔

(از کتاب: ادب المفرد للبخاری صفحہ 192، مصنف، حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ)

اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی کھڑے ہوکر تعظیم کرنا جائز ہے اب دست بوسی پر مزید احادیث ملاحظہ ہوں۔

الحدیث:......حضرت زارع صحابی ﷜ سے مروی ہے کہ ہم (وفد عبدالقیس) مدینہ منورہ جب حاضر ہوئے تو اپنی سواریوں سے جلدی اُترتے تھے اور سرکارِ اعظم ﷺ کے دستِ مبارک اور پاؤں مبارک چومتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)

دلیل:......حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب ادب المفرد میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت ﷜ نے حضرت انس بن مالک ﷜ سے عرض کیا کہ کیا آپ نے سرکارِ اعظم ﷺ کے ہاتھ مبارک کو چُھوا ہے تو حضرت انس بن مالک ﷜ نے فرمایا ہاں! تو حضرت ثابت ﷜ نے حضرت انس ﷜ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ (کتاب: ادب المفرد صفحہ 194)

دلیل:......حضرت صہیب ﷜ روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی ﷜ کو دیکھا کہ وہ (اپنے چچا) حضرت عباس ﷜ کے دستِ مبارک اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔ (کتاب: ادب المفرد صفحہ 195، مصنف: امام بخاری علیہ الرحمہ)

معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا یہ سنّتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے۔

سوال نمبر 47 : کیا مزارات کی تعمیر جائز ہے قرآن وحدیث سے ثابت کریں؟

جواب:......مزارات کی تعمیر جائز ہے جیسا کہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

القرآن:......وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ○

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

(سورۂ کہف، آیت 21 پارہ 15)

تفسیر:......مشائخ کرام اور علماءِ کرام کے مزارات کے اِرد گرد یا اس کے قریب میں کوئی عمارت بنانا جائز ہے اس کا ثبوت مندرجہ بالا آیت سے ملتا ہے قرآن مجید نے اصحابِ کہف کا قصہ بیان فرماتے ہوئے کہا ’’**قال الذین غلبوا علی امرھم لنتخذن علیھم مسجدا**‘‘ وہ بولے اس کام میں غالب رہے کہ ہم تو ان اصحابِ کہف پر مسجد بنائیں گے تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نے اس آیت میں ’’بُنْيَانًا‘‘ کی تفسیر میں فرمایا۔

دلیل:......یعنی اُنہوں نے کہا کہ اصحابِ کہف پر ایسی دیوار بناؤ جو ان کی قبر کو گھیرے اور ان کے مزارات کے جانے پر محفوظ ہو جاوے جیسے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی قبر شریف چار دیواری سے گھیر دی گئی ہے مگر یہ بات نامنظور ہوئی تب مسجد بنائی گئی۔

’’مَسْجِدًا‘‘ کی تفسیر میں تفسیر روح البیان میں ہے کہ ’’**یصلی فیه المسلمون**

ویتبرکون بمکانھم‘‘ یعنی لوگ اس میں نماز پڑھیں اور ان سے برکت لیں قرآن مجید نے ان کی دو باتوں کا ذکر فرمایا ایک تو اصحابِ کہف کے گرد قبہ اور مقبرہ بنانے کا مشورہ کرنا دوسرے ان کے قریب مسجد بنانا اور کسی باب کا انکار نہ فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ مزارات اور قبہ بنانا اور قریب میں مسجد بنانا اس وقت بھی جائز تھے اور اب بھی جائز ہیں اگر غلط ہوتے تو قرآن مجید کبھی اس کا حکم نہیں دیتا۔ مزاراتِ اولیاء شعائر اللہ ہیں اور اس سے برکتیں حاصل کرنا اور اس کی تعمیر قرآن مجید سے ثابت ہے۔

دلیل:......کتب اصول سے ثابت ہے کہ ’’**شرائع قبلنا یلزمنا**‘‘ سرکارِ اعظم ﷺ کے جسم اطہر کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں رکھا گیا ہے اگر یہ جائز نہ تھا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس کو گرا دیتے پھر تدفین فرماتے مگر یہ نہ کیا بلکہ قاطع شرک و بدعت حضرت عمر ؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں اس کے گرد کچی اینٹوں کی گول دیوار کھنچوادی پھر ولید بن عبدالملک کے زمانے میں صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن زبیر ؓ نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں اس عمارت کو نہایت مضبوط بنایا اور اس میں پتھر لگوائے۔

دلیل:......’’بخاری جلد اوّل کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی وابی بکر وعمر‘‘ میں ہے کہ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ولید ابن عبدالملک کے زمانے میں روضۂ رسول اللہ ﷺ کی ایک دیوار گر گئی تو ’’**اخذوفی بنائه**‘‘ صحابہ کرام علیہم الرضوان اس دیوار کے بنانے میں مشغول ہو گئے۔

دلیل:...... بخاری جلد اوّل کتاب الجنائز اور مشکوٰۃ باب البکا علی المیّت میں ہے کہ حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر ایک سال تک قبہ ڈالے رکھا۔

یہ بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں ہوا مگر کسی نے اس کا انکار نہ کیا۔

دلیل:...... تفسیر روح البیان جلد تیسری پہلا پارہ "**انما یعمر مسجد اللّٰہ من امن باللّٰہ**" کے تحت لکھتے ہیں کہ علماء اور اولیاء اللہ کی قبروں پر عمارت بنانا جائز ہے جب کہ اس کا مقصد لوگوں کی نظروں میں عظمت پیدا کرنا ہوتا کہ لوگ اس قبر کو حقیر نہ جانیں۔

بدمذہبوں کی دلیل:

بدمذہب اس حدیث کو بنیاد بناتے ہیں۔

الحدیث:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سرکارِ اعظم ﷺ نے حکم دیا کہ تصویر مٹا دو اور اونچی قبروں کو برابر کردو۔

بدمذہبوں کی دلیل کا جواب:

1)...... جن قبروں کو گرادینے کا حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا گیا وہ مسلمانوں کی قبریں نہیں تھیں بلکہ کفار کی قبریں تھیں۔ کیونکہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ کے دفن میں سرکارِ اعظم ﷺ خود شرکت فرماتے تھے نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کوئی کام سرکارِ اعظم ﷺ کے مشورے کے بغیر نہ کرتے تھے لہٰذا اس وقت جس قدر مسلمانوں کی قبریں بنیں وہ یا تو سرکارِ اعظم ﷺ کی موجودگی میں یا آپ ﷺ کی اجازت سے بنیں تو وہ کون سے مسلمانوں کی قبریں تھیں جو کہ ناجائز بن گئیں اور ان کو برابر کرنا پڑا؟ ہاں البتہ غیر مسلموں، عیسائیوں کی قبریں اونچی ہوتی تھیں جس کو مٹانے کا حکم سرکارِ اعظم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

دلیل:...... بخاری شریف جلد اوّل صفحہ 61 میں ایک باب باندھا "**باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية**" کیا مشرکین زمانۂ جاہلیت کی قبریں اکھیڑ دی جاویں اسی کی شرح میں امام ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد دوم صفحہ 26 میں فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے متبعین کے سوا ساری قبریں ڈھائی جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی قبریں ڈھانے (مٹانے) میں اُن کی توہین ہے۔

الحمد للہ قرآن و حدیث اور فقہی عبارات بلکہ مستند کتب سے یہ ثابت ہوگیا کہ اولیاء اللہ کی قبور پر گنبد وغیرہ بنانا جائز ہے عقل بھی چاہتی ہے کہ یہ جائز ہونا چاہیے عام کچی قبروں کا عوام کی نگاہ میں نہ ادب ہوتا ہے نہ احترام، نہ زیادہ فاتحہ نہ کچھ اہتمام ہوتا ہے بلکہ لوگ پیروں تلے اس کو روندتے ہیں اور اگر کسی قبر کو پختہ دیکھتے ہیں غلاف وغیرہ رکھا ہوا پاتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ کسی بزرگ کی قبر ہے خود بخود فاتحہ کو ہاتھ اُٹھ جاتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف باب الدفن میں اور مشکوٰۃ کی شرح مرقات میں ہے کہ مسلمانوں کا زندگی اور موت کے بعد ایک سا ادب ہونا چاہیے۔

سوال نمبر 48 : کیا مزارات پر حاضری دینا جائز ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب:...... قرآن مجید نے مزارات اولیاء کو بابرکت قرار دیا ہے لہٰذا وہاں کی حاضری بھی بابرکت ہے۔

القرآن:...... **سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ o**

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا اور جانتا ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 1، پارہ 15)

اس آیت میں فرمایا کہ "جس کے اِرد گرد ہم نے برکتیں رکھی" اس سے مراد مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات لئے ہیں کیونکہ مسجد اقصیٰ کے اِرد گرد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات ہیں انہی کو برکت کی جگہ قرار دیا گیا ہے۔

دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی تفسیر میں ''الذی بر کنا حولہ'' کے تحت مسجد اقصیٰ کے اِرد گرد برکتوں سے مُراد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات لئے ہیں۔

الحدیث:...... (گورنر مدینہ) مروان آیا اس نے ایک شخص کو (سرکارِ اعظم ﷺ) کی قبر انور پر چہرہ رکھے ہوئے دیکھا تو مروان نے اس شخص کو گردن سے پکڑا اور کہا کیا تو جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ (اس نے) کہا ہاں۔ پس اس شخص کی طرف (مروان) نے توجہ کی تو اچانک (کیا دیکھا کہ) وہ صحابیِ رسول حضرت ابوایوب انصاری ؓ تھے فرمانے لگے میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا میں تو سرکارِ اعظم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں نے سرکارِ اعظم ﷺ سے سُنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ دین پر اس وقت روؤ جب دین کا ولی (حکمران) نا اہل ہو اس لئے میں اپنے آقا ﷺ کی خدمت میں آکر رو رہا ہوں۔ (بحوالہ: المستدرک (امام حاکم) جلد چہارم صفحہ 515، مسند احمد صفحہ 422 جلد پنجم)

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی بھی مسئلہ درپیش ہوتا تو سرکارِ اعظم ﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر چمٹ کر روتے تھے۔

الحدیث:...... دارمی نے اپنی مسند میں ابی الجوزا سے روایت کی کہ اہلِ مدینہ پر شدید قسم کا قحط پڑا لوگ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں شکایت لے کر آئے۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ جاؤ اور سیّد عالم ﷺ کی قبر شریف کی چھت کو اوپر کی طرف سے گول دائرہ کی شکل میں پھاڑ دو تا کہ آسمان اور قبر شریف کے درمیان چھت نہ رہے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ بارش برسی اور اتنی برسی کے خوب گھاس اُگا، اونٹ اس طرح فربہ ہو گئے گویا چربی سے پھٹے جاتے تھے اس لئے اس برس کا نام ہی'' عام الفتق'' پڑ گیا۔

فائدہ:...... الفاضل المراغی نے کہا کہ جب کبھی خشک سالی ہوتی تو اہلِ مدینہ کا یہی

طریقہ ہے یعنی سرکارِ اعظم ﷺ کے مزار پر حاضر ہو جاتے۔

شیخ السمہودی المدنی نے کہا کہ آج کل سرکارِ اعظم ﷺ کی قبر شریف کا دروازہ کھول دیتے ہیں تا کہ مواجہہ مبارک نظر آئے اور یہی طریقہ ہے تو یہاں وصال کے بعد بھی وسیلہ ثابت ہوا۔ (بحوالہ: وفاء الوفاء)

اکابرین محدثین کا عمل:

1)...... حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابوحنیفہ ؓ کے مزار پر تبرک حاصل کرتا ہوں اور ان کے مزار پر آتا ہوں جب مجھے کوئی حاجت پیش آئے تو امام اعظم ؓ کے مزار پر آکر دو رکعت نفل ادا کرتا ہوں اور ان کے مزار پر اللہ تعالیٰ سے ان کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت جلد پوری ہوتی ہے۔

(بحوالہ: مقدمہ شامی صفحہ 23)

2)...... حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کاظم ؓ کے مزار پر آکر دعا کرنا دعا کی قبولیت کے لئے بہت اچھا نسخہ ہے۔

(حاشیہ مشکوۃ شریف فی باب زیارت القبور)

3)...... شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی ارشاد الساری میں نقل فرماتے ہیں کہ سن 464ھ میں سمرقند کے لوگ قحط کے سبب مشکلات سے دوچار ہوئے اُن میں سے ایک نیک شخص سمرقند کے قاضی کے پاس آیا اور اپنا خواب بیان کیا کہ آپ لوگوں سمیت امام بخاری علیہ الرحمہ کے مزار کی طرف رواں دواں ہیں۔ علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ

قاضی نے جب یہ خواب سُنا تو کہا ''نِعْمَ مَارَأَيْتَ''، یعنی تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے، چنانچہ قاضی کے ساتھ وہاں کے لوگوں نے حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی اس بناء پر سات دن بارش ہوئی اور قحط سالی سے نجات

حاصل ہوئی۔

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری جائز ہے اور ان کے وسیلے سے دعا مانگنا بھی جائز ہے۔

سوال نمبر 49 : مزارات پر چادریں چڑھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:...... مزارات پر چادریں چڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ عام لوگوں کی قبروں سے نمایاں محسوس ہوں جس طرح بیت اللہ پر غلاف چڑھایا گیا تا کہ اِسے عام مسجدوں میں شمار نہ کیا جائے ،قرآنِ مجید پر غلاف چڑھایا جاتا ہے تا کہ اِسے عام کتابوں میں شمار نہ کیا جائے اسی طرح مزاراتِ اولیاء پر چادریں چڑھا کر اس کو نمایاں کرنا ہے تا کہ لوگ عام قبر نہ سمجھیں۔

دلیل:...... احادیث کی معتبر کتاب ابوداؤد شریف میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ، صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاراتِ مقدسہ پر غلاف (چادریں) موجود تھیں۔

الحدیث:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کی قبرِ مبارک پر سُرخ چادر ڈالی گئی تھی۔

(بحوالہ: مُسلم شریف جلد اول، کتاب الجنائز، رقم الحدیث 2136 صفحہ 733 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

نوٹ:...... مزار شریف پر صرف ایک چادر کافی ہے زائد چادریں صدقہ کرنا بہتر ہے۔

سوال نمبر 50: قبروں پر پھول اور شجر ڈالنا احادیث کی رُو سے کیسا ہے؟

جواب:...... قبروں پر پھول اور شجر ڈالنا جائز ہے۔

الحدیث:...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ اعظم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے قبر والوں پر عذاب ہو رہا تھا آپ ﷺ نے کھجور کی

ایک تر شاخ منگوائی اور اُسے بیچ سے پھاڑ کر آدھی آدھی شاخ دونوں قبروں پر ڈال دی اور فرمایا جب تک یہ تَر رہیں گی اِن کی تسبیح کی برکت سے قبر والوں پر عذاب میں کمی رہے گی۔ (بحوالہ: بخاری شریف، مُسلم شریف)

دلیل:...... کنز العباد، فتاویٰ غرائب، فتاویٰ ہندیہ اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمہ مشکوٰۃ شریف کی شرح اشعۃ اللمعات سمیت تمام کتابوں میں قبر پر پھول اور تر شاخ (مَروہ وغیرہ) ڈالنے کو اچھا لکھا ہے یہ چیزیں جب تک تَر رہیں گی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گی جس سے میّت کو فائدہ اور راحت وسکون حاصل ہوگا۔

سوال نمبر 51 : قبر پرستی کے الزام سے متعلق بدمذہبوں کے دلائل کا جواب دیں؟

جواب:...... بدمذہبوں کی طرف سے یہ سازش ہے کہ جو آیتیں بُتوں کی مذّمت میں اتاری گئی وہ اولیاء اللہ پر چسپا کرتے ہوئے مسلمانوں پر قبر پرستی کا الزام لگاتے ہیں۔

بدمذہبوں کے دلائل:

القرآن:...... ترجمہ: اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اُٹھائے جائیں گے۔

(سورۂ نحل، آیت 21/20)

القرآن:...... بیشک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں گے اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سُنیں تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤ چلو اور مجھے مہلت نہ دو۔ (سورۂ اعراف، آیت 195/194)

القرآن:......ترجمہ: بیشک جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو اگر وہ تمام جمع ہو جاویں تو ایک مکھی پیدا کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔

بدمذہبوں کے دلائل کا جواب:

ان تمام آیتوں کی تفسیر میں تفسیر جلالین صفحہ 215، تفسیر جامع البیان صفحہ 292، تفسیر بیضاوی جلد سوم صفحہ 336، تفسیر نسفی جلد سوم صفحہ 85، تفسیر صاوی جلد سوم صفحہ 110، تفسیر ابنِ کثیر جلد سوم صفحہ 235، تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 216، تفسیر خازن جلد پنجم صفحہ 23، معالم التنزیل جلد سوم صفحہ 23 اور تفسیر موضح القرآن صفحہ 350 تمام مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ تمام آیتیں بتوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں کیونکہ بُت عاجز ہیں بے بس ہیں اور اُن کو پوجنا اور خدا بنانا جہالت ہے۔

ان مفسرین کے حوالہ جات سے اور تفسیر ابنِ عباس سے ثابت ہوا کہ یہ آیات بتوں کے متعلق رب العزت نے نازل فرمائی جس سے بتوں کی تذلیل اور تحقیر مقصود ہے نہ کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام اور اولیاءِ کرام کی۔

ہندو بُت کے پاس کیوں جاتا ہے:

ہندو بت یعنی پتھر کے صنم کو اپنا خدا مانتا ہے اور پتھر کے صنم کو اپنی ساری تقدیر کا خالق اور مالک سمجھتے ہیں۔

مسلمان مزارات پر کیوں جاتے ہیں:

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی مالک اور پیدا کرنے والا مانتے ہیں اور سرکارِ اعظم ﷺ کو رسولِ برحق مانتے ہیں، تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام، اور تمام آسمانی کُتب پر ایمان رکھتے ہیں، جب مزارات پر حاضری دینے جاتے ہیں تو سب سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس ولی اللہ کی روح کو ثواب پہنچاتے ہیں پھر اپنی شرعی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اس نیک بندے کی برکت سے، اس کے وسیلے

سے میری یہ حاجت پوری فرما۔

اس میں کوئی شرکیہ پہلو نہیں ہے یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے۔

بدمذہبوں کی دو دلیلیں:

1)......دلیل: القرآن: ترجمہ: اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق نہر کو۔ (سورۂ نوح، آیت 23)

2)......دلیل: القرآن: ترجمہ: اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں اور اُنہیں خبر نہیں لوگ کب اُٹھائے جائیں گے۔ (سورۂ نحل، آیت 21)

پہلی دلیل کا جواب:

پہلی آیت کو دلیل بنا کر بد مذہب مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ کفار نے بتوں کے نام رکھے ہوئے ہیں اور تم لوگوں نے ولی بنا رکھے ہیں اور ان کے الگ الگ نام رکھے ہوئے ہو؟

الزام لگانے والوں نے قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو نہیں سمجھا۔ ہندوؤں نے خود اپنے ہاتھوں سے بتوں کو تراشا اور اپنا خدا جان کر اس کے نام رکھے۔

مگر اولیاء اللہ کو رُتبہ، شان اور مقامِ ولایت رب کریم نے عطا فرمایا پھر اولیاء اللہ کے قلوب کو اپنی رحمت کی تجلیوں کا مرکز بنایا اُن کی شان میں "**لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون**" والی آیت نازل فرمائی اور ہر دور میں اپنے کامل بندوں کو بھیجا کسی کو غوث اعظم ﷜ بنایا، کسی کو غریب نواز ﷜ بنایا، کسی کو داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ بنایا مطلب یہ کہ ہر ولی کو رُتبہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جب یہ بات واضح ہوگئی تو اس بدگمانی کا بھی قلع قمع ہوگیا کہ مسلمانوں نے ولیوں کے الگ الگ نام رکھ کر اُن اولیاء بنایا ہے۔

دوسری دلیل کا جواب:

یہ آیت بھی بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہے کوئی بھی عقلمند انسان اپنے محبوب کو اندھا، بہرہ اور مردہ نہیں کہے گا جب یہ کوئی انسان نہیں کرسکتا تو پھر انسانوں سے پیدا کرنے والا رحمٰن ﷻ اپنے محبوبین کو کیسے اندھا، بہرہ اور مردہ کہہ سکتا ہے لہٰذا ہٹ دھرمی چھوڑ کر تسلیم کرلینا چاہیے کہ یہ تمام آیتیں بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہیں۔

مزارات پر غلط حرکتیں:

مزارات پر ناچ گانا، چرسی موالی کا جمع ہونا، مزارات کے طواف، ڈھول طبلے اور بے پردہ عورتوں کا آنا ان تمام خرافات کا مسلکِ اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں اِن سب کاموں کو برقرار رکھنا اوقاف والوں کی شرارت ہے کیونکہ اوقاف والوں کی بھاری اکثریت مزاراتِ اولیاء کو نہیں مانتی لہٰذا وہ مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے اِن کاموں کا جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ملکِ پاکستان میں جو مزارات علماءِ اہلسنّت کی سرپرستی میں ہیں وہاں ایسے خرافات نہیں ہوتے لہٰذا حکومتِ پاکستان ملک کے سارے مزارات علماء اہلسنّت کی سرپرستی میں دے دے تو کسی مزار پر ایسی حرکات نظر نہیں آئے گی۔ مزارات پر جمع ہونے والا کروڑوں روپیہ اوقاف والوں کی جیب میں جاتا ہے ایک روپیہ بھی تعلیماتِ اولیاء پر خرچ نہیں ہوتا۔

اگر مزارات پر کوئی شخص غلط حرکت کرتا ہے تو وہ شخص غلط ہے مسلکِ اہلسنّت کو بُرا بھلا کہنا خیانت ہے یاد رکھئے مسلمانوں میں چور، ڈاکو، لٹیرے، قاتل اور دھوکے باز لوگ ملیں گے مگر ہم مذہبِ اسلام کو غلط نہیں کہیں گے کیونکہ یہ لوگ غلط ہیں اسلام غلط کام نہیں سکھاتا۔

مزارات پر غلط حرکتوں کے متعلق امام اہلسنّت کا فتویٰ:

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "الزبدة الزكية فی التحريم السجود التحيه" میں متعدد آیاتِ قرآنی اور چالیس احادیث سے غیر خدا کو سجدۂ عبادت کفر اور سجدۂ تعظیمی حرام و گناہ لکھا ہے۔ (الزبدۃ الزکیہ صفحہ 8)

سوال نمبر 52 : کیا اولیاء اللہ کا عُرس منانا صحیح ہے؟

جواب:...... اولیاء اللہ کی سالانہ یاد منانے کو عُرس کہا جاتا ہے اس موقع پر اُن کے مزارات پر محفلِ میلاد کا انعقاد ہوتا ہے جو کہ صاحبِ عُرس کو ایصال کیا جاتا ہے۔

القرآن:...... وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا.

ترجمہ: اور سلامتی ہے یحییٰ پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن وصال کرے گا اور جس دن زندہ اُٹھایا جائے گا۔ (پارہ 16، آیت 15، سورۂ مریم)

القرآن:...... وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا.

(سورۂ مریم، آیت 33 پارہ 16)

ترجمہ: اور مجھ پر سلامتی ہو میرے میلاد کے دن اور میرے وصال کے دن اور جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا۔

ان آیات میں بوقتِ وصال کو سلامتی کے ساتھ ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یوم وصال کی سلامتی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء اللہ کی اُمّت کے اور بعد والوں کے حق میں یادگار ہے تو اسی یوم وصال کی یادگار کا نام عرس ہے لہٰذا عرس کی اصل ان آیات سے ثابت ہوگئی اب احادیث سے ثابت کرتے ہیں۔

الحدیث:...... امام بخاری علیہ الرحمہ کے اُستاد حضرت ابن ابی شیبہ ؓ سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ ہر سال شہداء کے مزارات پر جا کر اُن کو سلام کرتے اور سرکارِ اعظم ﷺ کی سنّت ادا کرنے کے لئے چاروں خلفائے راشدین بھی ایسا کرتے۔ (مقدمۂ شامی جلد اوّل)

الحدیث:......سرکارِ اعظم ﷺ نے شہدائے احد کی زیارتِ قبور کے لئے ہر سال تشریف لاتے اور جب شعیب کے قریب پہنچتے تو بلند آواز سے فرماتے السّلام علیکم (انی اخرہ) میں تم پر سلامتی ہے اس کے بدلے میں جو تم نے صبر کیا تو کیا اچھی ہی حالت تمہاری قیام گاہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، ہر سال اسی طرح کرتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آتیں اور دعا کرتی تھیں۔

(بحوالہ: رواہ البیہقی از شرح الصدور صفحہ 87)

ان احادیث میں یہ تو صاف موجود ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ ہر سال احد میں تشریف لاتے اور شہداء کے مزارات کی زیارت کرتے اور اسی دن آتے جو دن اُن کی شہادت کا ہوتا معلوم ہوا کہ مزارات پر سالانہ حاضری، سلام پیش کرنا اور دعائیں کرنا سرکارِ اعظم ﷺ اور صحابہ کرام کی سنّت ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ماثبت من السنہ میں فرمایا "بعض مغرب کے مشائخ متاخرین نے ذکر کیا کہ وہ دن جس میں جنابِ الٰہی میں پہنچے اس میں خیر و برکت اور نورانیت کی اور ایام سے زیادہ اُمید کی جاتی ہے تو یہ عُرس متاخرین کی مستحسن کی ہوئی چیزوں سے قرار پایا"۔ (کتاب: ماثبت من السنہ)

سوال نمبر 53 : میّت کی پیشانی یا کفن پر کلمہ طیّبہ یا آیاتِ قرآنی لکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:......قرآنِ مجید رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہے۔

القرآن:......وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 82، پارہ 15)

ترجمہ: اور قرآن میں ہم وہ چیز نازل فرماتے ہیں جو رحمت اور شفا ہے ایمان والوں

کے لئے اور وہ نہیں زیادہ کرتا ظالموں کے لئے مگر نقصان کو۔

القرآن:...... يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(سورۂ یونس، آیت 57، پارہ 11)

ترجمہ: اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آگئی اور شفا ہر اس بیماری کے لئے جو سینوں میں ہے اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔

دلیل:......اللہ تعالیٰ کا کلام رحمت ہے اور یہ جہاں پڑھا جائے لکھا جائے وہاں پر اس جگہ پر بھی رحمتیں نازل ہوتی ہیں لہٰذا میّت کی پیشانی یا کفن پر شہادت کی انگلی سے کلامِ الٰہی لکھنا میّت کے لئے باعثِ رحمت ہے۔

دلیل:......امام ترمذی حکیم ابن علی علیہ الرحمہ نے نوادر الاصول میں ایک دعا سے متعلق اس طرح روایت کی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس دعا کو لکھے اور میت کے سینے اور کفن کے درمیان کسی کاغذ میں لکھ کر رکھے تو اس کو عذابِ قبر نہ ہوگا اور نہ ہی منکر نکیر کو دیکھے گا۔

دلیل:......فتاویٰ کُبریٰ للمکی میں اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اس دعا کی اصل یہ ہے اور فقیہ ابن عجیل علیہ الرحمہ اس کا حکم دیتے تھے اور اس کے لکھنے کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے اس قیاس پر کہ زکوٰۃ کے اونٹوں پر اسے لکھا جاتا تھا۔

وہ دعا یہ ہے:

"لاالٰہ الا اللّٰہ وللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لا الٰہ الا اللّٰہ الملک ولہ الحمد لاالٰہ الا اللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔"

سوال نمبر 54 : قبر میں شجرہ، عہد نامہ اور نعلِ پاک رکھنے کی اصل کیا ہے؟

جواب:......قبر میں شجرہ اور عہد نامہ رکھنے سے اس کی برکتیں میت کو ملتی ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے کلامِ الٰہی اور بزرگوں کے تبرکات کی برکتیں آدمی ہر جگہ پاتا ہے۔

دلیل:......سورۂ یوسف میں ہے (حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا) میری قمیص لے جا کر والد ماجد (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے منہ پر ڈال دو وہ انکھیارے ہو جائیں گے۔

حدیث شریف:...... بخاری شریف جلد اوّل کتاب الجنائز باب من اعد الکفن میں ہے کہ ایک دن سرکارِ اعظم ﷺ تہبند شریف میں ملبوس باہر تشریف لائے کسی نے تہبند شریف سرکارِ اعظم ﷺ سے مانگ لیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس (مانگنے) والے سے کہا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو اس وقت تہبند کی ضرورت تھی اور سائل کو رَد کرنا (منع کرنا) سرکارِ اعظم ﷺ کی عادت نہیں ہے پھر تم نے کیوں یہ کام کیا اُنہوں نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اسے اپنے پہننے کے لئے نہیں لیا۔ میں نے تو اس لئے مانگی کہ (یہ تہبند) میرا کفن ہو، حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کا کفن ہوا۔

معلوم ہوا کہ جس چیز کو کسی نیک ہستی سے نسبت ہو جائے اس کو قبر میں ساتھ لے جانا سنّتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے۔

سوال نمبر 55 : کہا جاتا ہے کہ عہد نامہ اور شجرہ شریف میّت کے اُوپر نہ رکھا جائے؟

جواب:......علماء کرام اور فقہاء کرام نے میّت کے اُوپر شجرہ اور عہد نامہ اور تبرکات وغیرہ رکھنے سے اس لئے منع فرمایا کہ میّت کا پھولنا اور پھٹنا اس کے جسم کے عوارضات

سے ہے تو ایسی صورت میں ان برکت والے الفاظ کا وہاں ہونا بے ادبی ہوگی اس لئے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ قبر کے ایک طرف محراب نما جگہ بنالی جائے اور احتیاط کے ساتھ شجرہ اور عہد نامہ وغیرہ اُس جگہ رکھ دیا جائے تا کہ ادب ملحوظ رہے۔

سوال نمبر 56 : آپ لوگ سرکارِ اعظم ﷺ کی اتنی تعریف کرتے ہو یوں لگتا ہے جیسے آپ نے سرکارِ اعظم ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے بڑھا دیا؟ (معاذ اللہ)

جواب:......مسلک اہلسنّت پر یہ الزام ہے ہم سرکارِ اعظم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا محبوب مانتے ہیں۔

الزام لگانے والوں سے ہمارا ایک سوال ہے کہ الزام لگانے والے ہمیں اللہ تعالیٰ کی حد بتا دیں ہم اس حد سے سرکارِ اعظم ﷺ کو نہیں بڑھائیں گے؟ الزام لگانے سے پہلے سوچ لیا ہوتا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی عداوت میں آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی حد متعین کر رہے ہو۔

نادان لوگ مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے نا آشنا ہیں آج تک مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو کوئی سمجھ نہیں سکا سرکارِ اعظم ﷺ کی حقیقت کو سوائے رب تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

القرآن:......وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ O (سورۃ الم نشرح، آیت 4 پارہ 30)

ترجمہ: اے محبوب (ﷺ) ہم نے تمہارے لئے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔

فائدہ:......اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کو اتنا بلند کیا، اتنا بلند کیا کہ اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا۔

الحدیث:......حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! میری حقیقت کو سوائے میرے رب جل جلالہ کے کوئی نہیں جانتا۔

فائدہ:......سرکارِ اعظم ﷺ نے یہ بات اس ہستی سے کہی جس ہستی سے زیادہ کائنات میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو کوئی نہیں جانتا، مطلب یہ کہ جب صدیق اکبر ؓ حقیقتِ مصطفیٰ ﷺ نہیں جان سکتے تو ہم کیا جان سکیں گے۔

سرکارِ اعظم ﷺ کا جو مقام صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہلبیتِ اطہار اور اولیاء کرام نے بیان فرمایا ہے یہ سب اُن کے مطالعے کی حد ہے اُن کی عقل وفہم کی حد ہے سرکارِ اعظم ﷺ کا مقام تو اس سے بھی بلند وبالا ہے۔

ہم سرکارِ اعظم ﷺ کی شان ومقام بیان کرکے یہ ثابت کرتے ہیں کہ جس رحمٰن کے پیدا کئے ہوئے محبوب ﷺ کی اس قدر شان ہے تو خود ذاتِ باری تعالیٰ کی شان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

سوال نمبر 57 : عبدالمصطفیٰ، عبدالرّسول اور عبدالعلی نام رکھنا قرآن وحدیث کی روشنی میں کیسا ہے؟

جواب:...... اِن ناموں کا رکھنا قرآن وحدیث کی روشنی میں جائز ہے کیونکہ اِن ناموں میں ''عبد'' سے مُراد غلام کے ہیں مطلب یہ ہے کہ ''عبدالمصطفیٰ'' سے ''مصطفیٰ کا غلام'' مُراد ہے۔ ''عبدالرسول'' سے ''رسول ﷺ کا غلام مُراد ہے'' اور ''عبدالعلی'' سے ''حضرت علی ؓ کا غلام'' مراد ہے۔

القرآن:......وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ ط

ترجمہ: اور نکاح کراپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔ (سورۂ نور، آیت 32، پارہ 18)

القرآن:...... قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط

ترجمہ: اے محبوب (ﷺ) فرمادو کہ میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو۔ (سورۂ زمر، آیت 53، پارہ 24)

اس یا عبادی (اے میرے بندو) میں دو احتمال ہیں پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! دوسرا یہ کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اے میرے محبوب ﷺ فرما دو اے میرے بندو!۔

اس دوسری صورت عباد رسول میں یعنی عبد سے مُراد سرکارِ اعظم ﷺ کا غلام اور اُمّتی ہے اسی صورت کو بزرگانِ دین نے بھی اختیار کیا۔

دلیل:...... کتاب ازالۃ الخفاء میں حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی علیہ الرحمہ ریاض النصرۃ وغیرہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے برسرِ منبر خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

''میں سرکارِ اعظم ﷺ کے ساتھ تھا پس میں آپ ﷺ کا بندہ اور خادم تھا''۔

دلیل:......مثنوی شریف میں ہے جب حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت بلال ؓ کو خرید کر سرکارِ اعظم ﷺ کی بارگاہ میں لائے تو عرض کیا۔

''ہم دونوں آپ ﷺ کی بارگاہ کے بندے ہیں میں حضرت بلال ؓ کو آپ ﷺ کے سامنے آزاد کرتا ہوں۔''

دلیل:...... اکثر لوگ اپنے نوکر اور ملازم کی پہچان کراتے ہوئے دوسروں سے کہتے ہیں کہ ''یہ ہمارا بندہ ہے''۔ اس سے مُراد اُن کا ملازم اور نوکر ہوتا ہے۔

لہٰذا یہ بات واضح ہوگئی کہ عبدالمصطفیٰ، عبدالرسول اور عبدالعلی نام رکھنا اور کہلوانا جائز ہے۔

سوال نمبر 58 : کیا سرکارِ اعظم ﷺ لکھنا جانتے تھے؟

جواب:......سرکارِ اعظم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر علم سکھایا پھر لکھنے کا علم کیسے باقی رہ سکتا ہے۔

القرآن:...... اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانَ o

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان وما یکون کا بیان اُنہیں سکھایا۔ (سورۂ رحمٰن، پارہ 27، آیت 4تا1)

فائدہ:...... قرآن مجید میں ہر چیز کا علم موجود ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو پورا قرآن سکھایا تو پھر لکھنے پڑھنے کا علم کیسے رہ سکتا ہے۔

القرآن:...... وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ o

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔
(سورۂ نساء، آیت 113 پارہ 5)

فائدہ:...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے اپنے محبوب ﷺ کو سب کچھ سکھا دیا۔ جب سب کچھ سکھا دیا تو پھر پڑھنے اور لکھنے کا علم کیسے رہ سکتا ہے۔

القرآن:...... سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى o

ترجمہ: ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے۔ (سورۂ اعلیٰ، پارہ 30)

فائدہ:...... جب سرکارِ اعظم ﷺ کو پڑھانے والا خدائے رحمٰن ہے تو پھر ان سے دنیا کا کون سا علم پوشیدہ رہ سکتا ہے۔

الحدیث:...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایامِ علالت میں سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے والد اور بھائی کو بلالو میں چاہتا ہوں کہ اُنہیں کچھ لکھ کر دے دوں مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد کوئی خلافت کا دعویدار نہ کھڑا ہو جائے پھر فرمایا خیر رہنے دو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابوبکر کو خلیفہ بنانے کا حق دیا ہے اور سوائے ابوبکر کے اہلِ ایمان کسی کو خلیفہ تسلیم نہیں کریں گے۔

(بحوالہ: مُسلم شریف از کتاب: تاریخ الخلفاء صفحہ 95,96)

فائدہ:...... درج ذیل حدیث شریف میں سرکارِ اعظم ﷺ کا فرمانا کہ میں کچھ لکھ دوں، ایک وصیت لکھ دوں ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ لکھنا جانتے تھے تبھی تو اُنہوں نے وصیت لکھنے کو ارشاد فرمایا۔

دلیل:...... سرکارِ اعظم ﷺ نے بادشاہوں کو اپنے دستِ مبارک سے خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی۔

معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ لکھنا جانتے تھے۔

سوال نمبر 59: لفظ ''اُمّی'' کا مطلب کیا ہے؟

جواب:...... بعض علم دین سے دور اور حقیقتِ اسلام سے نا آشنا لوگ لفظِ ''اُمّی'' کا معنیٰ اَن پڑھ لیتے ہیں لہٰذا آپ کے سامنے دلائل سے اِس کے اصل معنیٰ اور اس لقب کی حکمت بیان کریں گے۔

پہلی حکمت:...... اُم کا مطلب ماں ہے ماں کو اُم اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ بیٹے کی اصل ہے مکہ المکرّمہ کا ایک معنیٰ ''اُمّ الْقُرٰی'' ہے جس کے معنیٰ زمین کی اصل کے ہیں، ہم میں سے بعض لوگ اپنے نام کے ساتھ اپنے شہر کی نسبت لگاتے ہیں مثلاً کوئی میرٹھ میں پیدا ہوا تو اپنے نام کے ساتھ میرٹھی لکھتا ہے، کوئی دہلی میں پیدا ہوا تو اپنے نام کے ساتھ دہلوی لکھتا ہے، کوئی گجرات میں پیدا ہوا تو اپنے نام کے ساتھ گجراتی لکھتا ہے۔

سرکارِ اعظم ﷺ مکۃ المکرّمہ کی سرزمین پر جلوہ افروز ہوئے اور اُس زمین کو اُمّ القریٰ کہا جاتا ہے اِس اُمّ القریٰ کی وجہ سے سرکارِ اعظم ﷺ کا ''اُمّی'' لقب ہے۔

دوسری حکمت:...... ''اُمّ'' کا مطلب اصل ہے اور سرکارِ اعظم ﷺ اس کائنات کی جان یعنی ''اصل'' ہیں آپ ﷺ کے نور سے کائنات کی تخلیق کی ہوئی ہے لہٰذا آپ ﷺ اس

کائنات کی اصل ہوئے اس لئے آپ ﷺ کو ''اُمّی'' کہا جاتا ہے۔

تیسری حکمت:...... سرکارِ اعظم ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اظہارِ نبوت فرمایا یعنی چالیس سال عرب کے شرابی، زانی، ڈاکو، قاتل اور اپنی بیٹی کو زندہ درگور کرنے والوں میں رہے مگر اپنی اصل پر رہے کسی کی کوئی بُری عادت سرکارِ اعظم ﷺ پر اثر انداز نہ ہوسکی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آج ہی اپنی والدہ ماجدہ سیّدہ ساجدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اقدس سے تولد ہوئے ہوں اس لئے بھی آپ ﷺ کو ''اُمّی'' کہا جاتا ہے۔

چوتھی حکمت:...... اکثر لوگ لفظِ ''اُمّی'' کا صحیح مطلب نہیں جان سکے اور کہنے لگے کہ ''اُمّی'' کا مطلب ''اَن پڑھ'' ہے حالانکہ اس کا اصل مطلب ''نا پڑھا'' ہے مطلب یہ کہ کسی انسان سے نا پڑھا فقط اپنے خدائے رحمٰن سے پڑھا سرکارِ اعظم ﷺ کا اُستاد خدائے رحمٰن ہے لہٰذا سرکارِ اعظم ﷺ کسی سے نہ پڑھے اس لئے بھی آپ ﷺ کو ''اُمّی'' کہا جاتا ہے۔

آپ حضرات نے لفظ اُمّی کی حکمتیں جان لیں لہٰذا یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ ﷺ اس کائنات کی اصل ہیں۔

سوال نمبر 60 : سرکارِ اعظم ﷺ کے والدینِ کریمین کو بعض لوگ مُشرک کہتے ہیں لہٰذا اُن کا مسلمان ہونا قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کریں؟

جواب:...... سرکارِ اعظم ﷺ اپنے جن جن آباؤ اجداد کی پشتوں سے منتقل ہوکر دنیا میں تشریف لائے وہ سب کے سب سجدہ کرنے والے مومن اور توحید پر تھے اُن میں سے کوئی کافر و مُشرک نہ تھا۔

القرآن:...... الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ o وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ o اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o

ترجمہ: جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں اور ہم تمہارا نور پاک سجدہ کرنے والوں میں دیکھ رہے ہیں بیشک وہی سب کچھ سُننے والا جاننے والا ہے۔

(سورۂ شعراء، آیت 218 تا 220، پارہ 19)

فائدہ:...... ابو نعیم نے حضرت ابن عباس ؓ سے ان آیات کا مفہوم اس طرح نقل کیا ہے کہ ''تقلب'' سے مُراد ''تنقل فی الاصلاب'' یعنی جب آپ ﷺ کا نور یکے بعد دیگرے آپ ﷺ کے آباؤ اجداد کی پشتوں سے منتقل ہوتا ہوا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاکیزہ بطنِ مبارک اور حضرت عبداللہ ؓ کی نورانی پیشانی میں چمکا۔

لہٰذا اس آیت سے ثابت ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ جن جن آباؤ اجداد کی پشتوں سے منتقل ہوکر دنیا میں تشریف لائے وہ سب کے سب (اللہ تعالیٰ) کو سجدہ کرنے والے مومن اور توحید پر تھے اُن میں سے کوئی بھی کافر و مشرک نہ تھا۔

الحدیث:...... مسلم، ترمذی اور مشکوٰۃ میں ہے کہ حضرت واثلہ بن الاسقع ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ اعظم ﷺ سے سُنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ (منتخب) فرمایا اور کنانہ میں قریش کو اور قریش میں سے بنی ھاشم اور اس میں سے مجھ کو برگزیدہ فرمایا۔

(دلائل النبوت، بیہقی جلد اوّل صفحہ 65، سیرت حلبیہ، جلد اوّل صفحہ 43)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لے کر سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ ؓ تک سرکارِ اعظم ﷺ جن جن آباؤ اجداد سے منتقل ہوکر دنیا میں تشریف لائے وہ تمام برگزیدہ اور صاحبِ ایمان تھے۔

دلیل:...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قرآن میں یوں نقل ہے۔

القرآن:...... رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ط (سورۂ بقرہ، پارہ 1 آیت 129)

ترجمہ: اے ہمارے رب اُمّت مسلمہ میں سے آخری رسول بھیج کہ ان پر تیری آیت تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور پختہ علم سکھائے اور اُنہیں خوب صاف ستھرا فرمادے۔

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اُمّتِ مسلمہ میں رسول بھیج جو گمراہ لوگوں کو خوب صاف ستھرا کر دے جو نبی ﷺ لوگوں کو پاک صاف کر دیں کیا وہ خود (معاذ اللہ) کسی مشرک کے بطن میں رہ سکتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اُمّت مسلمہ میں سے تشریف لائے۔

سرکارِ اعظم ﷺ کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر علمائے اُمّت کا اتفاق:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شمول الاسلام میں ان علمائے اُمّت کے نام تحریر فرمائے ہیں جنہوں نے سرکارِ اعظم ﷺ کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر تحریریں لکھی ہیں۔

1)...... امام ابوحفص عمر ابن احمد بن شاہین بغدادی علیہ الرحمہ (المتوفی 358ھ)
2)...... شیخ احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی خطیب علی البغدادی علیہ الرحمہ (المتوفی 463ھ)
3)...... حافظ الشان محدث امام ابوالقاسم علی بن حسن عساکر علیہ الرحمہ (المتوفی 571ھ)
4)...... امام اجل ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبدالالہ بن احمد سہیلی علیہ الرحمہ (المتوفی 581ھ)
5)...... علامہ امام صالح الدین صفوی علیہ الرحمہ (المتوفی 764ھ)
6)...... امام علامہ شرف الدین مناوی علیہ الرحمہ (المتوفی 757ھ)
7)...... امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ (مصنف تفسیر کبیر) (المتوفی 606ھ)
8)...... امام جلال الدین سیوطی الشافعی علیہ الرحمہ (المتوفی 911ھ)
9)...... امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ (المتوفی 1122ھ)

10)...... شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (المتوفی 1052ھ)

ان تمام علمائے اُمّت کا ایمان ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کے والدین کریمین مومن، موحد اور جنتی ہیں۔

سوال نمبر 61 : حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر بھی تو کافر بُت پرست تھا؟

جواب:...... بعض لوگ علم اور سچائی سے دوری کی وجہ سے اس مغالطے کا شکار ہیں کہ آزر بُت پرست تھا اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد تھا چنانچہ یہ آیت دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

القرآن:...... وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا اٰلِهَةً ج

ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ (یعنی چچا) آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو۔ (سورۂ انعام، پارہ 7، آیت 74)

جوابی دلائل ملاحظہ ہوں:

دلیل:...... قاموس جو کہ عربی لغت کی مشہور کتاب کا نام ہے اس میں مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام تھا۔ (قاموس)

دلیل:...... امام اَجل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مسالک الحنفاء میں لکھا ہے کہ چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول تھا بالخصوص عرب ممالک میں چچا کو (اَبا یعنی باپ) بھی کہا جاتا تھا۔

دلیل:...... قرآن مجید میں ہے۔

القرآن:...... نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۔ (سورۂ بقرہ، پارہ 1، آیت 133)

اس آیت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے والد میں ذکر کیا گیا

یعنی ''ابّا'' کہا گیا حالانکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے۔

دلیل:...... آجکل بھی بعض قوموں میں چچا کو بڑے ابّا کہا جاتا ہے حالانکہ وہ والد نہیں چچا ہوتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ 37)

دلیل:...... حافظ ابن حجر عسقلانی ''فتح الباری'' میں ''کتاب الانبیاء'' باب واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا کے ماتحت فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارخ'' تھا بحاء مہملہ ہے اور جمہور نسابین کے نزدیک اس میں اختلاف نہیں اور یہی صحیح ہے۔
(فتح الباری جلد ششم صفحہ 388)

دلیل:...... تفسیر حقانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب یوں بیان کیا گیا ہے۔

''ابراہیم بن تارخ ابن ناخور ابن ساروع ابن تاتع ابن عابر ابن شالع ابن ارفخشد ابن سام بن نوح علیہ السلام'' (تفسیر حقانی)

دلیل:...... کافر کے لئے مغفرت کی دعا نہیں ہوتی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے دعا فرمائی۔

القرآن:...... رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ O (سورہ ابراہیم، پارہ 13 آیت 41)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے باپ کو بخش دے اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب ہوگا۔

فائدہ:...... کافر کے لئے مغفرت کی دعا نہیں کی جاتی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کے لئے مغفرت کی دعا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ توحید پر تھے یعنی مومن وموحد تھے۔

لہٰذا اب لوگوں کو اپنا ذہنی فطور دور کرلینا چاہیے اور جان لینا چاہیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارخ'' تھا اور آزر بُت پرست آپ کا چچا تھا۔

سوال نمبر 62 : کیا سرکارِ اعظم ﷺ کی نسبت کوئی فائدہ نہیں دے گی؟

جواب:...... بعض لوگ نامناسب انداز میں اکثر کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی نسبت کوئی فائدہ نہیں دے گی کیونکہ سرکارِ اعظم ﷺ نے اپنی بیٹی سے فرمایا کہ تمہارا میری بیٹی ہونا تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا تمہارے ساتھ تمہارے اعمال ہیں؟

اگر ہم احادیث کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حافظِ قرآن، حجاج، عالم دین، شہداء، نومولود بچے اُن سے نسبت رکھنے والوں کی شفاعت کریں گے اس کے باوجود سرکارِ اعظم ﷺ کے بارے میں یہ کہنا کہ (معاذ اللہ) ان کی نسبت نفع نہیں دے گی یہ کتنی احمقانہ بات ہے۔

دلیل:...... حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنے رسائل تسع صفحہ 26 پر اور سبل الہدیٰ والرشاد صفحہ 11/3 میں امام صالحی علیہ الرحمہ نے اس اعتراض کا جواب حدیث شریف سے پیش کیا ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہیں دے گی میں ضرور شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی۔

الحدیث:...... طبرانی کبیر اور دارقطنی میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنے اہلبیت کی شفاعت (سفارش) کروں گا پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ نزدیک ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہلِ یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہلِ عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں گا وہ افضل ہیں یعنی اہلبیت سب سے زیادہ درجہ رکھتے ہیں۔

(ذخائر العقبیٰ صفحہ 20، سبل الہدیٰ والرشاد صفحہ 11/11، از کتاب: والدینِ رسول صفحہ 165)

دلیل:...... دیوبندی مصنف مولوی زکریا کاندھلوی اپنی کتاب فضائل صدقات حصّہ

دوم صفحہ **311** میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

الحدیث:......ترجمہ: محمد بن عبداللہ بن نمیر، علی بن محمد، وکیع، اعمش، یزید الرقاشی، انس ؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اہل جنت کی صف بندی ہوگی اور ایک دوزخی کا ادھر سے گزر ہوگا۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک شخص کو پہچان کر اس سے کہے گا، تمہیں یاد ہے یا نہیں۔ میں نے فلاں وقت تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص اس بات پر اس کی شفاعت کرے گا۔ دوسرا دوزخی گزرے گا اور ایک شخص سے کہے گا تمہیں یاد ہے کہ نہیں ایک بار میں نے تمہیں وضو کرایا تھا تو وہ بھی اس کی شفاعت کرے گا۔ تیسرا گزرے گا تو کسی سے کہے گا تجھے یاد ہے کہ نہیں۔ تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا۔ وہ اس پر اس کی شفاعت کرے گا۔ (بحوالہ: سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب فضل صدقۃ الماء، رقم الحدیث **1477**، صفحہ **400** مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

فائدہ:......سرکارِ اعظم ﷺ کی نسبت تو بہت بلند و بالا ہے اُن کے غلاموں کے غلاموں سے جن کو نسبت ہوگی اُن کو وہ نسبت جنت میں لے جانے کا باعث بنے گی۔

پہلی حدیث کی حکمت:

سرکارِ اعظم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں کچھ نفع نہیں دے سکتا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر میں کچھ نفع نہیں دے سکتا بلکہ میں جو کچھ بھی دے سکتا ہوں جو کچھ بھی نفع پہنچاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عطا سے پہنچاتا ہوں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہنا کہ "تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہے" سے مراد آنے والے مسلمانوں کو یہ سمجھانا تھا کہ تم لوگ کبھی عمل سے غافل نہ ہونا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں بہت بڑے پیر صاحب کا بیٹا ہوں تو جنت میں چلا جاؤں گا نہیں بلکہ تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہے۔

سوال نمبر 63 : بعض لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کو خطا کار ٹھہراتے ہیں اس کا جواب دیں؟

جواب:......اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ معصوم ہیں ان کو گنہگار ٹھہرانے والا خود گمراہ ہے۔

القرآن:...... **اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ سُلْطٰنٌ ط** (سورۂ بنی اسرائیل، پارہ **15**، آیت **65**)

ترجمہ: اے ابلیس میرے خاص بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

فائدہ:......اس آیت میں خدائے رحمٰن نے ارشاد فرمایا کہ اے ابلیس میرے محبوب بندوں میرے خاص بندوں پر تیرا قابو نہیں اس کائنات میں سب سے خاص اور محبوب بندے انبیاء کرام علیہم السلام ہیں لہٰذا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر شیطان کا مکر اور وار چل ہی نہیں سکتا۔

القرآن:...... **قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ○** (سورۂ ص، آیت **82,83** پارہ **23**)

ترجمہ: کہ اے مولیٰ ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے خاص بندوں کے۔

فائدہ:......اس خطۂ زمین پر سب سے خاص رب رحمٰن کے بندے انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور شیطان کہہ رہا ہے کہ اے مولیٰ جل جلالہٗ سب کو گمراہ کروں گا مگر تیرے خاص بندوں کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ معلوم ہوا کہ جب شیطان انبیاء کرام علیہم السلام کو معصوم مان کر اُن کو بہکانے سے معذوری ظاہر کرے تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ کیوں کر سرزد ہوں۔

الحدیث:......حضرت ابوالدرداء ؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے ہم نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

مانگتا ہوں پھر تین دفعہ فرمایا۔ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا ہاتھ مبارک پھیلایا جیسے کسی چیز کو پکڑتے ہیں جب آپ ﷺ نماز ختم کر چکے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی نماز میں ایسے عمل فرماتے سنا جو آپ پہلے کبھی نہیں کرتے تھے اور ہم نے آپ ﷺ کو ہاتھ پھیلاتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا مردود اور دشمن ابلیس میرے منہ کے پاس آگ کا ایک شُعلہ لایا۔ میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بعدازاں میں نے اسے پکڑنا چاہا۔ (اگر اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے باندھ دیتا پھر صبح ہوتی اور مدینہ منورہ کے لڑکے اس سے کھیلتے)۔

(بحوالہ: سنن نسائی جلد اول، باب لعن ابلیس فی الصلوۃ، رقم الحدیث 1218 صفحہ 372، مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث:...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات حضور ﷺ ان کے ہاں سے نکلے مجھے بہت محسوس ہوا جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میرا طرزِ عمل دیکھا تو دریافت کیا اے عائشہ! کیا ہوا؟ کیا تم نے کچھ محسوس کیا؟ میں نے عرض کی میں محسوس کیوں نہ کروں جب کہ میری جیسی عورت ہو اور آپ ﷺ جیسا مرد ہو۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! میں نے عرض کی کیا ہر انسان کے ساتھ (شیطان) ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن میرے رب جل جلالہ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

(بحوالہ: مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، رقم الحدیث 6981 صفحہ 612 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ کروانا تو درکنار شیطان اُن کو نہ

وسوسے پہنچا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے۔

سوال نمبر 64 : بعض لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق یوں کہتے ہیں کہ جب وہ گناہ سے نہیں بچ سکے تو ہم کیسے بچ سکتے ہیں؟

جواب:...... محدثین اور علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے دانہ گندم تناول فرمایا یہ حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی اس کو گناہ یا سیاہ کاری کا نام نہیں دیا جا سکتا اس بناء پر حضرت آدم علیہ السلام کو گناہ کا مرتکب کہنا سخت گناہ اور اسلامی عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کا بھول سے گندم کھا لینا اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہے۔

پہلی مصلحت:...... حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

القرآن:...... ترجمہ: میں (آدم) کو زمین کے واسطے خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہی زمین کے واسطے ہوئی تھی پھر وہ جنت میں ہمیشہ کیسے رہ سکتے تھے لہٰذا دانہ گندم بھول کر کھانا یہ جنت سے باہر تشریف لاکر زمین پر تشریف لانے کا سبب بنا تاکہ خدائے رحمٰن کا یہ فرمان پورا ہو جائے کہ میں آدم کو زمین کے واسطے خلیفہ بنانے والا ہوں۔

دوسری مصلحت:...... یہ راز وہ سمجھے جو لذتِ عشق سے واقف ہو خدائے رحمٰن نے شیطان سے کہا تھا ''اُخْرُجْ مِنْهَا'' نکل جا یہاں سے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کے لئے فرمایا ''اِهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا'' جس میں بتایا کہ تم کچھ عرصے کے لئے زمین میں بھیجے جا رہے ہو۔ پھر اپنی کروڑ ہا اولاد کے ساتھ واپس جنت میں جاؤ گے یعنی دو جا رہے ہو کروڑوں کو ساتھ لاؤ گے بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہم کو جنت سے نہ نکالا بلکہ ہم نے اُنہیں وہاں سے علیحدہ کیا کیوں کہ اُن کی پشت میں کافروں اور فاسقوں کی روحیں تھیں جو کہ جنت کے قابل نہ تھے حکم ہوا کہ اے آدم

(علیہ السلام) زمین پر جا کر ان خبیثوں کو چھوڑ آؤ پھر آپ کی جگہ یہی جنت ہے۔

(مرقات باب الایمان بالقدر و روح البیان، آیت مازلھما الشیطن، از کتاب: جاء الحق صفحہ 399)

تیسری مصلحت:...... اگر حضرت آدم علیہ السلام کا زمین پر آنا عذاب ہوتا تو یہاں اُن پر خلافت و نبوت کا نورانی تاج نہ رکھا جاتا، آپ کی اولادوں میں سے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام پیدا نہ ہوتے۔ جس گندم کے دانے کو کھا کر حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے اسی گندم کو آپ کی اولاد کے لئے غذا تجویز کیا گیا۔

سوال نمبر 65 : حضرت داؤد علیہ السلام نے پرائی عورت یعنی اوریا کی بیوی کو نظر بد سے دیکھا جس کا واقعہ سورہ ص میں ہے اور یہ فعل یقیناً جرم ہے اس کا جواب دیں؟

جواب:...... مؤرخین نے حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ میں کچھ زیادتی کر دی ہے اسی لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تھا کہ جو کوئی حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ قصے کہانیوں کی طرح بیان کرے گا میں اُسے ایک سو ساٹھ کوڑے لگاؤں گا یعنی تہمت کی سزا اَسّی کوڑے ہیں اور اس کو دُگنے لگیں گے۔ (روح البیان، سورہ ص)

حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ صرف یہ تھا کہ ایک شخص اوریا نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی اُسے پیغام پر پیغام دے دیا۔ اُس عورت نے آپ علیہ السلام کے ساتھ نکاح کر لیا اور یہ شخص نکاح نہ کر سکا چنانچہ تفسیراتِ احمدیہ آیت "لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ" کی تفسیر میں ہے کہ "وَعَنْ دَاوٗدَ بِکَوْنِہٖ اِقْدَامًا عَلَی الْفِعْلِ الْمَشْرُوْعِ وَھُوَ نِکَاحُ الْمَخْطُوْبَتِہٖ لاَدرِیَا لَا نَظَرُ مَنْکُوْحَتُہٗ" مگر چونکہ اس جائز کام سے بھی نبوت کی شان بلند و بالا ہے اس لئے رب تعالیٰ نے ان کے احترام کو زیادہ فرماتے ہوئے دو فرشتوں کو ایک فرضی مقدمہ

لے کر بھیجا اور اُنہوں نے اپنی طرف نسبت کر کے آپ سے فیصلہ کرا کر اشارتاً سمجھا دیا۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا رب تعالیٰ کے ہاں کتنا احترام ہے کہ نہایت عمدہ طریقہ سے اُنہیں معاملہ سمجھایا گیا۔

سوال نمبر 66: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبطی کو جان سے مار دیا اور فرمایا "ھٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ" کہ یہ شیطانی کام ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام نے ظلماً قتل کیا جو کہ بڑا جرم ہے۔ (معاذ اللہ)؟

جواب:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ قتل کا نہ تھا بلکہ قبطی ظالم تھا مظلوم اسرائیلی کو چھڑانا تھا جب قبطی نے نہ چھوڑا تو آپ علیہ السلام نے ہٹانے کے لئے چپت لگا دی وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طاقت برداشت نہ کر سکا مر گیا۔ نیز یہ واقعہ عطائے نبوت سے پہلے کا ہے۔ روح البیان میں ہے "کان ھذا قبل النبوۃ" نیز وہ قبطی کافر حربی تھا جس کا قتل جرم نہیں آپ نے فقط ایک قبطی مارا کچھ دنوں بعد تو سارے ہی قبطی غرق کر دیئے گئے قبطی کا قتل وقت سے پہلے ہو گیا جب سارے قبطیوں کی ہلاکت کا وقت آتا تو یہ بھی ہلاک ہوتا "فَغَفَرَ لَہٗ اور ظَلَمْتُ نَفْسِیْ" سے دھوکا نہ کھاؤ یہ الفاظ خطا پر بھی بولے جاتے ہیں یا ھذا سے قبطی کا ظلم مراد ہے یعنی یہ ظلم شیطانی کام ہے۔

سوال نمبر 67 : قرآن مجید سے ثابت ہے کہ زلیخا نے زنا کا ارادہ کیا جو کہ سخت جرم ہے، آپ کہہ چکے ہو کہ نبی کی زوجہ فاحشہ نہیں ہوتی تو زلیخا، یوسف علیہ السلام کی بیوی کیوں کر ہو سکتی ہے وہ فاحشہ بدکار تھی لہٰذا یا تو مانو کہ ان کا نکاح نہیں

ہوایا تو یہ قاعدہ غلط ہے جواب دیجئے؟

جواب:...... حضرت زلیخا، حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ اور قابلِ احترام بیوی ہیں ان کا یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آنا بخاری شریف، مُسلم شریف کی احادیث اور تفاسیر سے ثابت ہے اُنہیں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے فرزند پیدا ہوئے جن کے نام افرائیم اور میشاء ہیں۔

تفسیر خازن، تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک معالم التنزیل وغیرہ میں اس کی تصریح ہے چنانچہ سرکارِ اعظم ﷺ نے جناب سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اپنی ازواج پاک سے فرمایا ''**انکن لانتن کصواحب یوسف** '' تم تو یوسف (علیہ السلام) کی بیوی زلیخا کی طرح ہوگئیں۔ صواحب صاحب کی جمع ہے صاحبہ بیوی کو کہتے ہیں قرآنِ مجید میں ہے ''**وَلَم تَکُنْ لَہ صَاحِبَۃٌ**'' حضرت زلیخا نہ تو فاحشہ تھی اور نہ ہی آپ سے زنا جیسا گناہ کبھی صادر ہوا۔ حضرت زلیخا سے جماع کا ارادہ بے خودی، عشق کی حالت میں ہوگیا، حضرت یوسف علیہ السلام کے حُسن نے اُنہیں دیوانہ بنادیا اس والہانہ حالت میں حضرت زلیخا فقط ارادہ کر بیٹھیں، جب مصری عورتوں نے اسی جمال سے بے خود ہوکر اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو اگر حضرت زلیخا نے اس حُسن پر فریفتہ ہوکر دامن صبر چاک کر دیا تو کیا تعجب ہے؟ پھر ان تمام خطاؤں سے توبہ کرلی یہ بھی خیال رہے کہ حضرت زلیخا نے صرف حضرت یوسف علیہ السلام ہی سے رغبت کی کسی دوسرے سے نہ کی رب تعالیٰ نے اُنہیں محفوظ رکھا۔

اسلامی عقائد کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں اُن کی ازواج معصوم نہیں ہاں البتہ وہ زنا اور فحش کاموں سے اللہ تعالیٰ کی عطا سے محفوظ ہیں حضرت زلیخا نے یہ گناہ کر کے توبہ کرلی کہ عرض کیا ''**اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَارَ اودتہ**

عَنْ نَفْسِہٖ '' حضرت زلیخا نے اپنی خطا کا اقرار کیا اور خطا کا اقرار توبہ ہے اسی لئے رب کریم نے حضرت زلیخا کی خطا کا ذکر فرمایا مگر ان کی توبہ کے سبب اُن پر عتاب یا عذاب کا ذکر نہ کیا تاکہ معلوم ہو کہ ان کے گناہ کی معافی ہوچکی۔

لہٰذا اب حضرت زلیخا کی خطاؤں کا ذکر کر کے بے ادبی کرنا سخت گناہ ہے حضرت زلیخا سیّدنا یوسف علیہ السلام کی اہلبیت ہیں ان کی توہین اس باکمال پیغمبر کی توہین ہے۔

سوال نمبر 68 : محفلِ نعت کا رواج کب سے ہے احادیث کی روشنی میں جواب دیجئے؟

جواب:...... محفلِ نعت آج کل کا رواج نہیں ہے بلکہ محفلِ نعت کا انعقاد چودہ سو سال سے جاری ہے آج سے چودہ سو سال قبل سرکارِ اعظم ﷺ کی زیرِ صدارت محفلِ نعت کا انعقاد ہوتا تھا جب کہ محفلِ نعت میں حاضرین صحابہ کرام علیہم الرضوان ہوتے تھے۔

الحدیث:...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھتے، چادر مبارک بچھاتے اور پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس پر کھڑے ہوکر سرکارِ اعظم ﷺ کے محامد وفضائل بیان فرماتے آپ کی مدافعت کرتے اور مفاخرت فرماتے۔

اللہ اکبر! سرکارِ اعظم ﷺ اپنے ثناء خواں سے خوش ہوکر اس طرح دُعا سے نوازتے۔ اے اللہ کریم! روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعے حسان بن ثابت کی مدد فرما۔ (بحوالہ: بخاری شریف جلد اوّل صفحہ 65)

الحدیث:...... ترجمہ: سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی

طرف نظر فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی موجود تھی (حضور ﷺ) پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کیا تم نے حضور سرکار دو عالم ﷺ سے نہیں سنا (جب میں آپ ﷺ کی نعت شریف وغیرہ کے اشعار آپ ﷺ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ ﷺ فرماتے تھے۔ یا اللہ تعالیٰ میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ روح القدس (سیدنا جبریل علیہ السلام) کے ساتھ ان کی مدد فرما) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں۔

(بحوالہ: سنن نسائی جلد اول، باب الرخصۃ فی انشاد الشعر الحسن فی المسجد، رقم الحدیث 719، صفحہ 219 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

الحدیث: ...... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہو کر ان کی ہجو کرتے جنہوں نے حضور ﷺ کی توہین کی ہوتی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بیشک روح القدس (جبریل امین) بھی حسان کے ساتھ ہے جب تک حضور ﷺ کی طرف سے لڑتے رہیں گے۔

(بحوالہ: ابوداؤد جلد سوم، کتاب الادب، رقم الحدیث 1580 صفحہ 570 مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ: ...... مذکورہ احادیث سے نعت خوانی کا ثبوت ملتا ہے یہ احادیث ان بدمذہبوں کے لئے تازیانہ عبرت ہیں جو نعت خوانی اور محفلِ میلاد کی مجالس کو بدعت سے تعبیر دیتے ہیں۔

محفلِ نعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ خود میرے مولیٰ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنے منبرِ اقدس پر بٹھایا اور نعت شریف پڑھنے کا حکم دیا اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ کریم! روحُ القدس (جبریل امین) کے ذریعہ حسان رضی اللہ عنہ کی مدد فرما۔

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نعت خوانی کا انکار کرکے قرآن خوانی پر زور دینے والے کوئی بڑے سے بڑا محدث مجھ کو بتا دیں؟ کہ کیا محفلِ حسن قرأت کے لئے بھی کبھی حضور ﷺ نے یہ اہتمام فرمایا؟ کیا کبھی محفلِ حسنِ قرأت میں موجود قاری کے لئے بھی ایسی دعائیں دی ہیں؟

بخاری شریف کی حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ نعت خواں کے لئے سرکارِ اعظم ﷺ منبر بچھاتے رہے ہیں یہ خصوصی کرم اس بات کی دلیل ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ اپنے ان غلاموں کو جو محبت و تعظیمِ رسول ﷺ پھیلانے کا ذریعہ ہے بے حد پسند فرماتے ہیں محفلِ نعت باعثِ برکت و رحمت ہے۔ جس محفل کا سرکارِ اعظم ﷺ خود انعقاد فرمائیں اس سے بڑھ کر کائنات میں کون سی محفل ہوگی۔

سوال نمبر 69 : نماز کے بعد یا نماز کے علاوہ بلند آواز سے ذکر کرنا کیسا ہے؟

جواب: ...... نماز کے بعد یا نماز کے علاوہ بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔

القرآن: ...... فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ .

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو۔ (سورۂ نساء، پارہ 5، آیت 103)

الحدیث: ...... سیدنا حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے: لا الہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ نبی کریم ﷺ انہی کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے۔ (بحوالہ: سنن نسائی جلد اول، باب عدد التہلیل والذکر بعد التسلیم، رقم الحدیث 1343 صفحہ 412 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث: ...... ترجمہ: عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی کریم ﷺ

کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا معمول تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں۔ جب میں یہ ذکر سنتا، تو مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کر چکے ہیں۔ (بحوالہ: مسلم شریف جلد اول، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، رقم الحدیث 1219 صفحہ 459 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:...... ترجمہ: ابو معبد (نافذ) حضرت ابن عباس ؓ کے غلام روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے بیان کیا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جس وقت لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں معروف تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اس کو معلوم کر لیتا تھا جس وقت باآواز بلند ذکر سنتا تھا۔

(بحوالہ: بخاری جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث 798 صفحہ 371 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

روایت:...... حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے روایت نقل کی ہے کہ صحابیِ رسول ﷺ حضرت عبداللہ ابنِ مسعود ؓ اپنی مجلس میں بلند آواز سے ذکر کرتے تھے۔

(کتاب الزھد کتاب شامی صفحہ 350)

فائدہ:...... قرآن مجید کی آیت اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ نماز کے بعد یا نماز کے علاوہ بلند آواز سے ذکر کرنا سرکارِ اعظم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں بھی رائج تھا لہٰذا اب بھی اس پر عمل جاری رکھنا چاہیے۔

سوال نمبر 70 : نعلِ پاک کی کیا حقیقت ہے؟

جواب:...... علمائے اُمت نعلِ پاک یعنی سرکارِ اعظم ﷺ کی پاپوش مبارک کے بارے میں فرماتے ہیں۔

1)...... سرکارِ اعظم ﷺ کا نعلِ مبارک جس گھر میں ہو برکت کا نزول ہوتا ہے۔

2)...... نعلِ پاک شفا اور بیماری سے صحت یابی کا وسیلہ ہے۔

نعلِ پاک کے متعلق دیوبندی پیشوا اشرفعلی تھانوی کا بیان:

دیوبندی پیشوا اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب ''زاد السعید'' میں لکھا ہے کہ آخر شب ذکر واذکار کر کے نعلِ پاک رسول ﷺ کے نقشے کو باادب اپنے سر پر رکھے اور اس نقشے کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر اس کو چہرہ پر ملے اور محبت سے بوسہ دے دیگر اس نقشے کی برکت سے شفا ملتی ہے۔

(از کتاب: زاد السعید، مصنف اشرفعلی تھانوی صفحہ 45 تا 52 مطبوعہ دار الاشاعت)

سوال نمبر 71 : نعلِ پاک سرکارِ اعظم ﷺ کی پاپوش مبارک کا نقشہ ہے اس کو جھنڈے میں نصب کرنا اور بلندی پر آویزاں کرنا کیسا ہے؟

جواب:...... نعلِ پاک کو پرچم اسلام میں لگانا اور بلندی پر آویزاں کرنا بالکل جائز ہے کیونکہ یہ نعلِ پاک کا نقشہ بنا ہوا ہے اور نقشے کو اس طرح پرچم میں نصب کرنا بلندی پر آویزاں کرنا منع نہیں ہے اصل اور عکس کا حکم بعینہ ایک نہیں ہے۔

سوال نمبر 72 : مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے جس کا مفہوم ہے کہ تین مسجدوں، مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور مسجد نبوی شریف کے سوا کسی جگہ کا سفر نہ کیا جائے پھر لوگ مزاراتِ اولیاء کی نیّت سے سفر کیوں کرتے ہیں؟

جواب:...... سوال کرنے والے نے اس حدیث شریف کے معنیٰ غلط اخذ کئے ہیں محدثین اس کی شرح اس طرح فرماتے ہیں کہ زیادتی ثواب کی نیت سے مسجدوں میں سے صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا چاہیے۔

مساجد کے علاوہ زیادتی ثواب کے لئے سفر کرنا تو احادیث میں باعثِ ثواب کہا گیا ہے جیسے علمِ دین کے حصول کے لئے سفر کرنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے سفر کرنا بلکہ قرآن مجید میں بار بار زمین پر سفر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

دلیل:...... مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ جو شخص علم کے راستے پر چلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔

دلیل:...... ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ کفار سے فرما دو کہ زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ منکروں کا کیا انجام ہوا۔

دلیل:...... حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے برکت حاصل کرنے کے لئے اُن کے مزار پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مزار پر جاکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہوتی ہے۔ (مقدمہ شامی صفحہ 23)

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ اپنے وطن فلسطین سے عراق کا سفر کرکے امام صاحب کے مزار شریف پر تشریف لاتے تھے۔

دلیل:...... ستر ہزار صبح اور ستر ہزار شام ملائکہ سرکارِ اعظم ﷺ کے دربار شریف کی نیت سے فقط صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا سفر عرش سے فرش تک فرماتے ہیں جو قیامت تک جاری رہے گا۔

دلیل:...... نووی کی شرح مُسلم میں ہے کہ ابو محمد نے فرمایا کہ سوائے ان تین مساجد کے اور کسی جگہ سفر کرنا حرام ہے مگر یہ محض غلط ہے۔ احیاء العلوم میں ہے کہ بعض علماء متبرک مقامات اور علماء کرام کے مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو منع کرتے ہیں جو مجھ کو تحقیق حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایسا نہیں بلکہ زیارت قبور کا حکم ہے۔ اس حدیث کی وجہ سے کہ تم ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنے سے اس لئے

منع کیا گیا ہے کہ تمام مسجدیں ایک سی ہیں لیکن برکت والے مقامات (مزاراتِ اولیاء) یہ برابر نہیں بلکہ ان کی برکات بقدر درجات ہیں کیا یہ مانع انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور کے سفر سے بھی منع کرے گا۔

الغرض کہ اس حدیث شریف کا مطلب صاف ظاہر ہوگیا اور محدثین نے بھی اس حدیث کی شرح میں فرمایا کہ اگر یہی مطلب لیا جائے تو ساری دنیا کے مسافر پریشان ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ سنتا ہے مگر اپنے نیک بندوں کے مزارات پر ان کے وسیلے سے مانگا جائے تو ان کی برکتوں سے دعائیں جلد مقبول ہوجاتی ہیں۔

سوال نمبر 73 : ولایت کی حقیقت قرآن وحدیث سے ثابت کریں؟

جواب:...... ولایت کی حقیقت قرآن مجید کی اس آیت سے ثابت ہے۔

القرآن:...... اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ○ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ط

ترجمہ: سُن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں اُنہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی اور آخرت میں۔

(بحوالہ: سورۂ یونس، آیت 62 تا 64 پارہ 11)

فائدہ:...... اس آیت میں تمام نیک بندے جو قیامت تک اس دنیا میں تشریف لائیں گے ان سب کا ذکر ہے ولایت قرآن کی صریح آیت سے ثابت ہے لہٰذا ولایت کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ اپنے اولیاء کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں خوشخبری دی ہے۔

حدیث شریف:...... سرکارِ اعظم ﷺ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں سرکارِ

اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مومن کے لئے بشارتِ عاجلہ رضائے الٰہی جل جلالہٗ اور اللہ تعالیٰ کی محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے۔

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ کی بڑی شان ہے اور ان کی کائنات میں مقبولیت اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت یہ بھی دلیل خاص ہے۔

سوال نمبر 74 : مردوں کو زندہ کرنا تو رب تعالیٰ کی صفت ہے کیا اولیاء اللہ بھی مردوں کو جلا سکتے ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیجئے؟

جواب:...... اللہ تعالیٰ کے نیک بندے انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کرام رحمہم اللہ رب تعالیٰ کی عطا سے مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں یہ اسلامی عقیدہ ہے جو کہ قرآنِ مجید سے ثابت ہے جس کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے۔

القرآن:...... اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَ اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ لا فِیْ بُیُوْتِکُمْ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

(سورۂ آل عمران، آیت 49 پارہ 3)

ترجمہ: (حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں) میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے، اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

فائدہ:...... قرآنی آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ اختیار عطا فرمایا کہ آپ علیہ السلام بے جان پرند کی مورت کو پھونک ماریں تو اس میں جان پڑ جائے کوئی شخص آپ کے پاس حاضر ہوتا تو آپ اُس کی مشکل کشائی فرماتے اُسے شفا دیتے، آپ غیب کی خبریں بتاتے اور مردوں کو زندہ بھی کرتے تھے۔

القرآن:...... ترجمہ: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے! دکھا دے تو کیوں کر مُردے جلائے گا اور فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں! مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر اُنہیں بُلا وہ تیرے پاس (دوبارہ زندہ ہو کر) چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورۂ بقرہ، آیت 260 پارہ 3)

فائدہ:...... اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ کی عطا سے مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔

القرآن:...... ترجمہ: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں (مدتوں تک) چلا جاؤں گا پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں ایک راہ لی سرنگ بناتی پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ نے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا، بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تو بیشک میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بُھلا دیا کہ میں اس کا مذکور (ذکر کروں) کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی۔ اچھنبا ہے موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے

اپنا علم لدنّی عطا کیا۔ (سورۂ کہف، آیت 60 تا 65 پارہ 15)

تفسیر:...... مفسرین ان آیات کی تفسیر میں مکمل واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم جن کا نام یوشع بن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت وصحبت میں رہتے تھے اور آپ علیہ السلام سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں۔ بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ کیا گیا تھا اس لئے آپ علیہ السلام نے وہاں پہنچنے کا عزم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں پھر یہ دونوں حضرات روٹی اور نمکین بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے ایک جگہ ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمہ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے آرام کیا اور مصروف خواب ہوگئے جس مچھلی کو پکا کر لائے تھے وہ مچھلی اس مقام پر زنبیل میں خود بخود زندہ ہوگئی اس پر سے پانی کا بہاؤ رُک گیا اور محراب سی بن گئی۔ حضرت یوشع بن نون کو اُٹھنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کرنا کہ (مچھلی فلاں مقام پر خود بخود زندہ ہوگئی) یاد نہ رہا اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آگیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے مچھلی طلب کی خادم نے معذرت طلب کرتے ہوئے مچھلی کی حیات کا واقعہ سنایا یہ سُن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ جس مقام پر مردہ مچھلی نے حیات پائی تھی وہی ہماری منزل تھی جس کی طلب میں ہم چلے تھے ان کی ملاقات وہیں ہوگی جو چادر اوڑھے آرام فرما رہے تھے وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔

1)...... حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ

کے نبی ہیں یا ولی ہیں مگر اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اُن اولیاء میں سے ہیں جن کو رب کریم نے علم لُدنّی عطا فرمایا ہے۔

2)...... جس مقام پر اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت خضر علیہ السلام جلوہ افروز تھے اس جگہ پر مردہ بُھنی ہوئی مچھلی کو زندگی مل گئی پھر جب اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ اپنی مبارک زبان سے یہ کہہ دے کہ "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰه"، "اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑا ہو جا" تو مردہ انسان میں حیات کیوں کر نہ آئے۔

3)...... اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے ملاقات اور اُن کی زیارت کے لئے سفر کر کے جانا یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سُنّت ہے۔

سوال نمبر 75 : بزرگانِ دین کے ایام کا انعقاد کرنا شریعت میں کیسا ہے؟

جواب:...... اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد منانا جائز بلکہ باعثِ ثواب ہے۔

القرآن:...... وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: اور اُنہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ (سورۂ ابراہیم، آیت 5، پارہ 13)

تفسیر:...... اس آیت کی تفسیر میں مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دن یاد دلاؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نعمتیں اُتاریں جیسے غرقِ فرعون، آسمان سے من وسلویٰ کا نزول وغیرہ۔

معلوم ہوا کہ جن دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمت عطا کرے اس کی یاد منانے کا حکم رب تعالیٰ نے خود ہمیں دیا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں اس لئے اُن کا دن، اُن کی یادگار بھی منانی چاہیے۔ بزرگانِ دین کے ایام کو باعث اجر وثواب اس لئے کہا گیا کہ ان ایام کو رب کریم نے اپنے ایام قرار دیا ہے۔

الحدیث:...... حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت

جمعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں اُن کا وصال ہوا۔ (ابوداؤد، ابنِ ماجہ، نسائی)

فائدہ:...... جمعہ کے دن کی افضلیت حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت سے ہے **معلوم ہوا کہ** ایامِ بزرگانِ دین منانا حقیقت میں رب کریم کے دن منانے کے مترادف ہے۔

سوال نمبر 76 : ہمارے یہاں اسلامی مہینے کی گیارہویں شب کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف منائی جاتی ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:...... پچھلے سوال کے جواب میں ہم نے تفصیل سے اس بات کو واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد منانا جائز اور باعثِ ثواب ہے لہٰذا گیارہویں شریف کا انعقاد بھی اِسی کی ایک قسم ہے گیارہویں شریف حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کے لئے اُن کی یاد کے طور پر منائی جاتی ہے جس میں قرآن مجید، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھے جاتے ہیں جس کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

گیارہویں شریف صالحین کی نظر میں:

1)...... سراج الھند محدث اعظم ہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی علیہ الرحمہ گیارہویں کے متعلق فرماتے ہیں:

’’حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے، نمازِ عصر کے بعد مغرب تک قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اِرد گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر

ذکر جہر کرتے، اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی، اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رُخصت ہوجاتے۔‘‘ (ملفوظاتِ عزیزی، فارسی، مطبوعہ میرٹھ، یوپی بھارت صفحہ 62)

2)...... تیرہویں صدی کے مجدّد شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی علیہ الرحمہ گیارہویں شریف کے متعلق فرماتے ہیں:

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ’’ماثبت من السنۃ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ میرے پیرو مرشد حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مہاجر مکی علیہ الرحمہ نو ربیع الثانی کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے تھے بیشک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ھندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔

(بحوالہ: ماثبت من السنۃ از: شاہ عبدالحق محدث دہلوی، عربی، اردو مطبوعہ دہلی صفحہ 167)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی دوسری کتاب ’’اخبارالاخیار‘‘ میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ (المتوفی 997ھ) گیارہ ربیع الثانی کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے تھے۔

(اخبار الاخیار، از: محدث شاہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ صفحہ 498 (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی)

حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مکی علیہ الرحمہ، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ یہ تمام بزرگ دینِ اسلام کے عالم فاضل تھے اور ان کا شمار صالحین میں ہوتا ہے، ان بزرگوں نے گیارہویں شریف کا ذکر کر کے کسی قسم کا شرک و بدعت کا فتویٰ نہیں دیا۔

تمام دلائل و براہین سے معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف کا انعقاد کرنا سلف وصالحین کا طریقہ ہے جو کہ باعثِ اجر و ثواب ہے۔

سوال نمبر 77 : معراج کی حقیقت قرآن سے ثابت کریں؟

جواب:...... معراج شریف کی حقیقت قرآن مجید سے ملاحظہ ہو:

القرآن:...... سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ O (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 1، 15)

ترجمہ: پاکی ہے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی ہم نے اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سُنتا دیکھتا ہے۔

سرکارِ اعظم ﷺ کے سفرِ معراج کا ذکر قرآن مجید کی متعدد آیات میں مفصّلا، مجملاً، کنایتہً اور اشارۃً ملتا ہے متذکرہ آیت مقدسہ کے علاوہ سورۂ والنجم پارہ ستائیس کی ابتدائی آیات ایک تا اٹھارہ مسلسل مضامین معراج کا ہی بیان کرتی ہیں۔

متذکرہ آیت میں لفظ آیا ہے ''بِعَبْدِهٖ'' اس سے مراد بندہ ہے کیونکہ بندہ روح اور جسم کے ایک ساتھ ہونے سے بنتا ہے ورنہ اگر صرف روح ہوتی تو آیت میں ''بِرُوْحِهٖ'' آتا۔

مگر یہاں ''بِعَبْدِهٖ'' بیان کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ معراج کا سفر سرکارِ اعظم ﷺ نے روح اور جسم کے ساتھ فرمایا۔

سوال نمبر 78 : حدیث شریف کا مفہوم یوں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ معراج کی رات میں نے سرکارِ اعظم ﷺ کا جسم گم نہ پایا اس کا جواب دیں؟

جواب:...... حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو ایک نہیں بلکہ کئی معراجیں کرائی گئیں جن میں سے ایک معراج روح اور جسم کے ساتھ ہوئی بقیہ تمام معراجیں صرف روحانی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جس معراج کا ذکر ہے وہ معراجِ روحانی ہے۔

سوال نمبر 79 : شبِ معراج سرکارِ اعظم ﷺ کا اپنے رب جل جلالہٗ کا دیدار کرنا احادیث کی روشنی میں ثابت کریں؟

جواب:...... سرکارِ اعظم ﷺ نے شبِ معراج اپنے سر کی آنکھوں سے رب تعالیٰ کا دیدار کیا۔

الحدیث:...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کریم کو دیکھا۔ (مسند احمد از کتاب: دیدارِ الٰہی)

اس حدیث کے بارے میں امام اجل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ خصائصِ کُبریٰ اور علامہ عبدالرؤف شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحدیث:...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دولتِ کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا مجھ کو شفاعتِ کُبریٰ و حوضِ کوثر سے فضیلت بخشی۔ (بحوالہ: ابنِ عساکر از کتاب: دیدارِ الٰہی)

الحدیث:...... طبرانی معجم اوسط میں ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے بے شک سرکارِ اعظم ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب جل جلالہٗ کو دیکھا ایک بار اس آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے۔ (طبرانی، معجم اوسط)

الحدیث:...... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ نے اپنے رب جل جلالہٗ کو دیکھا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا اللہ

تعالیٰ نے نہیں فرمایا ''لاتدرکه الابصار وهو یدرک الابصار'' حضرت ابنِ عباس ؓ نے فرمایا۔ تم پر افسوس ہے کہ یہ تو اس وقت ہے جب وہ اپنے ذاتی نور سے جلوہ گر ہو حضور ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کو دو مرتبہ دیکھا۔

(بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، رقم الحدیث 1205 صفحہ 518 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث:...... حضرت عکرمہ ؓ سے روایت ہے آیتِ کریمہ ''ما کذب الفواد ما رای'' کے بارے میں حضرت ابنِ عباس ؓ نے فرمایا حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھوں) سے دیکھا۔

(بحوالہ: ترمذی شریف، جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، رقم الحدیث 1207 صفحہ 519 مطبوعہ فرید بک لاہور)

عقیدہ:...... حضور ﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصّہ میں مع جسم شریف تشریف لے گئے اور وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہوگا اور جمالِ الٰہی اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا اور کلامِ الٰہی بلاواسطہ سُنا اور تمام ملکوت السمٰوٰت والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا۔

(بہارِ شریعت حصّہ اوّل)

سوال نمبر 80 : شبِ معراج کو عبادت کا خصوصی اہتمام کرنا اور اس رات کی برکتیں احادیث کی روشنی میں ثابت کریں؟

جواب:...... شبِ معراج کو اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکارِ اعظم ﷺ سے نسبت ہے اس لئے اس رات اور اس دن کی بڑی فضیلتیں ہیں عبادت و ریاضت ہر رات میں باعثِ ثواب ہے مگر متبرک اور مقدس راتوں میں عبادات کی فضیلت نہایت مختلف ہے۔

حدیث شریف:...... حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو سو سال کی عبادت کا

ثواب ملتا ہے۔ (احیاء العلوم، مصنف: امام غزالی علیہ الرحمہ جلد اول، صفحہ 373)

سوال نمبر 81 : ستائیس 27 رجب کے دن روزہ رکھنا کیسا؟

جواب:...... ستائیس رجب کو روزہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے چنانچہ روایت میں آتا ہے:

روایت:...... امام بیہقی ؓ نے شعب الایمان میں لکھا ہے کہ ماہِ رجب میں ایک دن اور ایک رات بہت ہی افضل اور برتر ہے جس نے اس دن روزہ رکھا اور اس رات عبادت کی تو گویا اس نے سو سال کے روزے رکھے اور سو سال تک عبادت کی یہ افضل رات رجب شریف کی ستائیسویں شب ہے۔ (بحوالہ: ماثبت من السنہ صفحہ 171)

یہ روایات اگرچہ ضعیف ہیں لیکن ''فضائلِ اعمال'' میں ضعیف روایات مقبول ہوتی ہیں۔ (بحوالہ: مرقاۃ اشعۃ اللمعات)

معلوم ہوا کہ شبِ معراج کی فضیلت بہت زیادہ ہے لہٰذا اس رات کو عبادت میں گزارنی چاہیے عوام بہکانے والوں کی باتوں پر کان نہ دھریں۔

سوال نمبر 82 : شبِ برأت کی کیا حقیقت ہے؟

جواب:...... شبِ برأت کی حقیقت قرآن مجید سے ملاحظہ ہو:

القرآن:...... ترجمہ: قسم ہے اس روشن کتاب کی بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اُتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ (الدّخان 2:4)

تفسیر:...... اس رات سے مراد شبِ قدر ہے یا شبِ برأت۔ (خزائن العرفان)

ان آیات کی تفسیر میں حضرت عکرمہ ؓ اور بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ ''لیلۃ مبارکہ'' سے پندرہ شعبان کی رات مُراد ہے اس رات میں زندہ رہنے والے،

فوت ہونے والے اور حج کرنے والے، سب کے ناموں کی فہرست تیار کی جاتی ہے اور جس کی تعمیل میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابنِ جریر، ابنِ منذر اور ابنِ ابی حاتم نے بھی لکھا ہے، اکثر علماء کی رائے ہے کہ مذکورہ فہرست کی تیاری کا کام ''لیلۃ القدر'' میں مکمل ہوتا ہے اگر چہ اس کی ابتداء پندرہویں شعبان کی رات سے ہوتی ہے۔ (ماثبت من السنہ صفحہ 194)

الحدیث:...... حسن بن علی الخلال، عبدالرزاق، ابن ابی سبرہ، ابراہیم بن محمد، معویہ بن عبداللہ بن جعفر، عبداللہ، حضرت علی ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اسے رزق دوں۔ کون مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اسے عافیت دوں۔ اسی طرح صبح تک ارشاد ہوتا رہتا ہے۔ (بحوالہ: سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم الحدیث 1446 صفحہ 398 مطبوعہ فرید لاہور)

الحدیث:...... حضرت عبدۃ بن عبداللہ الخزاعی، محمد بن عبدالملک، ابوبکر، یزید بن ہارون، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ ﷺ بقیع میں تھے، آپ ﷺ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ! کیا تو اس بات کا خوف کرتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے۔ میں نے عرض کیا یہ بات نہیں بلکہ مجھے خیال ہوا کہ آپ ﷺ دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو آسمانِ دنیا کی جانب نزول فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کے

گناہوں کی بخشش کرتا ہے۔ (بحوالہ: سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم الحدیث 1447 صفحہ 398 مطبوعہ فرید بک لاہور)

قرآن مجید کی آیت اور احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ شبِ برأت ایک مقدس اور متبرک رات ہے، جس کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھنا چاہیے۔

سوال نمبر 83 : شبِ برأت میں قبرستان جانا کس حدیث سے ثابت ہے؟

جواب:...... شبِ برأت میں قبرستان جانا احادیث کی مختلف کتابوں سے ثابت ہے۔

الحدیث:...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے سرکارِ اعظم ﷺ کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں تشریف فرما ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے، میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب آسمانِ دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

(بحوالہ: ترمذی شریف، جلد اول صفحہ 156، ابنِ ماجہ شریف صفحہ 100، مسند احمد شریف جلد ششم صفحہ 238، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ 277، مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول صفحہ 237، شعب الایمان للبیہقی جلد سوم صفحہ 379)

تیرہویں صدی کے مجدد شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، تابعین میں سے جلیل القدر حضرات مثلاً حضرت خالد بن معدان، حضرت مکحول، حضرت لقمان بن عامر اور حضرت اسحٰق بن راہویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مسجد میں جمع ہوکر شعبان کی پندرہویں رات میں شبِ بیداری کرتے تھے اور رات بھر مسجد میں

عبادات میں مصروف رہتے تھے۔

(بحوالہ: ماثبت من السنہ صفحہ 202، لطائف المعارف صفحہ 144)

مذکورہ بالا حوالوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس مقدس رات میں مسجد میں جمع ہوکر عبادت میں مشغول رہنا اور اس رات شبِ بیداری کا اہتمام کرنا تابعین کرام کا طریقہ رہا ہے، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اب جو شخص شعبان کی پندرہویں رات میں شبِ بیداری کرے تو یہ فعل احادیث کی مطابقت میں بالکل مستحب ہے سرکارِ اعظم ﷺ کا یہ عمل بھی احادیث سے ثابت ہے کہ شبِ برأت میں آپ ﷺ مسلمانوں کی دعائے مغفرت کے لئے قبرستان تشریف لے گئے تھے۔ (بحوالہ: ماثبت من السنہ، صفحہ 205)

سوال نمبر 84 : کیا تعویذ باندھنا یا پہننا قرآن وحدیث کی روشنی میں جائز ہے؟

جواب:......تعویذات میں اللہ تعالیٰ کے کلام کی آیات تحریر ہوتی ہیں جس کو باندھنا یا پہننا جائز ہے کیونکہ قرآن مجید بیماریوں اور مصائب سے نجات کا سرچشمہ ہے چنانچہ ارشادِ باری ہے۔

القرآن:...... وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 82)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین فرماتے ہیں:

1)......علامہ قرطبی تفسیر احکام القرآن میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر

ؓ اپنے بالغ بچوں کو معوذات یاد کراتے تھے اور نابالغ بچوں کو معوذات لکھ کر گردن میں لٹکاتے تھے۔

(ابی عبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی 668ھ تفسیر احکام القرآن مطبوعہ دارالکتاب مصر، جلد 10 صفحہ 22)

2)......علامہ سیّد محمود البغدادی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں، جو شخص قرآن مجید سے دَم اور تعویذ کا منکر یعنی انکار کرتا ہے اس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں اور سیّدنا امام مالک ؓ فرماتے ہیں کہ جس تعویذ میں اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس کو برکت کے لئے مریض کی گردن میں لٹکانے میں کوئی حرج نہیں اور سیّدنا امام باقر ؓ اور حضرت امام ابنِ سیرین ؓ نے معوذات اور قرآن مجید کی آیات کو لکھ کر گردن میں لٹکانے کی رُخصت یعنی اجازت مرحمت فرمائی ہے اور پھر یہی صاحبِ روح المعانی فرماتے ہیں کہ معوذات اور قرآنی آیات اور اسمائے الٰہی کو لکھ کر گردن میں لٹکانے پر قدیماً اہلِ اسلام کا تمام بلاد میں معمول رہا ہے۔

(بحوالہ: ابی عبداللہ محمد، جلد 10 صفحہ 316 دارالکتاب العربی مصر)

لہٰذا مفسرین کرام کی عبارات سے واضح ہوگیا کہ قرآن مجید روحانی اور جسمانی امراض کے لئے شفا ہے اور قرآن مجید کی آیات اور اسمائے الٰہی لکھ کر مریض کو اس کا تعویذ بنا کر گلے میں لٹکانا صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعینِ کرام کا معمول رہا ہے۔

اب احادیث ملاحظہ ہوں:

الحدیث:......حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی نظرِ بد اور زہریلا حیوان کاٹنے اور زخم کے پہلو سے دَم کرنے کی انتہی۔ (بحوالہ: مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ 388 مطبع سعید ایچ ایم کمپنی کراچی)

الحدیث:......ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سفر میں تھے کہ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس

اترے اوران سے ضیافت کے لئے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کردیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کسی چیز نے اسے فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے (اگر) کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے ہر چیز سے ان کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صحابی نے فرمایا کہ میں دم کروں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کے لئے کہا تھا کہ تم نے انکار کردیا لہٰذا میں دم نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ میرے لئے کوئی انعام مقرر کرو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کردیا۔ پس وہ صحابی اس کے پاس تشریف لے گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں تک کہ وہ شفایاب ہوگیا۔ جیسے قید سے آزاد ہوا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام مقرر کیا تھا وہ پیش کردیا۔ ساتھیوں نے کہا کہ انہیں تقسیم کرلیں۔ دم کرنے والے صحابی نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کرلیں۔ اگلے روز وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاسکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔ (بحوالہ: سنن ابوداؤد جلد سوم، کتاب البیوع، رقم الحدیث 24 صفحہ 26 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث:...... عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے ''اعوذ بکلمات اللہ'' الخ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اس کے

غضب و عذاب، بندوں کی شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے۔

(ترمذی جلد دوم، ابواب الدعوات، رقم الحدیث 1450 صفحہ 629 مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ:...... بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے، ممانعت صرف ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہٰذا ایسے مستحسن کام کو شرک و بدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے۔

الحدیث:...... عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جدامجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پریشانی کے وقت کہنے کے لئے یہ کلمات سکھایا کرتے۔ ''پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میری پاس آئیں'' چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ دعا اپنے بیٹوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے اور جو نا سمجھ ہوتے ان کے گلوں میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے۔

(بحوالہ: سنن ابوداؤد، جلد سوم، باب کیف الرقی، رقم الحدیث 496، صفحہ 177 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث:...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ یہی کلمات اپنے بالغ بچوں کو سکھاتے تھے اور نابالغ بچوں کے لئے لکھ کر گردن میں لٹکاتے تھے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 217 مطبع سعید ایچ ایم کمپنی کراچی)

مذکورہ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن مجید دعائے ماثورہ اور اسماء الٰہی پڑھ کر دَم کرنا اور تعویذ بنا کر گردن میں باندھنا شرعاً جائز اور مستحب ہے اور اس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل رہا ہے۔

سوال نمبر 85 : کن تعویذات اور دھاگے گلے میں باندھنے سے منع کیا گیا ہے؟

جواب:...... جادوئی دھاگے، تعویذ اور گنڈے وغیرہ دورِ جاہلیت میں مشرکانہ الفاظ لکھ کر دیتے اور پھونکتے تھے اِن چیزوں کو احادیث میں منع کیا گیا۔

تیرہویں صدی کے مجدّد اور برصغیر کے عظیم محقق شاہ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمہ اشعۃ للمعات شرح مشکوٰۃ شریف جلد سوم، صفحہ 611 مطبع تیج کمار لکھنؤ میں فرماتے ہیں کہ احادیث میں جن تعویذ کی ممانعت آئی اس سے مراد زمانۂ جاہلیت کے تعویذ ہیں جن میں شرکیہ الفاظ ہوتے تھے ان کا بنانا استعمال کرنا حرام ہے باقی اگر قرآنی آیات یا اسمائے الٰہی سے ہے تو یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ:...... گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے جبکہ وہ قرآنی آیات یا اسمائے الٰہیہ یا ادعیہ سے تعویذ کیا گیا ہو اور بعض احادیث میں جو ممانعت آئی ہے اس سے مُراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جو زمانۂ جاہلیت میں کئے جاتے تھے اسی طرح تعویذات اور آیاتِ قرآنی، احادیث اور دعاؤں کو رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیت شفاء پلانا بھی جائز ہے جب وحائض (جس پر غُسل فرض ہو اور حیض والی عورت) بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں بازو پر باندھ سکتے ہیں جب کہ تعویذات غلاف میں ہوں۔ (بحوالہ: درمختار ورد المحتار)

سوال نمبر 86 : کیا انبیاء کرام علیہم السلام پیدائشی نبی ہوتے ہیں؟

جواب:...... انبیاء کرام علیہم السلام پیدائشی نبی ہوتے ہیں اظہار نبوت بعد میں کرتے ہیں۔

القرآن:...... وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ

وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت 81 پارہ 3)

اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ازل میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک آنے والے تھے تمام سے سرکارِ اعظم ﷺ کی نسبت عہد لیا۔ اسی آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کو نبوت دنیا میں بھیجنے کے بعد نہیں دیتا بلکہ نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے نبوت کے ملنے اور اعلانِ نبوت میں بہت فرق ہے۔

القرآن:...... قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۙ

ترجمہ: بچہ نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ (سورۂ مریم، آیت 30، پارہ 16)

اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں تو آپ نے سب سے پہلے اپنے بندے ہونے کا اقرار کیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ سمجھیں۔ کتاب سے انجیل شریف مُراد ہے آپ نے نبوت اور کتاب ملنے کی خبر دی یہ خبر آپ نے پیدا ہوتے ہی دی۔ معلوم ہوا کہ نبی کو نبوت اللہ تعالیٰ نے ازل میں ہی عطا فرما دی تھی مگر کسی نے اعلان پیدا ہوتے ہی کیا، کسی نے اعلان چالیس سال کی عمر میں کیا یہ سب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لہٰذا نبوت ملنے اور اعلانِ نبوت میں بہت فرق ہے۔

سوال نمبر 87 : کیا اولیاء اللہ کی کرامات قرآنِ مجید سے ثابت ہیں؟

جواب:......اولیاء اللہ کی کرامات قرآن مجید سے ملاحظہ ہوں۔

القرآن:...... قَالَ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ج وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ۝ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ط فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ قف

ترجمہ: سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں، ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں تخت حضور میں حاضر کروں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بیشک اس پر قوت اور امانتدار ہوں اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کروں گا ایک پلک جھپکنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

(سورۂ نمل، آیت 40 تا 38، پارہ 19)

مفسرین اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ ملکہ سبا بلقیس کا بہت وسیع وعریض تخت تھا حضرت سلیمان علیہ السلام اس وسیع وعریض تخت کو جس کا طول اسّی گز اور عرض چالیس، سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مرصع تھا اس کو اتنا دور سے منگوانا چاہتے تھے تا کہ ملکہ بلقیس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنا معجزہ دکھادیں چنانچہ آپ نے اپنے درباریوں سے کہا تو جواب میں ایک خبیث جن کھڑا ہوا اس نے اجلاس ختم تک لانے کا جواب دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا مجھے اس سے بھی جلد چاہیے چنانچہ آپ کا وزیر آصف

بن برخیا نے عرض کی میں وہ تخت پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا اس نے ایسا ہی کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آصف بن برخیا جو سلیمان علیہ السلام کی اُمّت کا ولی اللہ تھا اور کتاب کا کچھ علم جانتا تھا تو اس نے لاکھوں میل کا سفر اور پھر اتنا بڑا تخت پلک جھپکنے میں حاضر کیا یہ کرامت ہے اور کرامت وہی ہوتی ہے جو سمجھ میں نہ آئے۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی اُمّت کے ایک ولی اللہ کی یہ شان ہے تو پھر امام الانبیاء ﷺ کی اُمّت کے اولیاء کرام کی کیا شان ہوگی؟

اگر غوثِ اعظم، حضرت خواجہ اجمیری، حضرت داتا صاحب رحمہم اللہ کرامات دکھائیں تو کونسی عجیب بات ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ کراماتِ اولیاء حق ہیں۔

سوال نمبر 88 : کیا اولیاء اللہ کے تبرکات سے نفع حاصل ہوتا ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیجئے؟

جواب:......اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے جس چیز کو نسبت ہو جائے وہ اعلیٰ و بابرکت ہو جاتی ہے اس کا ادب کرنا ضروری ہے اور اس سے برکتیں حاصل ہوتی ہے جو کہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔

القرآن:...... وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط

ترجمہ: بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بھیجی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اُٹھائے ہوں گے اس کو فرشتے۔ (سورۂ بقرہ، آیت 248 پارہ 2)

تفسیر:......اس آیت کی تفسیر میں تفسیرِ خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر مدارک اور جلالین وغیرہ میں لکھا ہے کہ تابوت ایک شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے مکانات شریفہ کے نقشے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ان کے کپڑے اور آپ علیہ السلام کے نعلین شریف اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عصاء مبارک اور ان کا عمامہ شریف تھا بنی اسرائیل جب دشمن سے جنگ کرتے تو برکت کے لئے اس کو سامنے رکھتے تھے جب خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے تو اِن تبرکات کو سامنے رکھ کر دعا کرتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات سے فیض اور برکات لینا ان کی تعظیم کرنا اور ان کے وسیلے سے دعا کرنا جائز ہے۔

القرآن:...... اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ج هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ o

(سورۂ ص، آیت 42، پارہ 23)

ترجمہ: تم اپنے پاؤں زمین پر مارو یہ (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے نہانے کے لئے اور پینے کے لئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں سے جو پانی پیدا ہوا وہ شفا بنا۔

القرآن:......اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ o

ترجمہ: میرا یہ قمیض لے جاؤ، سوا سے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا وہ بینا ہو جائیں گے اور (پھر) اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

(سورۂ یوسف، آیت 93 پارہ 13)

حضرت یوسف علیہ السلام کا بابرکت کُرتا جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے لگایا تو اُن کی ظاہری آنکھیں روشن ہوگئیں۔

القرآن:......ترجمہ: اے محبوب! مقامِ ابراہیم کو مصلّٰی بنالو۔

قرآن مجید حکم دے رہا ہے کہ اے میرے محبوب! مقامِ ابراہیم علیہ السلام کو مصلّٰی بنالو کیونکہ مقامِ ابراہیم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت ہوگئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ اس نسبت کی تعظیم کا حکم دے رہا ہے۔

قرآن مجید کی آیات سے یہ ثابت ہوا کہ جن چیزوں کو بزرگوں سے نسبت ہو جائے وہ لائقِ تعظیم اور بابرکت ہوجاتی ہیں چنانچہ اب اس ضمن میں احادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

حدیث شریف:...... بخاری شریف جلد اوّل کتاب الجنائز باب من اعد الکفن میں ہے کہ ایک دن سرکارِ اعظم ﷺ تہبند شریف میں ملبوس باہر تشریف لائے کسی نے تہبند شریف سرکارِ اعظم ﷺ سے مانگ لیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس (مانگنے) والے سے کہا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو اس وقت تہبند کی ضرورت تھی اور سائل کو رَد کرنا (منع کرنا) سرکارِ اعظم ﷺ کی عادت نہیں ہے پھر تم نے کیوں یہ کام کیا اُنہوں نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اسے اپنے پہننے کے لئے نہیں لیا۔ میں نے تو اس لئے مانگی کہ (یہ تہبند) میرا کفن ہو، حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کا کفن ہوا۔

معلوم ہوا کہ جس تبرکات کو کسی نیک ہستی سے نسبت ہوجائے اس کو قبر میں ساتھ لے جانا سنّتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ جس چیز کو سرکارِ اعظم ﷺ سے نسبت ہوجائے اس کو کفن کے طور پر استعمال کرنا باعثِ مغفرت اور نجات ہے۔

الحدیث:......مشکوٰۃ شریف کتاب اللباس میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے پاس سرکارِ اعظم ﷺ کا جُبّہ (اچکن) شریف تھا۔ مدینہ طیبہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہا وہ دھو کر اس کو پلاتی تھیں۔ (بحوالہ: مشکوٰۃ کتاب اللباس از: جاء الحق)

الحدیث:...... حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس

تشریف لائے تو وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لیا اور اپنے (چہروں) پر ملنا شروع کر دیا تو حضور ﷺ نے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے سامنے عنزہ (نیزہ) تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کہتے ہیں حضور ﷺ نے ایک پیالہ پانی منگوایا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ اور منہ کو دھویا اور اس میں کلی کی۔ پھر ان دونوں (ابوموسیٰ اشعری اور بلال ؓ) کو فرمایا اس سے کچھ پی لو اور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پر ڈالو۔ (بحوالہ: بخاری شریف جلد اول، کتاب الوضوء، رقم الحدیث 186 صفحہ 150 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

الحدیث:...... حضرت محمد بن سیرین ؓ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کی صاحبزادی انتقال کر گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو تین یا پانچ مرتبہ اگر ضرورت محسوس ہو تو اس سے زیادہ (سات مرتبہ) غسل دو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو (ام عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو مطلع کیا حضور ﷺ نے اپنے تہبند کو اُتارا اور فرمایا اس میں اس کو لپیٹ دو۔

(بحوالہ: بخاری جلد اول، کتاب الجنائز، رقم الحدیث 1179 صفحہ 513 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ جس چیز کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ باعثِ برکت اور وسیلہ بخشش ہے اور نسبت والی چیز کی تعظیم اور اس کو کفن کے طور پر استعمال کرنے کا حکم خود حضور ﷺ دے رہے ہیں۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلِ مدینہ کا یہ ایمان تھا کہ جس کپڑے کو سرکارِ اعظم ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ بیماریوں سے شفا کا باعث ہے۔ اِسی طرح آبِ زم زم کو حضرت اسماعیل ؑ سے نسبت ہے لہٰذا آبِ زم زم

متبرک ہے اگر کوئی اس پانی کو اپنے کفن پر لگائے تو مغفرت اور نجات کا ذریعہ ہے اور اگر جسم پر لگائے تو بیماریوں سے شفا کا باعث ہے الغرض کہ جس چیز کو اہل اللہ سے نسبت ہو جائے وہ بابرکت ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 89: موئے مبارک کی عظمت احادیث کی روشنی میں بیان کریں نیز کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی موئے مبارک کی تعظیم کیا کرتے تھے؟

جواب:...... موئے مبارک سے مراد سرکارِ اعظم ﷺ کے بال مبارک ہیں یاد رکھئے جس چیز کو سرکارِ اعظم ﷺ کی ذات سے نسبت ہو جائے اس چیز کی تعظیم اور احترام مسلمانوں پر فرض ہے۔

الحدیث:...... **مَنْ آذٰی شَعْرَةً مِّنِّیْ فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَاللّٰہَ۔**

ترجمہ: سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میرے بال مبارک کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا (تکلیف) دی بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔

(بحوالہ: جامع صغیر صفحہ 185 از: امام سیوطی علیہ الرحمہ، البرہان صفحہ 102)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ موئے مبارک کی تعظیم و ادب نہایت ضروری ہے۔

موئے مبارک باعثِ شفا:

الحدیث:...... حضرت عثمان بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا کرتیں کیونکہ ان کے پاس سرکارِ اعظم ﷺ کا موئے مبارک تھا۔ تو وہ سرکارِ اعظم ﷺ کے اس بال مبارک کو نکالتیں جس کو چاندی کی نلی میں رکھا

ہوا تھا، اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا۔ (جس سے مریض کو شفا ہو جاتی) (بحوالہ: بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ 391)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان موئے مبارک کو باعثِ شفا جانتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے۔

سوال نمبر 90 : موئے مبارک کہاں سے آ گئے کیا کسی حدیث میں ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے موئے مبارک تقسیم فرمائے ہوں؟

جواب:...... سرکارِ اعظم ﷺ اپنے موئے مبارک خود اپنے دستِ مبارک سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو دیتے اور فرماتے اِسے تقسیم کر دو چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

الحدیث:...... حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ (مزدلفہ سے) مِنٰی میں تشریف لائے اور جمرۃ العقبہ پر کنکریاں ماریں پھر قربانی کر کے اپنی جگہ میں تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ نے حجام کو بُلایا اور اپنے سرِ اقدس کے داہنی طرف سے بال مبارک مُنڈوائے اور حضرت ابوطلحہ انصاری ؓ کو بُلا کر عطا فرمائے، پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں طرف کے بال مُنڈوائے اور وہ بھی حضرت ابوطلحہ انصاری ؓ کو عنایت کئے اور ارشاد فرمایا کہ ان تمام بالوں کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(بحوالہ: بخاری شریف، مُسلم شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ 232)

معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کے موئے مبارک فیض سے بھرپور ہیں اسی لئے آپ ﷺ نے اُن موئے مبارک کو تقسیم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا لہٰذا اب تعصب اور عداوت کی عینک کو اُتار کر تسلیم کر لینا چاہیے کہ موئے مبارک فیوض اور برکات کا سرچشمہ ہیں اور اس کی تعظیم اور ادب نہایت ہی ضروری ہے۔

سوال نمبر 91 : کسی مقدّس جگہ کو شریف کہنا کیسا ہے؟

جواب:...... مقدس جگہوں کو شریف کہنا جائز و مستحسن ہے۔

القرآن:...... يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ . (سورۂ مائدہ، آیت 21، پارہ 6)

ترجمہ: (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) اے میری قوم! مقدّس زمین میں داخل ہو جاؤ۔

تفسیر:...... بیضاوی میں اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔

”قوله الارض المقدسة ارض بيت المقدّس سميت بذلك كانها كانت قرار الانبياء ومسكن المومنين“۔

ترجمہ: امام بیضاوی علیہ الرحمہ بیضاوی شریف میں فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں جس زمین کو مقدّس کہا گیا ہے وہ بیت المقدّس کی زمین ہے اور وہ مقدّس اس لئے ہے کہ انبیاء کرام علیہم السّلام اور مومنین کے رہنے کی جگہ ہے۔

مشہور مفسر حضرت امام صاوی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر تفسیرِ صاوی میں تحریر فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السّلام کی سکونت کے سبب وہ زمین شریف اور پاک ہوگئی۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں اور اولیاء کرام کے رہنے کے سبب جن زمینوں کو شرف حاصل ہوا ان جگہوں کو مقدّس اور شریف کہنا قرآن مجید کی آیتِ مبارکہ سے ثابت ہوا اس لئے بغداد کو بغداد شریف، اجمیر کو اجمیر شریف اور دیگر مقدّس مقامات جہاں بزرگانِ دین آرام فرما ہیں ان کے ناموں کے ساتھ مقدس، مطہرہ یا شریف کا لفظ بولنا بلا شبہ جائز و مستحسن ہے۔

سوال نمبر 92 : کیا مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنے سے ثواب اُن تک پہنچتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں مرنے کے بعد مرحومین کو ثواب نہیں پہنچتا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیجئے؟

جواب:...... یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ مرنے کے بعد مرحومین کو ثواب نہیں پہنچتا جب کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ مرحومین کو ایصالِ ثواب پہنچتا ہے۔

القرآن:...... **وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ .**

ترجمہ: اوران کے حق میں دعائے خیر کرو، بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین اوراللہ سنتا جانتا ہے۔(بحوالہ:سورۂ توبہ،آیت 103،پارہ 11)

تفسیر:...... تفسیر مدارک میں ہے کہ آپ اُن کے حق میں دُعا کریں اوردعا کر کے ان پر مہربانی کریں کہ آپ کی دُعا ان کے لئے باعثِ سکون اوراطمینانِ قلب ہے بیشک اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اوروہ آپ کی دعا کو سُننے والا جاننے والا ہے۔

(از:مدارک صفحہ 110 آیت 12)

الحدیث:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تواس کا عمل بند ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں، صدقہ جاریہ اورایسا علم جس سے نفع حاصل ہوتا ہو اورنیک اولاد جواس کے لئے دُعا کرے۔

(بحوالہ:بخاری شریف، مُسلم شریف، ابوداؤدشریف، از: جامع صغیر جلداول صفحہ 29)

الحدیث:...... حضرت ابنِ عباس ؓ سے مروی ہے کہ بیشک حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ فوت ہوگئیں اوروہ اس وقت موجودنہیں تھے اُنہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا ان کونفع دے گی فرمایا ہاں۔ عرض کیا میں آپ ﷺ کواس پر گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔(بحوالہ:بخاری شریف از:شرح الصدور صفحہ 128)

ایصالِ ثواب کے متعلق سلف وصالحین کے اقوال:

1)......شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فتویٰ:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ گنہگار اورفاسق کے لئے فاتحہ (ایصالِ

ثواب) کو لازم ٹھہراتے ہوئے تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے طریقے پر غُسل دیں اوراستغفار اورفاتحہ ودرود اورصدقات وخیرات اس کے لئے لازم تصور کریں۔(تفسیر عزیزی صفحہ 182)

2)......ردالمحتار شامی میں فرماتے ہیں:

جوصدقہ نفل دے تواسکے لئے افضل یہ ہے کہ تمام مسلمان مردوں اورعورتوں کی نیت کرے کہ وہ اُنہیں پہنچے گا اوراس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔(جلداول صفحہ 37)

3)......امام شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

علامہ امام شامی علیہ الرحمہ فتاویٰ شامی جلد سوم صفحہ 334 پر گمشدہ چیز کا عمل تعلیم کرتے ہیں تو پہلے اس میں فاتحہ دینے کا حکم فرماتے ہیں۔

تووہ کسی بلند جگہ پر کھڑا ہو قبلہ رُو ہوکر اورفاتحہ پڑھے اوراس کا ثواب سرکارِ اعظم ﷺ کو ہدیہ کرے پھر سیّد احمد بن علوان کو ہدیہ کرے۔

اِن تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو کہ قرآن وحدیث اورسلف وصالحین کے احکامات کی روشنی میں جائز بلکہ مستحسن ہے۔

سوال نمبر 93 : مرشد ورہنما کیوں ضروری ہے کیا قرآنِ مجید میں اس کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب:......مرشد ورہنما نہایت ضروری ہے کیونکہ زندگی میں ہر مسلمان کو رہنما اورسرپرست کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کوشش کرنی چاہیے کہ کسی نہ کسی مردِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے۔

القرآن:...... **يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ** ج (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 71، پارہ 15)

ترجمہ: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

تفسیر:...... نور العرفان فی تفسیر القرآن میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس آیتِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے شریعت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بیعت کرکے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہوا گر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا''۔

اس آیت میں تقلید، بیعت اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔

القرآن:...... وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا○

(سورۂ کہف، آیت 17، پارہ 15)

ترجمہ: اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے۔

اس آیت میں ''مُرْشِدًا'' سے مراد راہ دکھانے والا بتایا ہے اس سے مرشد کی حقیقت قرآن مجید سے ثابت ہوئی لہٰذا صحیح العقیدہ نمازی، پرہیزگار اور کامل شخص کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس کے حکم پر چلنا چاہیے۔

سرکارِ اعظم ﷺ کے بعد ہر بزرگ نے کسی نہ کسی بزرگ سے شرفِ بیعت حاصل کیا ہے ہر ولی اللہ کا کوئی نہ کوئی مرشد اور رہنما رہا ہے۔

سوال نمبر 94 : تقلید کسے کہتے ہیں اور تقلید کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:...... تقلید کا اصل مطلب پیروی ہے جیسا کہ ہم مسلمان امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید یعنی پیروی کرتے ہیں۔

تقلید اسلام کی حفاظت کی وہ شمع ہے جس کی روشنی سے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے فیض حاصل کیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان سے تابعین منور ہوئے اور تابعین سے تبع تابعین نے دین کو سیکھا کیونکہ ان کا راستہ اللہ تعالیٰ تک لے جاتا ہے جس کے بارے میں اعلیٰ

حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ چراغ لے کے چلے

جو ان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے وہ کبھی بھٹک نہیں سکتا۔ تبع تابعین میں سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دین آسان کرکے سمجھایا۔

قرآن مجید اور تقلید (پیروی):

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں صاحبِ امر ہیں۔ (سورۂ نساء، آیت 59)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی، اپنے محبوب ﷺ اور صاحبِ امر (علمائے ربانیین) کی اطاعت یعنی پیروی کا حکم دیا۔

دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔ (سورۂ لقمان، آیت 15، پارہ 21)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر اس شخص کی پیروی اور اطاعت کر جو تیرا رابطہ مجھ سے کرادے۔

تیسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ (سورۂ انبیاء، آیت 7)

اس آیت سے بھی تقلید (پیروی) کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان براہِ راست سرکارِ اعظم ﷺ سے براہِ راست دین کا علم حاصل کیا کرتے تھے اس لئے انہیں کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں تھی۔ سرکارِ اعظم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد صحابہ کرام اور تابعین بھی اپنے درمیان موجود زیادہ صاحبِ

علم صحابی کی تقلید کیا کرتے۔

الحدیث:...... حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے حارث بن عمرو نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حمص والے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد ہوا۔ جب تمہارے سامنے مقدمہ پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کروگے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ فرمایا کہ اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ۔ فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ پاؤ اور اللہ کی کتاب میں تب؟ عرض کی کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور حقیقت تک پہنچنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے کو تھپکا اور فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے شخص کو اس چیز کی توفیق بخشی جو اللہ کے رسول ﷺ کو خوش کرے۔ (بحوالہ: سنن ابوداؤد جلد سوم، باب اجتہاد الرای فی القضاء، رقم الحدیث 196 صفحہ 78 مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث:...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے تھے جب تک یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو۔ (بحوالہ بخاری شریف)

یہی تقلیدِ شخصی ہے جو دورِ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں بھی موجود تھی۔

لہٰذا تمام دلائل و براہین سے ثابت ہوا کہ تقلید (پیروی) جائز ہے۔

سوال نمبر 95 : تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کہاں تک اُٹھایا جائے؟

جواب:...... تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اُٹھانا چاہیے۔

حدیث شریف:...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ جب

نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر فرماتے تھے تو ہاتھ اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو تک ہوتے۔ (بحوالہ: طحاوی، ابوداؤد)

حدیث شریف: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا سرکارِ اعظم ﷺ جب تکبیر فرماتے تو ہاتھ بلند فرماتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کانوں تک پہنچ جاتے۔ (مُسلم شریف)

حدیث شریف: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ سرکارِ اعظم ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھاتے تھے۔

(بحوالہ: صحیح مُسلم، جلد اوّل، صفحہ 173، مسند امام اعظم صفحہ 82)

اس حدیث شریف کو نسائی، طبرانی، دار قطنی اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔

(زجاجۃ المصابیح باب صفۃ الصلوٰۃ جلد اوّل صفحہ 569)

حدیث شریف: حضرت عبدالجبار بن وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے دیکھا کہ سرکارِ اعظم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کرتے کہ آپ ﷺ کے ہاتھوں کے انگوٹھے دونوں کانوں کی لو کے مقابل ہو جاتے۔

(بحوالہ: نسائی جلد اوّل صفحہ 102، ابوداؤد جلد اوّل صفحہ 104، سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد دوم صفحہ 25)

امام حاکم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی اور فرمایا، اس حدیث کی سند صحیح ہے اور یہ بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق ہے اور اس میں کوئی ضعف نہیں ہے۔ (بحوالہ: مستدرک للحاکم جلد اوّل صفحہ 226، سُنن دار قطنی جلد اوّل صفحہ 345)

حدیث شریف: حضرت ابوسعید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک وہ اصحابِ رسول سے فرمایا کرتے تھے میں تم میں سب سے زیادہ سرکارِ اعظم ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں جب آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ اپنے چہرہ کے مقابل اُٹھاتے۔ (طحاوی شریف)

حدیث شریف: حضرت وائل ؓ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا جب تم نماز ادا کرو تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر کرو اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ ہاتھوں کو سینے کے برابر کریں۔ (بحوالہ: نمازِ حبیب کبریا صفحہ 79، بحوالہ: معجم طبرانی کبیر جلد 22)

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو کاندھوں تک نہیں بلکہ کانوں کی لُو تک اُٹھاتے تھے اب آپ کے سامنے غیر مقلدین کے دلائل اور اُن کے جوابات پیش کئے جائیں گے۔

غیر مقلدین کے دلائل:

غیر مقلدین کا نظریہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھایا جائے اس ضمن میں غیر مقلدین تین حدیثیں لاتے ہیں۔

پہلی حدیث: حضرت علی ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ جب نماز مکتوبہ کے لئے تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ کاندھوں تک اُٹھاتے۔ (طحاوی)

دوسری حدیث: حضرت سالم ؓ اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ اعظم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو ہاتھ بلند فرماتے یہاں تک کہ کاندھے کے مقابل آتے۔ (طحاوی)

تیسری حدیث: حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ ؓ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کاندھے تک ہاتھ اُٹھاتے، پس میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ابنِ عمر ؓ کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے ہیں اور حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

غیر مقلدین کے دلائل کے جوابات:

پہلی حدیث کا جواب: حدیث علی ؓ کا دو طریقے سے جواب دیا گیا ہے اولاً یہ کہ حدیث میں فی نفسہٖ سقم ہے کیونکہ ابنِ خزیمہ یہی حدیث اور اسی ابن ابی الزناد کی سند

سے روایت کرتے ہیں مگر اس میں ہاتھ اُٹھانے کا مطلقاً ذکر نہیں ہے۔ اسی طرح عاصم ابن کلیب کی روایت میں بھی اصلاً ہاتھ اُٹھانے کا ذکر نہیں ہے۔ ثانیاً حدیث ابن ابی الزناد میں خطا ہے اور جس حدیث میں خطا ہو اس کا جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

دوسری اور تیسری حدیث کا جواب: یہ دونوں حدیثیں عذر پر محمول ہیں کیونکہ سخت سردی کی وجہ سے سرکارِ اعظم ﷺ سر پر چادر ڈال کر نماز پڑھ رہے تھے اس لئے ہاتھ زیادہ نکالنا مشکل تھا۔ حضرت وائل بن حُجر ؓ اپنی حدیث میں خود اس کی وضاحت فرماتے ہیں جو کہ طحاوی شریف میں موجود ہے۔

سوال نمبر 96 : نماز میں رفع یدین کرنا کیسا؟

جواب:...... تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اُٹھانا چاہیے۔

رفع یدین کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے کے بعد رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اُٹھتے وقت ہاتھوں کو اُٹھانے کو رفع یدین کہتے ہیں۔

احادیث کی رُو سے نماز میں رفع یدین جائز نہیں بلکہ سرکارِ اعظم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر تک اُٹھاتے پھر دوبارہ نہیں اُٹھاتے۔

حدیث شریف: حضرت علقمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ نے فرمایا، کیا میں تمہیں سرکارِ اعظم ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر اُنہوں نے نماز پڑھائی اور سوائے تکبیر تحریمہ کے کہیں ہاتھ نہ اُٹھائے۔

(سنن ابوداؤد جلد اوّل صفحہ 109، سنن نسائی جلد اوّل صفحہ 119، شرح معانی الاثار جلد اول صفحہ 132، مصنف عبدالرزاق جلد دوم صفحہ 771، مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول صفحہ 236)

امام ترمذی ؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور سرکارِ اعظم ﷺ کے متعدد صحابہ اور تابعین کرام اسی کے قائل ہیں۔ (بحوالہ: جامع ترمذی، جلد اوّل صفحہ 64)

فائدہ: تمام راویوں میں حضرت عبداللہ ابنِ مسعود ؓ کی حدیث پر ہم اس لئے عمل

کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ سب سے زیادہ سرکارِ اعظم ﷺ کے قریب تھے اتنے قریب تھے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اُن کو سرکارِ اعظم ﷺ کے اہلبیت میں سے سمجھتے تھے لہٰذا جب قریب ہوئے تو سرکارِ اعظم ﷺ کو سب سے زیادہ نماز پڑھتے دیکھا اور وہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو نماز کے شروع میں صرف ایک مرتبہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھاتے پھر پوری نماز میں ہاتھوں کو نہ اُٹھاتے۔

حدیث شریف: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر تک اُٹھاتے اور پھر دوبارہ ہاتھ نہیں اُٹھاتے۔

(ابوداؤد جلد اوّل صفحہ 109، شرح معانی الاثار جلد اول صفحہ 132، سُنن دارقطنی جلد اول صفحہ 293، ابن ابی شیبہ جلد اول صفحہ 236)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں میں نے سرکارِ اعظم ﷺ، سیدنا صدیقِ اکبر ؓ، سیّدنا فاروق اعظم ؓ کے ساتھ نماز پڑھی ان میں سے کسی نے بھی تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہ کیا۔

(بحوالہ: سُنن دارقطنی جلد اول صفحہ 295، سنن الکبریٰ للبیہقی جلد دوم)

حدیث شریف: حضرت مجاہد ؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابنِ عمر ؓ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوائے تکبیر تحریمہ کے پوری نماز میں ہاتھ نہیں اُٹھائے۔ (طحاوی شریف)

حدیث شریف: حضرت عاصم اپنے والد حضرت کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے اس کے علاوہ نہیں۔

(طحاوی شریف)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سرکارِ اعظم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سات جگہوں پر ہاتھ اُٹھانا سنت ہے تکبیر تحریمہ کے وقت، استلام

حجرِ اسود کے وقت، صفا پر، مروہ پر، عرفات میں، مقامین میں، جمرتین کے پاس۔

(بحوالہ: جزء رفع الیدین للبخاری)

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھائے اس کے بعد پوری نماز میں ہاتھ نہ اُٹھائے۔

رفع یدین ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا:

حدیث شریف: حضرت جابر بن سمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تم نماز کے دوران رفع یدین کرتے ہو جیسے سرکش گھوڑے اپنی دُمیں ہلاتے ہیں نماز سکون سے ادا کیا کرو۔

(صحیح مُسلم باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ جلد اول، صفحہ 181 سُنن نسائی جلد اول، صفحہ 176)

حدیث شریف: حضرت مجاہد ؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ تکبیر تحریمہ کے سوا نماز میں کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

امام طحاوی ؓ نے فرمایا، یہی عبداللہ ابن عمر ؓ ہیں جنہوں نے سرکارِ اعظم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا (جس کا ذکر بخاری و مُسلم میں ہے) پھر خود اُنہوں نے رفع یدین ترک کردیا کیونکہ وہ منسوخ ہوگیا تھا۔ (شرح معانی الاثار جلد اول صفحہ 133، زجاجۃ جلد اول صفحہ 577، مصنف ابنِ ابی شیبہ جلد اول صفحہ 237)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں وہ دس صحابہ کرام علیہم الرضوان جنہیں سرکارِ اعظم ﷺ نے جنت کی بشارت دی یعنی عشرہ مبشرہ میں سے کوئی بھی تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں کرتا تھا۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد پنجم صفحہ 272)

ان تمام احادیث سے ثابت ہوگیا کہ رفع یدین ابتدائے اسلام میں تھا بعد میں

منسوخ ہو گیا۔ لہٰذا اب رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت دونوں ہاتھ اُٹھانا خلاف سنت اور ممنوع ہے۔

سوال نمبر 97 : نماز میں ہاتھوں کو کہاں باندھنا چاہیئے؟

جواب:...... تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اُٹھانا چاہیے۔

نماز میں مرد کے لئے داہنی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے پشت پر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔

حدیث شریف: حضرت ابو جحیفہ ؓ سے مروی ہے کہ بیشک حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ نماز میں ناف کے نیچے ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنا سنت ہے۔

(ابوداؤد جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث 751 صفحہ 305 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

بدمذہبوں کی خیانت:

مندرجہ بالا ابوداؤد شریف کی حدیث شریف جو ہم نے بیان کی یہ حدیث ابوداؤد شریف کے بیروت کے نسخے میں موجود ہے مگر بدمذہبوں نے اس حدیث کو نکال دیا ہے تاکہ سو سال گزرنے کے بعد مسلمان اس حدیث کو بھول جائیں۔

حدیث شریف: علقمہ بن وائل بن حجر ؓ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے سرکارِ اعظم ﷺ کو نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا ہوا دیکھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول، صفحہ 390)

حدیث شریف: حضرت ابو وائل ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں ناف کے نیچے ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنا ہے۔ (ابوداؤد، مطبوعہ بیروت)

حدیث شریف: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں اخلاق نبوت میں سے ہیں افطاری جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔ (حاشیہ ابوداؤد شریف، عمدۃ القاری)

حدیث شریف: دارقطنی اور عبداللہ ابن احمد نے حضرت علی ؓ سے روایت کی کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور ایک روایت میں ہے داہنا ہاتھ بائیں پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔

سوال نمبر 98 : کیا امام کے پیچھے قرأت کرنا منع اور ناجائز ہے؟

جواب: باجماعت نماز کے وقت امام کے پیچھے مقتدی کو قرآن شریف پڑھنا سخت منع اور ناجائز ہے اور خاموش رہنا ضروری ہے۔

القرآن: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ.

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(سورۂ اعراف آیت نمبر 204، پارہ 9)

تفسیر: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ جب نماز میں قرآن مجید پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سُننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔

جمہور صحابہ کرام و تابعین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں جو حکم مذکور ہے وہ باجماعت نماز سے متعلق ہے یعنی مقتدی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔ (تفسیر مدارک التنزیل، زجاجۃ المصابیح باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

اب احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

حدیث شریف: حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں سرکارِ اعظم ﷺ نے نماز سکھائی اور فرمایا جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ (صحیح مُسلم جلد اول صفحہ 174)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام مُسلم نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

(صحیح مسلم جلد اوّل صفحہ 174)

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

(ابوداؤد جلد اول صفحہ 89، نسائی جلد اول صفحہ 93، ابن ماجہ صفحہ 63، مسند احمد جلد دوم صفحہ 376)

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا جس کے لئے امام ہو پس بیشک امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ (بحوالہ: ابن ماجہ)

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ جب امام قرأت کرے تو مقتدی کا خاموش رہنا ضروری ہے۔ اب آپ کے سامنے غیر مقلدین کے دلائل نقل کرتے ہیں پھر اُس کا جواب بھی دیں گے۔

غیر مقلدین کے دلائل:

غیر مقلدین کا نظریہ یہ ہے کہ امام بھی قرأت کرے اور مقتدی بھی قرأت کرے اس ضمن میں غیر مقلدین تین احادیث لاتے ہیں۔

پہلی حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا اس کی نماز کامل نہیں جو سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت نہ پڑھے۔ (ابوداؤد)

دوسری حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز بے جان ہے، بے جان ہے، بے جان ہے یعنی نامکمل ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

تیسری حدیث: حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ بیشک اُنہوں نے ابو سائب ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ سے سنا۔ وہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا آپ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور

سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ بے جان ہے، بے جان ہے، بے جان ہے۔ یعنی نامکمل ہے میں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کبھی میں امام کے پیچھے رہتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ اے فارسی! تو اسے اپنے دل میں پڑھ۔ (ابوداؤد)

غیر مقلدین کے دلائل کے جوابات:

پہلی حدیث کا جواب: غیر مقلدین کا مذہب امام کے پیچھے صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا ہے اس کے علاوہ مقتدی کوئی سورت نہیں پڑھے گا۔ پیش کردہ حدیث میں الفاظ کہ سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ کچھ پڑھے لہٰذا یہ حدیث ان کی دلیل نہیں بن سکتی ہے کیونکہ ان کے عقیدے کے خلاف ہے۔

ان کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میں حضرت سفیان علیہ الرحمہ ہیں۔ امام ابوداؤد علیہ الرحمہ اس حدیث کے نقل کے بعد حضرت سفیان علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ حدیث یعنی سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اس کے لئے ہے جو تنہا پڑھ رہا ہو لہٰذا یہ حدیث احناف کے لئے دلیل بن سکتی ہے لیکن غیر مقلدین کے لئے نہیں کیونکہ ان کے نزدیک امام کے پیچھے قرأت فرض ہے اور احناف کے نزدیک تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور مطلقاً قرأت فرض ہے۔

دوسری اور تیسری حدیث کا جواب:

دوسری اور تیسری حدیث میں ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نامکمل رہتی ہے اور جن چیزوں سے نماز نامکمل رہے وہ واجباتِ نماز میں سے ہے لہٰذا ان دونوں حدیثوں سے سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ثابت ہوسکتا ہے لیکن فرض نہیں۔ جب کہ غیر مقلدین کے نزدیک سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اس لئے یہ دونوں حدیثیں ان کے حق میں مفید نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں حدیثیں احناف کے مذہب یعنی سورۂ فاتحہ کے واجب ہونے پر دلیل ہیں۔

تیسری حدیث میں فرمایا اے فارسی ؓ تو اسے دل میں پڑھ لیا کر یہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کا قول ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ تم اس پر غور و فکر کر لیا کرو۔

سوال نمبر 99 : کیا نماز میں بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنی چاہیئے؟

جواب:...... نمازی سورۂ فاتحہ سے پہلے اول بسم اللہ شریف آہستہ پڑھے یہ سنت ہے پھر الحمد للہ سے قرأت شروع کرے۔

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ اعظم ﷺ اور سرکارِ صدیقِ اکبر اور فاروق اعظم ؓ کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان میں سے کسی کو نہ سنا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوں۔ (مسلم شریف، بخاری شریف، امام احمد)

معلوم ہوا کہ بسم اللہ پڑھتے نہ سنا اگر وہ بلند آواز سے پڑھتے تو سُنتے لیکن آہستہ پڑھی اس لئے نہ سُنی۔

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ اعظم ﷺ، حضرت ابو بکر و عمر ؓ کے پیچھے نماز پڑھی ان حضرات میں سے کسی کو بسم اللہ شریف اونچی آواز سے پڑھتے نہ سُنا۔ (نسائی، طحاوی شریف، ابن حبان)

حدیث شریف: ابن ابی شیبہ ؓ نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود ؓ سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود ؓ، بسم اللہ شریف اور تعوذ اور ربنا لک الحمد آہستہ پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ)

اِن احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنی چاہیے اس کے علاوہ عقل بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھی جائے کیونکہ سورتوں کے اول میں جو بسم اللہ لکھی ہوتی ہے وہ ان سورتوں کا جز نہیں۔ فقط سورتوں میں فصل کرنے کے لئے لکھی گئی۔

سوال نمبر 100: کیا امام اور مقتدیوں کو آہستہ آمین کہنا سنت ہے؟

جواب: ہر نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا اور نماز جہری ہو یا نماز سرّی ہو آہستہ آمین کہے اتنی آواز سے آمین کہے کہ خود اُس کے کان سُنیں برابر میں نماز پڑھنے والا بھی نہ سُنے۔

القرآن: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً.

ترجمہ: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے (عاجزی سے) اور آہستہ۔

(سورۂ اعراف، آیت 55، پارہ 8)

تفسیر: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دعا آہستہ آواز میں مستحب ہے۔ آمین کے معنی ہیں ''اے اللہ ﷻ! اسے قبول فرما۔'' پس آمین دُعا ہے اور اسے آہستہ ہی کہنا چاہیے۔

القرآن: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ.

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! جب لوگ آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں بہت نزدیک ہوں مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جو مجھ سے دعا کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ چیخ کر دُعا اس سے کی جاتی ہے جو ہم سے دور ہو اللہ ﷻ تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے پھر چیخ کر دورانِ نماز سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے اس لئے کہ آمین بھی دُعا ہے اب آپ کے سامنے احادیث کی روشنی میں آہستہ آمین کہنا ثابت کریں گے۔

حدیث شریف: حضرت علقمہ بن وائل ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے جب ''غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' پڑھا تو آپ نے آہستہ آواز میں آمین کہی۔ (جامع ترمذی ابواب الصلوٰۃ جلد اول، صفحہ 63)

اس حدیث کو امام حاکم، امام احمد، ابو داؤد الطیالسی، ابو یعلیٰ، طبرانی اور دار قطنی نے بھی روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری و مُسلم کی شرط کے موافق صحیح ہے۔ (مستدرک للحاکم جلد دوم صفحہ 232 زجاجۃ المصابیح جلد اول صفحہ 652)

حدیث شریف: حضرت ابو وائل ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ؓ اور حضرت علی ؓ تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) اور آمین بُلند آواز سے نہ کہتے تھے۔

(بحوالہ: عمدۃ القاری شرح بخاری)

حدیث شریف: حضرت عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ امام کو چار چیزیں آہستہ کہنی چاہیے۔ ثناء (سبحانک اللھم)، تعوذ (اعوذ باللہ)، تسمیہ (بسم اللہ) اور آمین۔

(مصنف عبدالرزاق جلد دوم صفحہ 87)

لہٰذا تمام دلائل کی روشنی میں ثابت ہوا کہ آمین آہستہ کہی جائے۔ عقل کا بھی تقاضا ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کیونکہ آمین قرآن کریم کی آیت یا کلمۂ قرآن نہیں اور نہ ہی جبریل امین اسے لائے بلکہ دعا اور ذکر ہے جس طرح ثناء، تسبیحاتِ رکوع و سجود، التحیات، درود ابراہیم اور دعا ماثورہ وغیرہ آہستہ پڑھی جاتی ہیں ایسے ہی آمین بھی آہستہ ہونی چاہیے۔ چیخ کر زوردار آواز میں آمین کہنا قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔

غیر مقلدین کے دلائل:

غیر مقلدین کا نظریہ یہ ہے کہ آمین چیخ کر کہی جائے اس ضمن میں غیر مقلدین کے دلائل اور پھر اُن کے جوابات نقل کئے جائیں گے۔

پہلی حدیث: حضرت وائل حجر ؓ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ جب **ولا الضالین** پڑھتے تھے تو اپنی آواز کھینچ کر آمین کہتے۔ (ترمذی شریف)

دوسری حدیث: حضرت عطا نے فرمایا کہ آمین دعا ہے۔ ابنِ زبیر ؓ نے آمین کہا

اور آپ کے پیچھے والوں نے یہاں تک کہ مسجد گونج اُٹھی۔ (بخاری شریف)

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب:

پہلی حدیث کا جواب: حضرت وائل بن حجر ؓ کی روایت ہم نے بھی نقل کی کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے آہستہ آمین کہی اور اس حدیث میں ہے کہ آواز کو بلند فرمایا۔ لہٰذا ان دونوں حدیثوں کے مابین تطبیق یوں نکلی وہ یہ کہ آپ ﷺ نے آمین کو مَدِّ عارض کے ساتھ ادا کیا نہ کہ مَدِّ قصر کے ساتھ۔ ایسی صورت میں دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا اور احناف اسی تطبیق پر عمل کرتے ہوئے آمین آہستہ کہتے ہیں۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ بلند آواز سے آمین کہنا اتفاقیہ ہے قصداً نہیں معمول کے مطابق آمین آہستہ کہنا ثابت ہے۔

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ ایسا کرنا بیان تعلیم کے لئے ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ امام اور مقتدی دونوں کے لئے آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔

دوسری حدیث کا جواب: بخاری شریف کی اس حدیث کو سمجھنے کے لئے پوری روایت ذہن نشین کریں اور وہ یہ ہے کہ حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے روایت کی کہ میں نے ان سے پوچھا کیا حضرت عبداللہ ابن زبیر ؓ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہتے تھے آپ نے فرمایا جی ہاں۔ اور وہ لوگ بھی آمین کہتے تھے جو آپ کے پیچھے ہوتے تھے یہاں تک کہ مسجد میں آواز گونج جاتی تھی پھر فرمایا کہ آمین دعا ہے۔

اس پوری روایت کے بعد یہ احتمال بھی پیدا ہوتا ہے کہ نماز کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ جب قاری خارج نماز تلاوت کرتا ہے تب بھی سورۂ فاتحہ کے اختتام پر تالی اور سامع آمین کہتا ہے ممکن ہے کہ وہی کیفیت مُراد ہو۔ باقی رہا کہ وَمَنْ وَّرَائَهٗ سے کچھ اشارہ ملتا ہے کہ نماز میں آمین کہنا مُراد ہے لیکن یہ اشارہ بھی یوں خارج ہے کہ قاری جب تلاوت کرتا ہے تو لوگ اس کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے ہیں ایسی صورت میں کچھ لوگ پیچھے

بھی ہوتے ہیں ممکن ہے کہ انہی لوگوں کو وَمَــنْ وَّرَاءَہٗ یعنی پیچھے والے لوگوں سے تعبیر فرمار ہے ہوں اس احتمال کے بعد حدیث مذکور سے استدلال باقی نہیں رہتا۔

اگر مذکورہ صورت نہ بھی ہو تب بھی یہ روایت درایت کے خلاف ہے کیونکہ اس وقت مسجد کی چھت کھجور کے پتوں وغیرہ سے بنائی جاتی تھی اور ایسی چھت میں آواز گونجتی نہیں ہے اس لئے یہ روایت درایت کے خلاف ہے۔

سوال نمبر 101: رکوع وسجود میں تسبیحات کتنی مرتبہ کہنی چاہیے؟

جواب:......رکوع میں کم از کم تین مرتبہ ''**سبحان ربی العظیم** '' اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ ''**سبحان ربی الاعلیٰ** '' کہنا سنت ہے اس کے علاوہ جو دعائیں منقول ہیں وہ سب نوافل کے لئے ہیں۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ بے شک سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے تو اپنے رکوع میں تین مرتبہ ''**سبحان ربی العظیم** '' کہے پس اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کی ادنیٰ مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ ''**سبحان ربی الاعلیٰ** '' کہے پس اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ اس کی ادنیٰ مقدار ہے۔

(ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ)

حدیث شریف: حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ بے شک اُنہوں نے سرکارِ اعظم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس سرکارِ اعظم ﷺ اپنے رکوع میں ''**سبحان ربی العظیم** '' اور اپنے سجدے میں ''**سُبحان ربی الاعلیٰ** '' پڑھتے اور کسی آیت رحمت پر نہ آتے مگر وقف کرتے اور سوال کرتے اور کسی آیت عذاب پر نہ آتے مگر وقف کرتے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حدیث شریف: حضرت عُقبہ بن [illegible] فرماتے ہیں کہ جب (قرآن کی آیت)

''**فسبح باسم ربک العظیم** '' نازل ہوئی تو سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں رکھ لو اور جب (قرآن کی آیت) ''**سبح اسم ربک الاعلیٰ** '' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے سجدہ میں رکھ لو۔ (ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

سوال نمبر 102: تشہد کے الفاظ حدیث سے ثابت کریں؟

جواب:......حدیث شریف: حضرت شقیق بن سلمہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ سرکارِ اعظم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ''السّلام علی جبریل ومیکائیل اور السّلام فلاں فلاں کہتے تھے '' پس آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ سلام ہے پس تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو چاہیے کہ وہ یوں کہے۔ ''**التحیات للہ** الخ (پوری التحیات) پس جب تم یہ کہہ لوگے۔ تو تمہارا سلام زمین وآسمان پر اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو پہنچے گا۔ پھر **اشھدان لاالٰہ الا اللّٰہ واشھدان محمداعبدہ ورسولہ** '' کہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ)

حدیث ابنِ مسعود ؓ کی برکت:

حضرت خصیف ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سرکارِ اعظم ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے کہا کہ یارسول ﷺ لوگوں میں تشہد کے الفاظ سے متعلق شدید اختلاف پایا جاتا ہے کس حدیث شریف پر عمل کیا جائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حدیثِ ابن مسعود ؓ کو لازم پکڑلو۔ (عمدۃ القاری، المبسوط سرخسی)

سوال نمبر 103: اقامت میں کتنے کلمات کا اضافہ ہے احادیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب:......اقامت مثلِ اذان کے ہے صرف ''**قدقامت الصّلوٰۃ** '' کا

اضافہ ہے۔ اس میں اذان کی طرح دو دو کلمات ہیں۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن زید ؓ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی اذان کے کلمات دو دو مرتبہ تھے۔ اذان اور اقامت دونوں میں۔ (بحوالہ: ترمذی شریف)

حدیث شریف: حضرت اسود ؓ حضرت بلال ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ ؓ اذان اور اقامت میں دو دو مرتبہ ادا فرماتے تھے۔ (طحاوی شریف)

حدیث شریف: حضرت ابو محذورہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ بیشک سرکارِ اعظم ﷺ نے اُنہیں اقامت میں دو دو کلمات سکھائے۔ (طحاوی شریف، ترمذی شریف)

لہٰذا احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اقامت مثلِ اذان ہے اقامت میں بھی اذان کی طرح دو دو کلمات ہیں۔

سوال نمبر 104 : وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب:...... وتر کی نماز ایک سلام سے تین رکعت ہیں۔

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد ادا نہیں فرماتے تھے آپ چار رکعت (تہجد) ادا کرتے پھر آپ تین رکعت (وتر) ادا فرماتے۔

(بخاری کتاب التہجد، جلد اول صفحہ 154 مسلم شریف جلد اول صفحہ 254)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ ایک طویل حدیث نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے تین مرتبہ دو دو رکعت کر کے چھ رکعت (تہجد) پڑھی اور اس کے بعد آپ ﷺ نے تین رکعت وتر ادا کئے۔ (صحیح مُسلم جلد اول صفحہ 261)

حدیث شریف: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نماز وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں

سورۃ الاخلاص پڑھتے اور تینوں رکعتوں کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

(سنن نسائی جلد اول صفحہ 175)

حدیث شریف: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے کہا اہل علم صحابہ کرام و تابعین کرام علیہم الرضوان کا یہی مذہب ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الوتر جلد اول صفحہ 110، زجاجۃ المصابیح باب الوتر جلد 2 صفحہ 263)

اِن تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ وتر کی ایک نہیں بلکہ تین رکعتیں ہیں جس پر سرکارِ اعظم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل رہا ہے۔

سوال نمبر 105 : تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب:...... تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور اسی پر سرکارِ اعظم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل رہا ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ بیشک سرکارِ اعظم ﷺ رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعت پڑھتے تھے۔

(بحوالہ: بیہقی، کتاب برہان الصلوٰۃ صفحہ 42)

حدیث شریف: حضرت سائب بن یزید ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح ہوتی تھی اور حضرت عثمان و علی ؓ کے دور میں بھی بیس رکعت تراویح ہوتی تھیں۔ (موطا امام مالک، بیہقی شریف)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ سرکارِ اعظم ﷺ ماہِ رمضان میں بغیر جماعت کے بیس رکعت تراویح اور نماز وتر ادا فرماتے ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 394، زجاجۃ المصابیح)

جامع ترمذی جلد اول صفحہ 139 پر ہے کہ امام ترمذی ؓ فرماتے ہیں کہ اکثر

اہلِ علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے جو حضرت علی ﷛، حضرت عمر ﷛ اور سرکارِ اعظم ﷺ کے دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے۔ (جامع ترمذی)

جو لوگ آٹھ رکعت والی حدیث لاتے ہیں ان احادیث میں تراویح کا کہیں ذکر نہیں بلکہ وہ آٹھ رکعت تہجد کی ہیں جنہیں احادیث میں بیان کیا گیا ہے لہٰذا یہ بات ثابت ہوئی کہ تراویح بیس رکعت پڑھنا سنّتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

سوال نمبر 106 : کیا نمازِ جنازہ میں قرأت جائز نہیں؟

جواب:......نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ یا کوئی اور سورت بطورِ قرأت جائز نہیں، اس میں ثناء، درود اور دعائے مغفرت کرنا سنّت ہے۔

حدیث شریف: حضرت نافع ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر ﷛ نمازِ جنازہ میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے۔

(موطا امام مالک صفحہ 210، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 3 صفحہ 299)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے نمازِ جنازہ میں قرآن کریم سے کچھ مقرر نہیں فرمایا۔ (بحوالہ: زجاجۃ المصابیح کتاب الجنائز)

حضرت امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں کہ بعض اہلِ علم نے فرمایا ہے کہ نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں کرنی چاہیے نمازِ جنازہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے، پھر سرکارِ اعظم ﷺ پر درود پڑھنا ہے اور پھر میّت کے لئے دعا مانگنا ہے۔

(جامع ترمذی، ابواب الجنائز جلد اول صفحہ 199)

سوال نمبر 107 : کیا غائبانہ نمازِ جنازہ جائز ہے؟

جواب:......امام اعظم ابو حنیفہ ﷛ کے نزدیک غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے لہٰذا حنفیوں کو غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

حدیث شریف: رواہ ابنِ ماجہ عن عامر بن ربیعہ ﷛، سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہرگز کوئی میّت تم میں نہ مرے جس کی اطلاع مجھے نہ دو اس لئے کہ اس پر میری نماز موجب رحمت ہے۔

فائدہ: سرکارِ اعظم ﷺ کے زمانے میں سیکڑوں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے وفات پائی کسی صحیح صریح حدیث سے ثابت نہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی۔ اگر نمازِ جنازہ غائبانہ جائز ہوتی تو سرکارِ اعظم ﷺ ضرور پڑھتے۔

(از کتاب: غائبانہ نمازِ جنازہ صفحہ 39/38، مصنف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

نجاشی کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے میں حکمت:

دلیل نمبر 1: حضرت نجاشی ﷛ کی غائبانہ نمازِ جنازہ جب سرکارِ اعظم ﷺ نے پڑھائی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آنکھوں سے دیکھا کہ نجاشی ﷛ کا جنازہ آپ ﷺ کے سامنے حاضر کیا گیا اور یہ سرکارِ اعظم ﷺ کا خاصہ تھا۔

دلیل نمبر 2: صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین ﷛ وعن الصحابہ جمیعا سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی وصال کر گیا اُٹھو اس پر نماز پڑھو پھر سرکارِ اعظم ﷺ کھڑے ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پیچھے صفیں باندھیں سرکارِ اعظم ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیکھا کہ نجاشی کا جنازہ سرکارِ اعظم ﷺ کے سامنے تھا۔

دلیل نمبر 3: صحیح ابو عوانہ میں اُنہی سے روایت ہے کہ ہم نے سرکارِ اعظم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ آگے موجود ہے۔

(از کتاب: غائبانہ نمازِ جنازہ صفحہ 40)

دلیل نمبر 3: اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے ذکر کی کہ فرمایا۔

حضرت نجاشی ؓ کا جنازہ سرکارِ اعظم ﷺ کے لئے ظاہر کردیا گیا سرکارِ اعظم ﷺ نے اُسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔

سوال نمبر 108 : ننگے سر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:...... سرکارِ اعظم ﷺ سے لے کر صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خیر القرون سے لے کر آج تک بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنے کے متعلق کسی نے بھی فتویٰ نہیں دیا۔

فقہاء کرام نے ننگے سر ہو کر نماز پڑھنے کو مکروہ لکھا ہے۔

(درمختار جلد اول صفحہ 151، بحرالرائق جلد سوم صفحہ 34)

سر پر عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا بہت افضل ہے چنانچہ عمامہ شریف کے متعلق فضائل و برکات حدیثوں میں موجود ہے۔

حدیث شریف: حضرت ابودرداء ؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ پہننے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ (دیلمی)

حدیث شریف: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (مسند الفردوس)

فقہاء کرام نے ننگے سر نماز کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

1)...... دل میں خیال ہو کہ نماز کوئی ایسی عبادت تو نہیں کہ وہ سر کو ڈھانپ کر ادا کروں

یعنی اس نے نماز کو حقیر جانا اس لحاظ سے ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے۔

2)...... سُستی و کاہلی کی وجہ سے ننگے سر نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

3)...... اگر عاجزی وانکساری کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھی تو جائز ہے۔

مگر افسوس کہ آج کل لوگ سُستی و کاہلی اور شرم آنے کی وجہ سے ٹوپی نہیں پہنتے۔ عام حالت میں تو درکنار حالت نماز میں بھی ٹوپی نہیں پہنتے۔

سوال نمبر 109 : قربانی کتنے دن ہے کیا قربانی چوتھے دن کر سکتے ہیں؟

جواب:...... الحمد للہ چودہ سو سال سے لوگ صرف عیدالاضحیٰ میں تین دن قربانی کرتے ہیں اور یہی سنتِ رسول ﷺ ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابنِ عمر ؓ نے فرمایا کہ قربانی یوم الضحیٰ یعنی دس ذی الحجہ کے بعد دو دن ہے۔ امام مالک ؓ نے اس کو روایت کیا ہے۔

(بحوالہ: مشکوٰۃ شریف)

حدیث شریف: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن تین ہیں پہلا دن افضل ہے۔ (بحوالہ: موطا امام مالک)

پوری دنیا میں حرمین طیبین، پاکستان، ہندوستان، انڈونیشیا، عراق، مصر، افغانستان، بنگلہ دیش، سوڈان، عمان، اُردن اور لبنان میں صرف تین دن یعنی ذی الحجہ کی دس، گیارہ، اور بارہ تاریخ ہی کے دن قربانی ہوتی ہے۔

بعض لوگ ایامِ تشریق کو بنیاد بنا کر کہتے ہیں کہ ایام تشریق عیدالاضحیٰ کے چوتھے دن تک پڑھی جاتی ہے لہٰذا چوتھے دن قربانی بھی جائز ہے۔ حالانکہ اگر ایام تشریق کو بنیاد بنایا جائے تو ایام تشریق نو ذی الحجہ سے شروع ہو جاتے ہیں پھر تو نو ذی الحجہ کو بھی قربانی کرنی چاہیے۔

اس لئے یادرکھئے کہ ایام قربانی ایام تشریق پر منحصر نہیں بلکہ قربانی کے ایام صرف تین دن ہیں جو کہ دس ذی الحجہ سے شروع ہوکر بارہ ذی الحجہ کی عصر تک ختم ہوتے ہیں چوتھے دن قربانی نہیں ہے۔

سوال نمبر 110 : کیا مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب:...... جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی یا پڑھائی اس کے لئے کوئی ثواب نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے۔

الحدیث:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لئے ثواب نہیں۔

(بحوالہ: سُنن ابوداؤد شریف، جلد دوم صفحہ 454 مکتبہ حقانیہ پشاور)

فقہاء کرام نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے کو مطلقاً مکروہ تحریمی لکھا ہے جیسا کہ

1)...... علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی 593ھ تحریر فرماتے ہیں کہ جس مسجد میں جماعت ہوتی ہو اس میں نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے کیونکہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا جس نے مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں اس لئے کہ مسجد فرض نماز ادا کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

(بحوالہ: ہدایہ اولین صفحہ 161، مطبوعہ ضیاء الدین لاہور)

2)...... علامہ کمال الدین بن ہمام علیہ الرحمہ متوفی 816ھ تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد فرض نماز ادا کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں لہٰذا مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔

(فتح القدیر، جلد دوم صفحہ 91 مکتبہ حقانیہ پشاور)

ان تمام دلائل سے واضح ہوگیا کہ مسجد میں نمازِ جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے اگر مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی تو فرض کفایہ ادا ہوجائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا جو لوگ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں شریعت کے مطابق صحیح مسئلہ اور حکم یہی

ہے کہ نمازِ جنازہ مسجد کے باہر ادا کی جائے۔

سوال نمبر 111 : نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنا کیسا ہے کچھ لوگ اس کو بدعت کہتے ہیں؟

جواب:...... نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنا جائز ہے بدعت کہنے والے علم کی روشنی سے دور ہیں۔

القرآن:...... اجیب دعوت الداع اذا دعان. (سورۂ بقرہ، آیت 186)

ترجمہ: یعنی دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب (بھی) مجھے پکارے۔

یہ آیت دُعا مانگنے کے حکم میں مطلق ہے جب مطلقاً دعا مانگنا جائز ہے تو نمازِ جنازہ کے بعد بھی جائز ہے۔

الحدیث:...... امام ابوداؤد سلیمان ابن اشعث ؒ سے حدیث نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو پھر خلوص سے اس کے لئے دعا کرو۔ (ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ 456 مکتبہ حقانیہ پشاور پاکستان)

الحدیث:...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود سرکارِ اعظم ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم نمازِ جنازہ پڑھ لو تو پھر اس میت کے لئے خلوص سے دُعا مانگو۔ (بحوالہ: ابنِ ماجہ (صحاح ستہ))

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل:

دلیل:...... حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کے اُستاد ابنِ ابی شیبہ علیہ الرحمہ کی کتاب مصنف ابنِ ابی شیبہ کی تیسری جلد میں ہے کہ حضرت عمیر بن سعید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کے ساتھ یزید بن مکفف کا جنازہ پڑھا آپ ؓ نے اس پر چار تکبیریں کہیں پھر آپ اس کی چارپائی کے نزدیک گئے تو آپ نے مذکورہ دعا اس

آدمی کے حق میں فرمائی اس لئے کہ جب آپ ﷺ نے اسکی چارپائی کی طرف چند قدم اُٹھائے تو اس وقت نمازِ جنازہ ختم ہو چکی تھی۔

معلوم ہوا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنا احادیث اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عمل سے ثابت ہے لہٰذا اب اس معاملے میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔

سوال نمبر 112 : دعا مانگنے کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:...... دعا مانگنے کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا سُنّت ہے۔

الحدیث:...... حضرت ابنِ عمر ؓ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ جب اپنے ہاتھوں کو دُعا کے لئے اُٹھاتے ان کو نیچے نہیں لاتے یہاں تک کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو مَس کرتے۔ (بحوالہ: ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف کتاب الدعوات)

اس حدیث شریف سے دعا مانگنے کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا سُنّت ثابت ہوا۔

ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنے کی حکمت:

مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقات میں اس کی حکمت یہ بیان کی گئی کہ ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنے کی حکمت یہ تھی کہ نیک تفاؤلی مدِّنظر ہوتی گویا آپ ﷺ کے ہاتھ برکاتِ سماویہ اور انوارِ الٰہیہ سے بھر جاتے تھے پھر آپ ﷺ چہرے پر مَس کرتے تا کہ چہرہ بھی وہی برکات وانوار حاصل کرلے۔

سوال نمبر 113 : بعض لوگ کہتے ہیں صرف فرض پڑھنے چاہئیں سُنّتِ موکدہ اور غیر موکدہ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے اس کا احادیث کی روشنی میں جواب دیجئے؟

جواب:...... فرائض کے علاوہ سنت موکدہ اور غیر موکدہ کی حقیقت احادیث سے ثابت ہے انکار کرنے والے علمِ دین سے دور ہیں۔

فجر کی سُنّتوں کا ثبوت:

الحدیث:...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو نوافل (اور سنتوں) میں سے کسی نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہ تھا جتنا کہ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنے کا اہتمام تھا۔ (بحوالہ: مُسلم شریف)

الحدیث:...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فجر کی دو رکعت سُنّتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے محبوب ہیں۔ (بحوالہ: مسلم شریف)

فائدہ:...... سرکارِ اعظم ﷺ اپنے حجرۂ مبارکہ سے دو سُنّت پڑھ کر مسجدِ نبوی شریف میں تشریف لاتے تھے چنانچہ فجر کی دو رکعت سُنّت گھر سے پڑھ کر جماعت کے لئے آنا سنت ہے۔

ظہر کی سُنّتوں اور نفل کا ثبوت:

حدیث شریف:...... حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پابندی سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔ (بحوالہ: نسائی شریف)

فائدہ:...... ظہر سے پہلے والی چار رکعتوں سے مراد سنت موکدہ ہیں اور ظہر کے بعد کی چار رکعتوں سے مراد دو رکعت سنت موکدہ اور دو نفل ہیں۔

عصر کی سنتوں کے ثبوت:

حدیث شریف:...... حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔

(بحوالہ: ابوداؤد شریف)

فائدہ: عصر سے پہلے کی چار رکعتوں سے مراد عصر سے پہلے والی چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں۔ جسکا پڑھنا باعثِ ثواب ہے اور چھوڑ دینے میں کوئی گناہ نہیں۔

مغرب وعشاء کی سنتوں کا ثبوت :

الحدیث:...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سرکارِ اعظم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ جو بارہ رکعتیں پڑھنے کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتا ہے۔

چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ (بحوالہ: نسائی شریف)

فائدہ:...... ظہر کی پہلی چار رکعتوں سے مُراد چار رکعت سنتِ موکدہ ہے، ظہر کی بعد والی دو رکعتوں سے مُراد چار فرض کے بعد دو رکعت سنت موکدہ ہیں، دو رکعت عشاء کے بعد والی سے مُراد چار فرض کے بعد دو رکعت سنت موکدہ ہیں، فجر سے پہلے والی دو رکعتوں سے مُراد دو رکعت سنت موکدہ ہے ان بارہ رکعتوں کی فرائض کے بعد پابندی کریں اور جنت میں محل حاصل کریں۔

معلوم ہوا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ صرف فرائض پڑھیں جائیں وہ علمِ حدیث سے دور ہیں اُنہوں نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں۔

سوال نمبر 114 : غیر صحابی کے لئے ''رضی اللہ عنہ'' لگانا یا کہنا کیسا ہے؟

جواب:...... قرآن مجید اور علمائے اسلام کے اقوال سے یہ ثابت ہے کہ رضی اللہ عنہ کا لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

القرآن:...... **رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّهٗ** (سورۂ بیّنہ، آیت 8، پارہ 30)

ترجمہ: اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اُن کے لئے جو رب سے ڈرنے والے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ''رضی اللہ عنہ'' اس کے لئے ہے جو رب تعالیٰ سے ڈرتے ہیں صحابہ کرام، اہلبیت، تابعین اور اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ ہیں اس لئے اُن کے نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' لکھا اور بولا جاتا ہے۔

دلیل:...... درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ 480 میں ہے کہ صحابہ کے لئے رضی اللہ عنہ کہنا مستحب ہے اور تابعین وغیرہ کے لئے ''علیہ الرحمہ'' مستحب ہے اور اس کا اُلٹ یعنی صحابہ کے لئے علیہ الرحمہ اور تابعین وغیرہ علماء ومشائخ کے لئے راجح مذہب پر ''رضی اللہ عنہ'' بھی جائز ہے۔

دلیل:...... علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ نسیم الرّیاض شرح شفا شریف جلد سوم میں فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السّلام کے علاوہ علماء ومشائخ کو غفران ورضا سے یاد کیا جائے تو ''**غفر اللّٰہ تعالیٰ الھم ورضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم**'' کہا جائے۔

دلیل:...... شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب اشعۃ اللمعات جلد چہارم صفحہ 743 پر حضرت اویس قرنی کو ''رضی اللہ عنہ'' لکھا ہے حالانکہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ تابعی ہیں۔

دلیل:...... حضرت امام رازی علیہ الرحمہ نے تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 382 پر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کو ''رضی اللہ عنہ'' لکھا ہے۔

دلیل:...... امام المحدثین حضرت امام مُلاّ علی قاری علیہ الرحمہ نے مشکوۃ شریف کی شرح

مرقات جلد اول مطبوعہ ممبئی صفحہ 3 پر حضرت امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کو "رضی اللہ عنہ" لکھا ہے۔

دلیل:...... سیّد العلماء حضرت سیّد احمد طحطاوی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور تصنیف طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ 11 پر حضرت امام ابوحنیفہ کو "رضی اللہ عنہ" لکھا۔

دلیل:...... امام المحدثین امام ملّا علی قاری علیہ الرحمہ مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقات جلد اول صفحہ 27 پر حضرت عبداللہ ابن مبارک، حضرت لیث بن سعد، حضرت امام مالک، حضرت داؤد طائی، ابراہیم بن ادھم اور حضرت فضیل بن عیاض وغیرہم کو "رضی اللہ عنہم اجمعین" لکھا ہے حالانکہ ان میں سے کوئی صحابی نہیں ہے۔

ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ "رضی اللہ عنہ" کا لفظ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ خاص نہیں ہے اگر یہ لفظ ان کے ساتھ خاص ہوتا یعنی غیر صحابہ کو رضی اللہ عنہ لکھنا جائز نہ ہوتا تو اتنے بڑے بڑے محققین جو اپنے زمانے میں علم کے آفتاب و ماہتاب تھے وہ لوگ غیر صحابہ کو "رضی اللہ عنہ" ہرگز نہ لکھتے۔

سوال نمبر 115 : نماز کے بعد دعائے ثانی کرنا کیسا ہے حالانکہ کچھ لوگ اس کو بدعت کہتے ہیں؟

جواب:...... دعا عبادت کا مغز ہے عبادت کرنے کے بعد دعا کرنا عبادت کی اصل روح کو پانا ہے دُعا کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے ہر وقت مانگنے کا حکم رب کریم قرآن مجید میں دیتا ہے۔

القرآن:...... **اجیب دعوت الداع اذا دعان** (سورۂ بقرہ، آیت 186)

ترجمہ: یعنی دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب (بھی) مجھے پکارے۔

یہ آیت دعا مانگنے کے حکم میں مطلق ہے جب مطلقاً دعا مانگنا جائز ہے اور ہر وقت دعا مانگنے کا حکم ہے تو پھر نماز کے بعد دعائے ثانی کیوں کر منع ہوسکتی ہے؟

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس میں ہر کام کے کرنے سے پہلے اور بعد میں دُعا کا حکم دیا گیا ہے مثلاً کھانے سے پہلے دُعا تو کھانے کے بعد دُعا، پانی پینے سے پہلے دُعا اور پانی پینے کے بعد دُعا، گھر میں داخل ہو تو دُعا گھر سے باہر نکلو تو دُعا، الغرض کہ دعا کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے بلکہ ہر وقت دُعا کرو۔

نماز کے بعد اجتماعی دعائے ثانی کو بدعت کہنے والے اپنے جلسوں، اپنے تبلیغی اجتماعات اور اپنی کانفرنسوں میں اجتماعی دعا مانگنے کو کس حدیث سے ثابت کریں گے؟

سوال نمبر 116 : جمعہ کے دن دو اذانیں ہوتی ہیں کیا یہ سُنّت ہیں؟

جواب:...... جمعہ کے دن دو اذانیں دینا جائز ہیں، جمعہ کے دن دو اذانوں کا سلسلہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔

دلیل:...... اہلحدیث کے شیخ میاں نذیر حسین دہلوی اور ان کے شیخ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ ہے کہ جب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی کثرت دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے خُطبہ کی اذان سے پہلے ایک اور اذان صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں جاری کی اور کسی نے اس پر انکار نہیں کیا تو اذان مذکورہ سرکارِ اعظم ﷺ کے ارشاد کے مطابق خلفائے راشدین کی سُنّت میں داخل ہے جو لوگ اس کو بدعت بتاتے ہیں یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

(بحوالہ: دستور المتقی صفحہ 89، فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ 436)

الحمدللہ ہم اہلسنّت وجماعت جمعہ کی دو اذانوں کو سنّت مانتے ہیں اور دو اذانوں کو بدعت کہنے والوں کو گمراہ کہتے ہیں کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اطاعت بھی ہم پر لازم ہے۔

سوال نمبر 117 : میّت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کہنا کیسا ہے

احادیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب:...... اذان اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ ہے احادیث میں ہے کہ اذان شیطان کو بھگانے کا ذریعہ ہے کیونکہ میّت کو جب دفن کیا جاتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

الحدیث:...... حضرت امام ترمذی ؒ، حضرت سُفیان ثوری ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا ربّ کون ہے؟ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں، اس لئے حکم آیا کہ میّت کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔ (بحوالہ: ترمذی شریف، از کتاب: اذان القبر صفحہ 9)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب انسان مرتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے لہٰذا میت کو دفنانے کے بعد فوراً اذان کہی جائے تا کہ اذان سُن کر شیطان بھاگ جائے اور میّت کو بہکا نہ سکے۔

سوال نمبر 118 : کیا قبر پر اذان کہنا سُنّت ہے؟

جواب:...... میّت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کہنا سنّت ہے۔

الحدیث:...... امام احمد وطبرانی وبیہقی حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ ؓ دفن ہو چکے اور قبر دُرست کر دی گئی سرکارِ اعظم ﷺ دیر تک سبحان اللہ، سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی سرکارِ اعظم ﷺ کے ساتھ رہے پھر سرکارِ اعظم ﷺ اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی سرکارِ اعظم ﷺ کے ساتھ رہے۔ ارشاد فرمایا:

اس نیک مرد پر اس کی قبر تنگ ہوئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کر دی اور قبر کشادہ فرما دی۔ (بحوالہ: احمد، طبرانی، بیہقی از کتاب: اذان القبر صفحہ 10-11)

علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے میّت پر آسانی کے لئے دفن کے بعد قبر پر اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا اور یہی کلمہ اذان میں ہے تو اس سے قبر پر اذان کہنا سنّت سے ثابت ہے۔

سوال نمبر 119 : ایک وقت میں تین طلاقیں تین واقع ہو جاتی ہیں جب کہ کچھ لوگ کہتے ہیں تین طلاقیں ایک طلاق کے مترادف ہے اس کا تفصیل سے جواب دیں؟

جواب:...... تین طلاقیں تین ہی ہیں:

یہ بات واضح ہے کہ جب شوہر اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو صرف پندرہ بیس منٹ بعد مولوی صاحب یاد آ جاتے ہیں یعنی اُس کا چند لمحوں میں سارا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اب مولوی اور مفتی صاحبان کو ڈھونڈھنا شروع کر دیا جاتا ہے ایسی صورت میں نام نہاد اہلحدیث مولوی چند ٹکوں کے عِوض یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ تین طلاقیں تین نہیں وہ تو ایک طلاق ہے۔

مسئلہ:...... دراصل مسئلہ یہ ہے کہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کا یہ مؤقف ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک واقع ہوگی۔ مطلب یہ کہ ”مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ“ اور آپ اس بات پر ذرا غور کریں تو یہ بالکل ایسی بات ہوگی کہ جیسے کوئی آدمی کسی شخص کو تین ڈنڈے مارے اور تھانے چلے جائیں تو ایس۔ ایچ۔ او صاحب یہ کہیں کہ چونکہ ایک وقت میں تین ڈنڈے لگے ہیں لہٰذا ایف۔ آئی۔ آر تو ایک ڈنڈے کی کٹے گی۔ یہ نہیں ہوسکتا۔

تین طلاقوں کے ایک وقت میں تین ہونے پر پوری اُمّت کا اجماع ہے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور چاروں ائمہ کا اس پر اجماع ہے۔

غیر مقلدین کے دلائل:

غیر مقلدین یہ حدیث لاتے ہیں کہ حضرت رُکانہ ؓ، حضور ﷺ کی خدمت میں آئے حضرت رُکانہ ؓ کے پوتے نے یہ حدیث بیان کی کہ میرے دادا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تین طلاق دینے کے بعد وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں نے اس اس طرح اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور کہا کہ میں نے تین تو دی ہیں مگر نیت ایک ہی کی تھی؟ اُنہوں نے کہا کہ نیت ایک ہی کی تھی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ رجوع کرلو حضرت رُکانہ ؓ نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا۔

دوسری دلیل:

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہوتی تھی مگر حضرت عمر ؓ کے زمانے میں یہ قانون بن گیا کہ تین طلاقیں تین واقع ہوں گی لہٰذا ہمیں تو اس پر عمل کرنا چاہیے جو حضور ﷺ کے زمانے میں ہوتا تھا تو یہ تین طلاقوں کا مسئلہ حضرت عمر ؓ نے تبدیل کیا۔ غیر مقلدین کی یہ دو دلیلیں ہیں۔

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب:

اگر ہم پچھلی حضرت رُکانہ ؓ والی حدیث پر غور کریں تو بات سمجھ میں آجائے گی حضرت رُکانہ ؓ نے طلاق دی حدیث شریف میں طلاق کے الفاظ یوں نقل ہیں کہ حضرت رُکانہ ؓ نے کہا ''اَنتِ طَالِق''، طالقٌ، طَالِقٌ یوں طلاق دی حضور ﷺ نے فرمایا تم اس سے رجوع کرلو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے مولا ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہ دے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت تھی کہ الا ماشاء اللہ تین طلاقیں نہیں دیتے مگر کلمات یہ ہوتے۔ انت طالقٌ، طالقٌ، طالقٌ یعنی وہ طلاق ایک ہی

دیتے دوسے اس کی تکرار کرتے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے یہ جُملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ اُنہوں نے یہ کہا ہو''میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔'' مطلب یہ کہ طلاق ایک ہی دیتے دوسے اس کی تکرار کرتے۔

مثلاً: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لئے آیا اور میں یہ کہوں کہ ''مجھے افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری۔ تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کہا ہے مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے دوسے میں نے تکرار کی۔

مثلاً: میں صدر جاؤں گا، صدر، صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا نہیں بلکہ میں جاؤں گا ایک مرتبہ دوسے اس کی تکرار کروں گا۔

اب حضرت عمر ؓ کا دور آیا طلاق کی کثرت ہوگئی حضرت عمر ؓ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے دوسے اس کی تکرار کی ہے یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بہانے تلاش کرتے تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا روایت ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دوسے اس کی تکرار تو اس گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اُٹھایا۔''

حضرت عمر ؓ نے یہ قانون بنادیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دوسے اس کی تکرار کی ہے حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ اب جو تین دے گا اس کی تین مانی جائیں گی اس وقت پوری جماعتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین اہلحدیث جن کو دو حدیثیں یاد نہیں وہ حضرت عمر ؓ کے قول پر تنقید کرتے ہیں کیا تم لوگوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں سُنی۔

میرے مولا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری سنّت کو اور خلفائے راشدین (علیہم الرضوان)

کی سنّت کو لازم پکڑلو۔

ان تمام دلائل کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ کسی حدیث کی یہ مُراد نہیں کہ تین طلاق دینے کے بعد بیوی کو رکھ لیا جائے یہ بہت سنگین مسئلہ ہے تین طلاقوں کے بعد بیوی حرام ہو جائے گی اور اگر ان کا نکاح کوئی پڑھا دے تو قاضی صاحب کا بھی نکاح ٹوٹ جائے گا قاضی صاحب کو بھی تجدید ایمان وتجدید نکاح کرنا ہوگا۔

سوال نمبر 120 : امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور اشرف علی تھانوی دونوں ایک ساتھ دار العلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کرتے تھے ایک دن حلوے پر جھگڑا ہوا اور امام احمد رضا نے اپنا الگ دار العلوم بریلی میں بنالیا کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب:...... یہ افواہ ہے جو کہ عوام میں گردش کررہی ہے اس کی حقیقت یہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت دس شوال المکرّم 1272 ہجری بمطابق 11 جون 1856ء میں بریلی شریف (یوپی بھارت) میں ہوئی۔

آپ علیہ الرحمہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) اور دیگر علوم اپنے والد شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ سے حاصل کی چودہ سال کی عمر (یعنی 14 شعبان المعظم 1386ھ بمطابق 1869ء) میں پہلا فتویٰ دیا اور یہ فتویٰ رضاعت کے مسئلے پر تھا۔

دار العلوم دیوبند 1880ء میں تعمیر ہوا جس کی دلیل یہ ہے کہ 1980ء میں دار العلوم دیوبند کا صد سالہ یعنی سو سالہ جشن منایا گیا جس موقع پر بہت بڑی تقریب کا انعقاد ہوا کہ جس کے تمام اخبارات گواہ ہیں اب آپ خود حساب لگائیں کہ دار العلوم دیوبند کے تعمیر ہونے سے گیارہ سال پہلے امام احمد رضا علیہ الرحمہ مفتی بن چکے تھے۔

اس کے بعد نہ جانے کب اشرف علی تھانوی صاحب نے دار العلوم دیوبند میں

داخلہ لے کر کتنے سالوں میں یہ تعلیم مکمل کی الغرض کہ آپ نے جان لیا کہ اس بات میں کوئی صداقت نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی افواہ تھی کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور اشرف علی تھانوی ایک ساتھ دار العلوم دیوبند میں پڑھتے تھے۔

سوال نمبر 121 : قادیانیوں کی ابتداء کب سے ہوئی؟

جواب:...... قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کا آغاز بیسویں صدی عیسوی کی ابتداء سے ہوا۔ انیسویں صدی کے اختتام تک اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی مختلف قسم کے دعوے کرتا رہتا تھا جن کی بناء پر مسلمانوں میں قادیانیوں کے خلاف بے چینی پیدا ہو چکی تھی مگر اس وقت تک مرزا غلام احمد قادیانی نے کوئی ایک صریح دعویٰ نہیں کیا تھا۔

مگر 1902ء میں یہود ونصاریٰ کی سرپرستی سے مرزا غلام احمد قادیانی نے صریح نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ دعویٰ کرنے کے بعد برٹش حکومت نے اس خبیث کے جھوٹے دعوؤں کو خوب پانی دے کر مضبوط کیا۔ جس کی وجہ سے عام مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان اختلافات شدید ہوگئے۔

سوال نمبر 122 : حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا یعنی آخری نبی ہونا قرآن مجید سے ثابت کیجئے؟

جواب:...... پوری امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے سرکارِ اعظم ﷺ آخری نبی ہیں اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

القرآن:...... مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

(سورۂ احزاب، آیت 40، پارہ 22)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

اس آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی اور نبوت کے سلسلے کے ختم ہونے پر مہر ہیں۔

سوال نمبر 123 : قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ اس آیت میں لفظِ خاتَم آیا لیکن تم ترجمہ لفظِ خاتِم کا کیوں کرتے ہو؟

جواب:...... صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ سے مروی قرأت میں **خاتِم النبیین** ہے۔ اس قرأت سے صاف واضح ہے کہ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید سے ثابت ہے اور قادیانیوں کے اعتراض کا رفع بھی ہے۔ اور **خاتَم** (ت کے زبر کے ساتھ) قرأت سے بھی سرکارِ اعظم ﷺ پر نبوت کا ختم ہونا ثابت ہے۔ جیسا کہ سوال نمبر 124 کے جواب میں لفظ خاتَم کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق سے واضح ہوتا ہے۔

سوال نمبر 124 : لغت کی رو سے خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں؟

جواب:...... جہاں تک سیاق وسباق کا تعلق ہے وہ پوری طرح اس امر کا تقاضا کرتے ہیں کہ یہاں خاتم النبیین کے معنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے ہی کے لئے جائیں اور یہی سمجھا جائے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ لغت بھی اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔ عربی لغت اور محاورے کی رو سے ''ختم'' کے معنی بند کرنے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔

مثال:...... ختم العمل کے معنی ہیں فراغ من العمل ''کام پورا کر کے فارغ ہو جانا۔''

ختم الکتاب کے معنی ہیں کتاب بند کر کے اس پر مہر لگا دی تا کہ کتاب محفوظ ہو جائے۔ اسی طرح خاتم النبیین کے معنی ہیں: ''جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا

دی اب قیامت تک یہ دروازہ کسی کے لئے نہیں کھلے گا۔'' (تفسیر ابن جریر جلد 22 صفحہ 12)

سوال نمبر 125 : حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا یعنی آخری نبی ہونا حدیث شریف سے ثابت کیجئے؟

جواب:...... احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

الحدیث:...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ بے شک حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ ایک تو یہ کہ مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں، دوسرے یہ کہ رعب دیا گیا ہے، تیسرے یہ کہ میرے لئے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا اور زمین میرے لئے پاک اور سجدہ گاہ بنائی گئی اور میں تمام مخلوقات کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا اور ختم کی گئی مجھ پر نبوت۔ (بحوالہ: مسلم شریف)

الحدیث:...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل پر انبیاء علیہم السلام حکمرانی کیا کرتے تھے جب ایک نبی وصال فرما جاتا تھا تو اس کے بعد دوسرا نبی آ جاتا تھا اور تحقیق میرے بعد کوئی نبی نہیں اور عنقریب خلفاء ہوں گے جو بہت کثرت سے ہوں گے۔ (بحوالہ: بخاری شریف)

اس طرح کی احادیث بکثرت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ سے روایت کی ہیں اور بکثرت محدثین نے ان کو بہت سی مضبوط سندوں سے نقل کیا ہے جن کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے مختلف الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ الغرض کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اس کے ختم پر مہر لگ چکی ہے۔

سوال نمبر 126 : حضور ﷺ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے

تو وہ کون ہے؟

جواب:......اس کا جواب حضور ﷺ کی حدیث سے ملاحظہ ہو۔

الحدیث:......حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اور یہ کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (بحوالہ: ابوداؤد شریف)

حضور ﷺ کے بعد بھی اگر کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ دجال وکذاب ہے۔

سوال نمبر 127 : کیا حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے؟

جواب:......قرآن وحدیث کے بعد شریعت اسلامی میں تیسرا اہم درجہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے۔ یہ بات معتبر دلیلوں اور تاریخی ثبوت سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد جن دجّالوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جن لوگوں نے ان کے جھوٹے دعوؤں کو تسلیم کیا ان سب کے خلاف صحابہ کرام علیہم الرضوان نے علم جہاد بلند کیا۔

اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ مردودِ اعظم مسیلمہ کذاب کا معاملہ قابل ذکر ہے۔ مسیلمہ کذاب صرف حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا منکر نہ تھا بلکہ اس کا دعویٰ یہ تھا کہ اس نے حضور ﷺ کے وصال سے پہلے جو خط آپ ﷺ کو لکھا اس کے الفاظ کچھ اس طرح تھے:

''مسیلمہ رسول اللہ (معاذ اللہ) کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف آپ ﷺ پر سلام ہو۔ آپ ﷺ کو معلوم ہو کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ نبوت کے کام میں شریک کیا گیا ہوں۔'' (معاذ اللہ) (بحوالہ: طبری جلد دوم صفحہ 399 مطبوعہ مصر)

اس کے علاوہ مؤرخ طبری نے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ مسیلمہ کے ہاں جو اذان دی جاتی تھی اس میں **اشھدان محمدا رسول اللہ** کے الفاظ بھی کہے جاتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اس کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ مسیلمہ کذاب کی ایک لاکھ فوج سے صرف دس ہزار مسلمانوں نے جنگ کی اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے کذاب کہا اس لئے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔

سوال نمبر 128 : کیا حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہے؟

جواب:......قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بعد علمائے امت کا مقام ہے اس لحاظ سے اب ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی صدی سے لے کر آج تک ہر زمانے کے اور پوری دنیائے اسلام کے علمائے امت کس بات پر متفق ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ ؓ:

امام اعظم ابوحنیفہ ؓ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا ''مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں'' اس پر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ؓ نے فرمایا کہ جو شخص اس سے نبوت کی کوئی علامت طلب کرے وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ حضور ﷺ فرما چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(مناقب امام اعظم، لابن احمد المکی جلد اول صفحہ 161 مطبوعہ حیدر آباد 1321ء)

علامہ ابن جریر طبری ؒ:

اپنی مشہور تفسیر قرآن میں اس آیت **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی اب قیامت

تک یہ دروازہ کسی کے لئے نہیں کھلے گا۔ (تفسیر ابن جریر، جلد 22 صفحہ 12)

حضرت امام محی السنہ بغوی علیہ الرحمہ:

آپ اپنی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے سے نبوت کو ختم کیا۔ پس آپ ﷺ، انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (جلد 3 صفحہ 153)

حضرت علامہ ابن نجیم علیہ الرحمہ :

اصول فقہ کی مشہور کتاب الاشباہ والنظائر، کتاب السیر، باب الردہ میں لکھتے ہیں:

''اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے کیونکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جن کو جاننا اور ماننا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔'' (صفحہ 179)

حضرت امام علی قاری علیہ الرحمہ :

اپنی شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

ہم نے چار جید علماء کرام کے حوالے کردیئے ہیں جو عالم اسلام کی متفقہ بزرگ شخصیتیں ہیں۔ ان سب کا بلکہ لاکھوں علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

سوال نمبر 129 : آخر میں کہیں گے کہ آپ نے سارے دلائل دیئے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لائیں گے وہ بھی تو نبی ہیں اس کا جواب دیں؟

جواب:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول، نبی کی حیثیت سے نہیں ہوگا نہ ان پر

وحی نازل ہوگی نہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نیا پیغام یا نئے احکام لائیں گے نہ وہ شریعت مصطفیٰ ﷺ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی کریں گے نہ ان کو تجدید دین کے لئے دنیا میں لایا جائے گا نہ وہ آکر لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیں گے اور نہ وہ اپنے ماننے والوں کو ایک الگ امت بنائیں گے۔

وہ صرف اس کارِ خاص کے لئے بھیجے جائیں گے اور وہ یہ ہوگا کہ دجال کے فتنے کا خاتمہ کردیں۔ اس کام کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے طریقے سے نازل ہوں گے کہ جن مسلمانوں کے درمیان ان کا نزول ہوگا انہیں اس امر میں کوئی شک نہیں رہے گا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں جو سرکارِ اعظم ﷺ کی بشارت کے مطابق ٹھیک وقت پر تشریف لائے ہیں۔

وہ آکر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہوجائیں گے، جو بھی اس وقت مسلمانوں کے امام ہوں گے اس کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے تاکہ اس شک کی کوئی ادنیٰ سی گنجائش بھی نہ رہے کہ وہ اپنی سابق پیغمبرانہ حیثیت کی طرح اب پھر پیغمبری کے فرائض انجام دینے کے لئے واپس آئے ہیں۔ ان سب باتوں کی بناء پر ان کی آمد سے مہر نبوت کے ٹوٹنے کا قطعاً کوئی سوال پیدا نہ ہوگا اس پر علمائے امت کے اقوال ملاحظہ ہوں:

حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ:

آپ اپنی تفسیر جلالین صفحہ 768 پر لکھتے ہیں **وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا** یعنی اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو آپ ﷺ کی شریعت ہی کے مطابق عمل کریں گے۔

حضرت امام حافظ الدین النسفی علیہ الرحمہ:

اپنی تفسیر مدارک التنزیل صفحہ 417 میں لکھتے ہیں:

''اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں یعنی نبیوں میں سے سب سے آخری ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی مبعوث نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جہاں تک بات ہے وہ ان انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں جو حضور ﷺ سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو وہ آپ ﷺ کی امت کے افراد میں سے ہوں گے۔''

علمائے امت نے اس مسئلے کو پوری وضاحت کے ساتھ یوں بیان فرمایا۔

حضرت امام تفتازانی علیہ الرحمہ:

آپ شرح عقائد نسفی مطبوعہ مصر صفحہ 135 پر لکھتے ہیں کہ یہ ثابت ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ اگر کہا جائے کہ آپ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر احادیث میں آیا ہے تو ہم کہیں گے کہ ہاں آیا ہے مگر وہ حضور ﷺ کے تابع ہوں گے کیونکہ ان کی شریعت تو منسوخ ہو چکی ہے اس لئے نہ ان کی طرف وحی ہوگی اور نہ وہ احکام مقرر فرمائیں گے بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے نائب کی حیثیت سے کام کریں گے۔

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے متعلق حدیث ملاحظہ ہو:

الحدیث:...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا کہ آئیے آپ نماز پڑھائیے مگر وہ کہیں گے تم لوگ خود ہی ایک دوسرے کے امیر ہو (یعنی تمہارا امیر خود تمہی میں سے ہونا چاہیے) یہ وہ اس عزت کا لحاظ کرتے ہوئے کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دی ہے۔ (بحوالہ: مسلم، بیان نزول عیسیٰ ابن مریم، مسند احمد)

سوال نمبر 130 : کیا قادیانی کفریہ کلمات کہہ کر عام مسلمانوں کو بہکاتے ہیں؟

جواب:...... قادیانی سادہ مسلمانوں کو بڑی چالاکی سے پھانستے ہیں۔ یہاں تک کہ

انہوں نے ایک اسٹیکر نکالا ہے جس پر پورا کلمہ طیبہ تحریر ہے اس طرح یہ پوری دنیا میں عام مسلمانوں کو بہکاتے ہیں کہ ہمارے عقائد مسلمانوں جیسے ہی ہیں مگر ہم پر جھوٹا الزام لگا کر ہمیں اسلام سے خارج کرتے ہیں۔

اب انہی کی کتابوں سے انہی کے دلائل ملاحظہ ہوں:

دلیل:...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ ہم بھی نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت بھیجتے ہیں اور **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت مصطفیٰ ﷺ اور حضور ﷺ، اللہ عزوجل کے ولیوں کو ملتی ہے اس کو ہم مانتے ہیں۔ غرض نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں، صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔

(اشتہار از: مرزا قادیانی، مندرجہ تبلیغ رسالت جلد 6 صفحہ 302)

دلیل:...... مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ یہ عاجز نبی ہے اور نہ رسول ہے، صرف اپنے نبی معصوم محمد ﷺ کا ایک ادنیٰ غلام اور پیرو ہے۔

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ قصر اہدی، مؤلف قمر الدین جہلمی صفحہ 58)

مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال ابتدائی دور کے تھے جن سے وہ عالم اسلام کو بے وقوف بنانے کی کوشش کرتا تھا اور بعضوں کو اپنا پیروکار بھی بنا لیتا تھا۔

سوال نمبر 131 : وہ کون سے دعوے ہیں جن کی بناء پر علمائے امت نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے؟

جواب:...... ایک نہیں سینکڑوں ایسے دعوے ہیں جو یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دور کا دجال تھا اور ایسے شخص کے ماننے والے بھی شیطان ہیں۔

مرزاغلام احمد قادیانی کی باتیں خوداس کی کتابوں سے:

امتی اور نبی:...... بعد میں اللہ تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور سچے نبی ہونے کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔

(بحوالہ:حقیقۃ الوحی، مرزاغلام احمد قادیانی صفحہ 149)

غیر صاحب شریعت:

مرزا لکھتا ہے کہ اب حضور ﷺ کی نبوت کے علاوہ ساری نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو نہیں سکتا مگر وہی جو پہلے سے امتی ہے پس اس بناء پر میں امتی ہوں اور نبی بھی۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ:تجلیات الٰہیہ، مرزاغلام قادیانی صفحہ 24)

مرزاغلام قادیانی پر نبوت ختم:

اس امت میں نبی کا مرتبہ پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس مرتبہ کے مستحق نہیں ہیں۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ:حقیقۃ الوحی، مرزاقادیانی صفحہ 291)

یہ وہ جھوٹے دعوے ہیں جن کی بناپر مرزاغلام قادیانی کو اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 132 : جوشخص مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانے اس کے بارے میں قادیانیوں کا کیا موقف ہے؟

جواب:...... مرزاغلام احمد قادیانی کو جوشخص نبی نہیں مانتا گمراہ ہے (معاذ اللہ) حرام کی اولاد ہے۔ یہ سب مرزاغلام احمد قادیانی کی کتاب میں موجود ہے۔

عبارت 1:...... کُل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرلی ہے مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔(بحوالہ: آئینہ کمالات صفحہ 54)

عبارت 2:...... مرزاغلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ جوشخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔

(بحوالہ: نزول المسیح صفحہ 4 تذکرہ صفحہ 227)(تحفہ گولڑویہ 31 تبلیغ رسالت جلد 9 صفحہ 27)

عبارت 3:...... مرزاغلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ جوشخص ہماری فتح کو نہیں مانے گا۔(یعنی نبوت کے دعوؤں کو تسلیم نہیں کرے گا) تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔(بحوالہ: انوار السلام صفحہ 30)

مرزا کو جو نبی نہ مانے وہ کافر ہے:(معاذ اللہ)

جب علماء اہلسنّت نے قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی تحریک اٹھائی تو قومی اسمبلی (پاکستان) کے ایک رکن نے علماء اہلسنّت سے کہا کہ آپ کیوں قادیانیوں کے پیچھے پڑے ہیں تو اس وقت رکن قومی اسمبلی حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری اعظمی علیہ الرحمہ وہاں پر موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ ابھی فیصلہ ہوجائے گا۔

علامہ الازہری صاحب نے قادیانیوں کے ذمے دار شخص کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ اگر کوئی مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانے تو آپ اس کو کیا کہیں گے؟

قادیانی نے جواب دیا کہ ہم اس کو کافر مانتے ہیں یہ سن کر قومی اسمبلی کے رکن جو یہ کہہ رہے تھے کہ آپ کیوں قادیانیوں کے پیچھے پڑے ہیں، کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہ تو ہم سب کو کافر کہہ رہا ہے۔

الغرض یہ ثابت ہوا کہ جوشخص مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانے وہ قادیانیوں کے نزدیک کافر ہے۔

سوال نمبر 133 : جب قرآن مجید میں دینِ اسلام کے تمام قوانین موجود ہیں تو پھر حدیث کی کیا ضرورت ہے؟

جواب:...... بے شک قرآن میں ہر خشک وتر کا ذکر موجود ہے کوئی بھی مسلمان اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ کائنات کی ابتداء سے اس کی انتہا تک سارے علوم اور قوانین اور اس کے علاوہ کے متعلق بھی قرآن مجید میں موجود ہیں لیکن ہم وہ آنکھ نہیں رکھتے کہ علوم اور مسائل کو اپنے تیئں سمجھ سکیں اور زیرِ عمل لاسکیں۔

دلیل:...... قرآنِ مجید میں مومنوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ کتنے وقت کی پڑھیں گے؟ نماز کا طریقہ کیا ہونا چاہیے؟ قرآن مجید میں صرحتاً تلاش کرسکتے ہیں؟

دلیل:...... قرآنِ مجید میں حکم دیا گیا ہے کہ ''زکوٰۃ ادا کرو'' آپ بتائیں کہ زکوٰۃ ہم کتنی ادا کریں؟ کب فرض ہوتی ہے؟ کس پر فرض ہے؟ حج کیسے ادا کریں؟ عمرہ کیسے ادا کریں؟ نمازِ عید کیسے ادا کریں؟ وغیرہ وغیرہ دیگر اس جیسے بہت سارے مسائل پر ہم عمل درآمد کیسے کریں گے؟

یقیناً ہمیں حدیث شریف سے مدد لینی ہوگی حدیث شریف کی ضرورت پڑے گی بغیر حدیث کی مدد کے آپ ان تمام تفصیلی معاملات پر عمل پیرا نہیں ہوسکتے الغرض کہ احادیثِ رسول قرآن مجید کی تفصیل اور سرکارِ اعظم ﷺ کی حیاتِ طیبہ قرآنِ مجید کا عملی نمونہ ہے۔

سوال نمبر 134 : اگر قرآن کو سمجھنے کے لئے حدیث کی ضرورت ہے تو پھر کیا قرآن مجید حدیث کا محتاج ہے؟

جواب:...... قرآنِ مجید حکمتوں، علوم اور معرفت کا خزینہ ہے یہ ہرگز حدیث شریف کا

محتاج نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے اس میں موجود علوم کی معرفت کے لئے ہم حدیث شریف کے محتاج ہیں۔

اسے یوں سمجھئے کہ قرآنِ مجید ضابطۂ حیات ہے لیکن اس پر عمل کس طرح کیا جائے اس کی تشریح اور وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سرکارِ اعظم ﷺ کو ہماری طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا اور سرکارِ اعظم ﷺ کی طرف سے کی گئی تشریح اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے قرآن مجید کسی کا محتاج نہیں اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ احادیث مبارکہ پر عمل کرنے سے قرآن مجید کا محتاج ہونا لازم آئے گا اس لئے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سرکارِ اعظم ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

سوال نمبر 135 : کیا قرآن مجید میں احادیثِ مبارکہ کی ضرورت کو بیان کیا گیا ہے؟

جواب:...... قرآن مجید میں کئی مقامات پر سرکارِ اعظم ﷺ کے قول (حدیث) کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

القرآن:...... قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ○

ترجمہ: تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔ (سورۂ آل عمران، آیت 32، پارہ 3)

القرآن:...... قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

ترجمہ: (اے میرے محبوب) تم فرماؤ! اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ سے تو میری راہ چلو

تاکہ محبت کرے تم سے اللہ اور تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے حکم (حدیث) کو ماننے اور عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

القرآن: ..... مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (سورۂ نساء آیت 80، پارہ 5)

القرآن:...... وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ (وحی الٰہی ان کا کلام ہوتی ہے) (سورۂ والنجم، آیت 3-4، پارہ 27)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے نکلا ہوا ہر لفظ شریعت اور حدیث ہے اس پر عمل کرنے کا حکم قرآنِ مجید سے ثابت ہے لہٰذا بات واضح ہو گئی کہ حدیثِ رسول ﷺ کی بہت اہمیت ہے۔

سوال نمبر 136 : کیا زمانۂ رسول ﷺ میں قولِ رسول لکھنے کا رواج تھا؟

جواب ..... سرکارِ اعظم ﷺ کے دورِ اقدس میں بھی احادیث لکھی جاتی تھیں کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولا سرکارِ اعظم ﷺ سے جو کچھ سنتے لکھ کر محفوظ کر لیتے تھے چنانچہ ایک حدیث ملاحظہ ہو۔

الحدیث: ...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکارِ اعظم ﷺ کی زبانِ پاک سے جو لفظ سنتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا اس ارادے سے کہ اسے یاد کروں لیکن قریش نے مجھے منع کیا اور کہا کہ تم سرکارِ اعظم ﷺ سے جو سنتے ہو وہ لکھ لیتے ہو اور سرکارِ اعظم ﷺ تقاضائے بشریت کبھی بحالتِ غضب میں کچھ فرما دیتے ہیں (ان کی اس بات سے متاثر ہو کر) میں نے لکھنا چھوڑ دیا پھر میں نے اس بات کا ذکر بارگاہِ

رسالت ﷺ میں کیا تو سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے سنو (میں کسی بھی حالت میں ہوں) ضرور لکھ لیا کرو اس ذاتِ پاک جل جلالہٗ کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے میری زبان سے حق کے سوا کچھ اور نکلتا ہی نہیں۔

(بحوالہ: رواہ الامام احمد، تفسیر ابنِ کثیر سورۂ والنجم جلد چہارم صفحہ 247)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولا سرکارِ اعظم ﷺ کی ہر بات لکھنے کا اہتمام کرتے تھے اور اس کو یاد کرتے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پوری زندگی بلکہ اُن کا ہر ہر لمحہ سرکارِ اعظم ﷺ کے ارشادات کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طبعی خواہشات تک سب کی سب احادیثِ رسول ﷺ کی تابع تھیں اُن کی خلوتوں کا سوز و گداز اور اُن کی جلوتوں کا جذبۂ عمل، ان کی شب بیداریاں اور اُن کے دن کے قیلولے سب فرمانِ رسول ﷺ کے تابع تھے اور جو قول، فعل سے ہر وقت ہم کنار رہے وہ کبھی فراموش ہو سکتا ہے؟

ہرگز نہیں ہو سکتا ان ہستیوں نے اپنے مولیٰ سرکارِ اعظم ﷺ کا ایک بھی فرمان کبھی فراموش نہیں ہونے دیا تمام باتوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان رہا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی ظاہری پردہ پوشی کے بعد بھی آپ ﷺ کے فرامین شریعت اور حجت ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ان کی حفاظت کا اس قدر انتظام اسی وجہ سے فرمایا جو کہ آج سند کے ساتھ ہمارے سامنے ہے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے اس ہدایت اور سنہرے ضابطۂ حیات کو محفوظ کر لیا گیا۔

سوال نمبر 137 : آج کل ہمارے نوجوانوں میں یہ بیماری پھیلتی جارہی ہے خصوصاً وہ نوجوان جو پینٹ شرٹ میں ملبوس ہوتے ہیں وہ مسجد میں داخل ہوتے ہی اپنی

پینٹ کے پائنچوں کو موڑ لیتے ہیں اور بہت زیادہ موڑتے ہیں اور بعض لوگ شلوار کو ٹخنے کی طرف سے گھرستے ہیں یا موڑتے ہیں اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:...... ہم جب نماز کا ارادہ کرتے ہیں تو گویا ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہورہے ہیں جو سارے حاکموں کا حاکم ہے اس کی بارگاہ سے بڑھ کر کوئی بارگاہ نہیں لہٰذا اس کی بارگاہ میں انتہائی ادب کے ساتھ حاضر ہونا چاہیے نہایت ہی سلیقے کے ساتھ اچھا لباس پہن کر حاضر ہوں اس مثال کو یوں سمجھ لیجئے کہ آپ ہم کسی دنیاوی افسر کی خدمت میں جاتے ہیں تو پہلے اپنا حلیہ اچھا کرتے ہیں پھر اپنا لباس درست کرتے ہیں آستین، چڑھی ہوئی ہوتی ہے اسے سیدھی کرلیتے ہیں شلوار کا پائنچا اگر اوپر نیچے ہوتو اسے درست کرتے ہیں تو جب دنیاوی دربار کا اس قدر احترام ہے تو جو بارگاہ تمام درگاہوں سے افضل واعلیٰ ہے اس بارگاہ کا احترام کس قدر ہونا چاہیے اب شلوار کو ٹخنے کی طرف سے یا پینٹ کے پائنچے کو نیچے سے موڑنے کی مذمت میں احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

مجھے علم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں (منہ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے) اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ موڑوں

(بخاری شریف، جلد اول، صفحہ 113، مسلم شریف، جلد اول، صفحہ 193، ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ 66)

شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں لیکن اصطلاح شرع میں کپڑے کا موڑنا اور سجدہ میں جاتے وقت اپنے کپڑے کو اوپر کی طرف کھینچنا ہے یہ فعل

کپڑے کا ٹخنوں کے نیچے بغیر تکبر کی نیت ہونے سے زیادہ قبیح ونقصان دہ ہے کہ پہلی صورت میں یعنی کپڑا بغیر تکبر کی نیت کے ٹخنے سے نیچے رہنے میں نماز مکروہ تنزیہی ہے یا خلاف اولیٰ ہوگی اور کفِ ثوب کی صورت میں خواہ نیفے یا پائنچے کی طرف سے موڑے اور اسی طرح آدھی کلائی سے زیادہ آستین وغیرہ موڑنے یا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ (نماز کو دوبارہ لوٹانا) ہے۔

(شارح بخاری، عینی جلد، صفحہ 90)

درمختار میں ہے اور اس کے تحت علامہ عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کفِ ثوب مکروہ ہے یعنی کپڑے کا اٹھانا اگرچہ کپڑا مٹی سے بچانے کے لئے ہو جیسے آستین دامن موڑنا اگر ایسی حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستین یا اس کا دامن موڑا ہوا تھا جب بھی مکروہ ہے اور اس قول سے اس بات کی طرف سے اشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہ موڑنا حالتِ نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے یا دورانِ نماز ہو سب صورتوں میں مکروہ ہے۔ (جلد اوّل، صفحہ 598)

معلوم ہوا کہ کوشش کی جائے کہ شلوار، پینٹ یا ازار ٹخنوں سے تھوڑی سی اوپر سلائی جائے اگر بالفرض پینٹ یا شلوار ٹخنوں سے بڑی ہے تو اس کو اوپر یا نیچے سے فولڈ یعنی موڑا نہ جائے۔ کیونکہ ایسا فعل مکروہ تحریمی ہے یعنی اگر کسی شخص نے ایسی حالت میں نماز پڑھی تو شلوار یا پینٹ درست کر کے نماز دوبارہ لوٹانا واجب ہوگی۔

کپڑا ٹخنے سے اوپر رکھنے کا حکم:

الحدیث:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچے کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس فرمان کو سنتے ہی عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرا تہبند تو نیچے لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ جب میں اس کا خاص خیال رکھوں (ان کے



شکم پر تہبند رکتا نہیں تھا سرک جاتا تھا) سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا تم ان میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر ازار لٹکاتے ہیں یعنی یہ وعید ان لوگوں کے لئے ہے جو قصداً (جان بوجھ کر) تکبر کی نیت سے تہبند و شلوار وغیرہ نیچی رکھتے ہیں۔ (بحوالہ: بخاری شریف، جلد دوئم، صفحہ 860)

اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ کپڑے ٹخنے سے نیچے لٹکانے کی دو صورتیں ہیں۔

1)...... بطورِ تکبر 2)..... بغیر تکبر

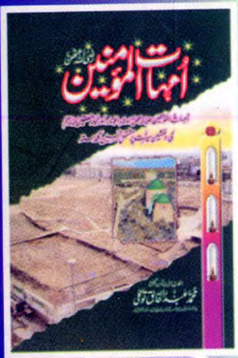
پہلی صورت حرام ہے اس میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے اور دوسری صورت میں بغیر تکبر کی نیت سے ازار یا شلوار کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا مکروہ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل از راہ تکبر نہ تھا کیونکہ ان کے شکم مبارک کی وجہ سے ازار نیچے سرک جاتا تھا اسی وجہ سے سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا یعنی اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تم تکبراً کپڑا نیچے کرنے والے نہیں ہو۔

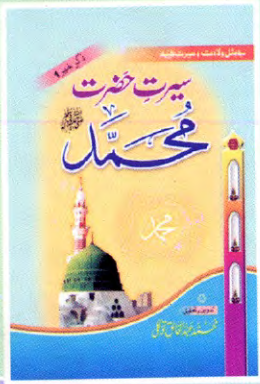
الغرض کہ پائنچوں کا ٹخنے کے نیچے ہونا اگر تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ہے اور وہ حصہ بدن جہنم کی آگ سے نہ بچ سکے گا اور اس میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اگر تکبر کی نیت سے نہیں تو مستحق عذاب وعتاب نہیں اور نماز مکروہ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔

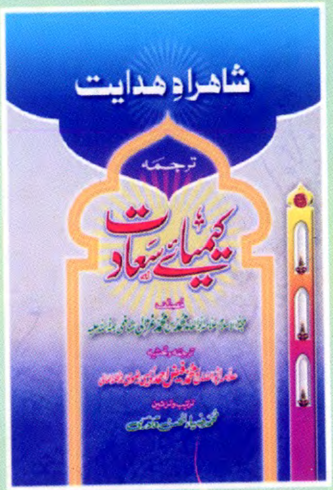
لہٰذا کوشش کی جائے کہ شلوار یا ازار اتنی لمبی نہ سلوائی جائے کہ ٹخنے سے نیچے ہے کیونکہ یہ صرف نماز کی حالت میں خرابی نہیں بلکہ عام حالت میں بھی اتنی ہی خرابی ہے جتنی نماز کی حالت میں ہے احادیث میں ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ اتنی چھوٹی شلوار ہو کہ دیکھنے والوں کو معیوب لگے لوگ سمجھیں کہ چھوٹے بھائی کی شلوار پہن لی ہے۔

فقط والسّلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

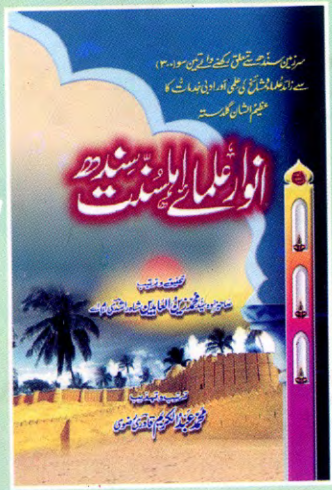

اُمہات المومنین


سیرتِ حضرت
مُحمّد


شاھراہِ ھدایت
ترجمہ
کیمیائے سعادت


قصص الانبیاء
امام ابن کثیر


مکاشفۃ القلوب


عظیم الشان گلدستہ
انوارِ علمائے اہلسنت سندھ


عجائب القرآن
مع
غرائب القرآن


اولاد کو سکھاؤ
محبتِ اہلِ بیت


گلدستہ خواتین